Marfat.com

مذکورہ بالا شجروں میں معمولی رد و بدل ہے۔ مگر حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید عبدالقادر جیلانی کے درمیان دس واسطے ہیں۔ بزرگوں کے اسمائے گرامی میں تفاوت ضرور ہے۔

اقتباس از شجرہ "گلستان بدریہ" مؤلفہ حضرت سید فیض محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید حسن[۱] بدرالدین بن حضرت سید شرف[۲] الدین بن حضرت سید علاؤ[۳] الدین بن حضرت سید شمس[۴] الدین بن حضرت سید احمد[۵] الدین بن حضرت سید[۶] قاسم علی بن حضرت سید شرف[۷] الدین بن حضرت سید شہاب[۸] الدین بن حضرت سید[۹] صالح نصر بن حضرت سید عبدالرزاق[۱۰] بن حضرت سید محبوب سبحانی شہباز لامکانی سید عبدالقادر[۱۱] جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی حضرت حسن بدرالدین اور حضرت غوث الاعظم کے درمیان صرف ۹ واسطے ہیں۔

اقتباس از باغ بدر مؤلفہ سید احمد حسن صاحب

سید احمد حسن صاحب نے بڑی حد تک شجرہ گلستان بدر مؤلفہ سید فیض محمد رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کی ہے۔ مگر بعض جگہ بہت بڑی ٹھوکر بھی کھائی ہے شاید صاحب نوجوان تھے ذرا تحقیق اور جستجو کرتے تو ٹھیک ہوتا۔

حضرت سید حسن[۱] بدرالدین بن حضرت سید شرف[۲] الدین بن حضرت سید علاؤ[۳] الدین بن حضرت سید شمس[۴] الدین بن حضرت سید احمد[۵] علی بن حضرت سید قاسم[۶] علی بن حضرت سید شرف[۷] الدین بن حضرت شہاب[۸] الدین بن حضرت صالح نصر[۹] بن حضرت عبدالرزاق[۱۰] بن حضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر[۱۱] جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

حضرت سید تاج الدین عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید قطب الاقطاب تاج الدین عبدالرزاق ۱۸ ذوالحجہ ۵۲۸ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ غوث پاک کی حیات مبارکہ میں آپ ولایت کے عہدہ جلیلہ پر فائز تھے۔ آپ نے بہت لمبی مدت تک لوگوں کو درس توحید اور معرفت دیا تھا۔ آپ کا وصال ۶ شوال ۶۰۳ھ کو ہوا تھا۔ روضہ مبارکہ بغداد شریف میں ہے۔

اولاد پاک ۔ آپ کے پانچ صاحب زادے چندے آفتاب و ماہتاب تھے جن کی جہاں تاب روشنی سے کفر و شرک کے اندھیرے دور ہوئے اور نور اسلام کے اجالے پھیل گئے۔ ان کے اسمائے گرامی، حضرت سید صالح نصرؒ۔ حضرت سید جمال اللہؒ حیات المیر زندہ پیر۔ حضرت سید عبدالرحیمؒ حضرت سید ابوالمحاسنؒ۔ حضرت سید فتح نصر رحمۃ اللہ علیہ اجمعین تھے۔

حضرت سید عماد الدین صالح نصر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت سید عماد الدین صالح نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی کے حالات و کوائف و دیگر کارنامے تاریخ نے اپنے سینہ میں محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ آپ سادات میں پہلے شخص ہیں جو علی المرتضےٰ علیہ السلام کے بعد قاضی القضات کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ اور گودڑی کو پہن کر اپنی ذمہ داریاں پوریاں کیں۔ نماز جمعہ اور عیدین کے لئے عام لوگوں کی طرح پیدل جاتے۔ صدر کلیسا رہے۔ ذمیوں کے اوقاف اور اُن کی آبرو کی حفاظت از روئے قرآن و سنت کرتے رہے تھے۔

Marfat.com

وصال ۔آپ کا وصال ۱۶ رشوال ۶۳۳ھ کو ہوا اور امام احمد بن حنبل رح کے مقبرہ میں دفن ہیں۔

اولاد۔ آپ کی اولاد حضرت علی نصر شہاب الدین رح سے جاری ہے حضرت شہاب الدین بھی کچھ عرصہ بغداد کے قاضی رہے تھے۔ بعد میں اس سے کنارہ کشی اختیار کر کے تبلیغ دین میں مشغول ہو گئے۔

حضرت شیخ الصالح علی نصر شہاب الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ علی نصر شہاب الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ عباسی نے بغداد کا قاضی مقرر کیا تھا مگر آپ نے خلیفہ کی منشا کے مطابق ایک مقدمہ کا فیصلہ نہ دیا اور قاضی کا عہدہ چھوڑ دیا اور تبلیغ دین محمدی صل اللہ علیہ وسلم میں مصروف ہو گئے۔ اس میں زندگی پوری کر دی۔ آپ ایک عمدہ قاری اور واعظ بے نظیر تھے۔

وصال ۔آپ کا وصال ۱۲ رشوال ۶۵۵ھ کو بروز دوشنبہ ہوا تھا۔ یعنی تباہی بغداد سے تھوڑا عرصہ پہلے آپ وصال فرما گئے اور اپنے جد کے روضہ میں دفن ہوئے (حضرت غوث الاعظم کے روضہ)

اولاد امجاد۔ آپ کے تین صاحبزادے تھے حضرت شیخ عبدالقادر ثانی، حضرت شیخ عبداللہ، حضرت شیخ ظہیر الدین ابو مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

حضرت سید ابو مسعود احمد ظہیر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید ابو مسعود احمد ظہیر الدین رض ایک بلند پایہ فقیہ، خطیب، مجاہد اور طریقہ حرب میں ماہر تھے۔ تاتاریوں نے جب بغداد پر حملہ کیا تو آپ نے نہ صرف لوگوں کو جہاد کے لئے تیار کیا بلکہ ایک دستہ کی خود بھی کمان کر رہے تھے

Marfat.com

اور اس میں ہی شہید ہوئے ۔ علامہ عفیف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بلند پایہ تصنیف قلائد الجواہر میں آپ کے بارے میں آپ کے فرزند ارجمند حضرت سید سیف الدین یحییٰ کا مرثیہ درج کیا ہے ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شہید تاتار حضرت سید ابو مسعود احمد ظہیر الدین تھے ۔ تاتار نے بغداد پر حملہ ۶۵۶ھ میں کیا تھا ۔

وصال ۔ آپ کا وصال بروز جمعۃ المبارک ۱۵ شوال ۶۵۶ھ کو ہوا تھا ۔ ہلاکو خاں نے بغداد کو ۶۵۶ھ میں تاراج کیا تھا ۔

اولاد امجاد ۔ آپ کے صاحب زادے کا اسم گرامی حضرت سیف الدین یحییٰ تھا جو بغداد کی تباہی کے بعد وہاں سے ہجرت کر کے حماۃ تشریف لے گئے تھے بعض مورخ آپ کا اسم گرامی شرف الدین لکھتے ہیں ۔

حضرت سید سیف الدین یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید سیف الدین یحییٰ بغداد کے لٹ جانے کے بعد حماۃ شریف میں سکونت پذیر ہوئے ۔ آپ بہترین خطیب اور شاعر تھے ۔ آپ نے اپنے والد بزرگوار کے شہید ہونے کے بعد ایک بہت ہی پُر درد مرثیہ کہا تھا جس کا صرف ایک شعر قارئین حضرات کے لئے پیش ہے ۔

بَدَا فجنا اللیل اطلع فجرہ وَمَا ذَاكَ الا نورہ حسین اَفْرَاء

ترجمہ ۔ رات کی تاریکی کے بعد جو فجر کی روشنی ظاہر ہوئی ہے ۔ وہ دراصل اس کے چمکنے والے چہرہ کے نور کا پرتو ہے ۔

حضرت سید سیف الدین یحییٰ نے ایک لمبی مدت تک تبلیغ دین فرمائی تھی ۔

وصال ۔ آپ کا وصال ۷۳۲ھ میں ہوا تھا اور روضہ پاک حماۃ شریف

Marfat.com

میں ہے۔

اولاد۔ آپ کے صاحبزادے کا اسم گرامی حضرت سید شمس الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ ہے جو ایک ولی کامل تھے۔

حضرت سیّد شمس الدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید شمس الدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بلند پایہ عالم دین، محدث، قاری قرآن الحکیم اور خطیب تھے۔ آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ کو دمشق حلب، حماۃ، بغداد اور حجاز میں پھیلایا تھا۔ حضرت غوث الاعظم کی شان و صفات میں بے شمار قصائد اور مناجات آپ سے منسوب ہیں۔ مثلاً ان کا ایک شعر

وَفِی مَشْیَخِ الْاَشْیَاخِ اِلَّا لِبَاسُہٗ وَمَنْشُوْرُ فَضْلٍ یَرْجِعُ الْفَرْعُ فِی الْاَصْلِ

شیوخ کا طریقہ یہی ہے کہ صرف پہنایا جائے اور قانون فضل یہی ہے کہ فرع اصل کی طرف لوٹتی ہے۔ یعنی ہر چیز کو اپنی اصل سے محبت ہوتی ہے اس لئے جناب غوث پاک حضور علیہ السلام کو زیادہ عزیز ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہیں۔

وصال۔ حضرت سید شمس الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۷ ربیع الاوّل بروز پیر ۷۱۷ھ کو وصال فرما گئے۔ آپ کا روضہ حضرت سید سیف الدین المشہور سید شرف الدین کے پاس حماۃ شریف میں ہے۔

اولاد۔ آپ کے دو صاحب زادے تھے جن کے اسمائے گرامی حضرت شیخ عبدالقادرؒ اور شیخ علاؤ الدین علی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

Marfat.com

حضرت سیّد علاؤ الدین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید علاؤ الدین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم دین تھے۔ آپ نے حماۃ سے ہجرت کر کے قاہرہ میں ایک عظیم درسگاہ قائم فرمائی تھی۔ یہ درس گاہ آج بھی موجود ہے۔ آپ ایک مدت تک قاہرہ میں درس و تبلیغ میں مصروف رہے تھے۔

آپ غوث الاعظم کی شان میں اکثر قصائد کہا کرتے تھے۔ مثلاً

وَتِنَاقِلُ الرَّاکِبَانِ مِنْ اَخْبَارِہَا سَیْرًا اَقَلَّتْ لِمَسَاعِرٍ وَمَسَافِرٍ

ترجمہ:۔ راہ توحید و تصوف کی منازل طے کرنے والوں نے آپ کی کرامات دیکھ کر اس طرح بیان کی ہیں کہ اس کو سن کر ہر مقیم اور مسافر محفوظ ہو گیا۔

وصال۔ آپ کا وصال بروز منگل ۲۷ ربیع الآخر ۷۹۳ھ میں ہوا تھا۔ آپ کا مزار قاہرہ میں مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد امجاد۔ آپ کے تین صاحب زادے حضرت سید شمس الدین، حضرت سید بدر الدین حسن، حضرت سید نور الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ تھے جو اپنے وقت کے صوفیائے کبار میں سے تھے۔

حضرت سیّد شمس الدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید شمس الدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے وقت کے اولیائے کبار میں سے تھے۔ آپ بھی حضرت غوث پاک کے قصیدہ گو ہوں میں سے تھے اور جناب غوث الاعظم کی سرکار میں بڑے عقیدت افروز اشعار کہتے تھے۔

Marfat.com

فَلَه لَفخَارُ عَلَی الفخا رِبِفَضْلِهٖ وَاَنِیْ وَبالنَسَبِ الشرِیْفُ البَاهِرْ

ترجمہ۔ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ کو اللہ کے فضل سے فضیلت پر فضیلت حاصل تھی اور اعلیٰ نسبی کو آپ کی ذات پر فخر ہے۔

وصال۔ آپ کا وصال ۱۰ ربیع الاوّل ۸۲۰ھ کو ہوا تھا اور حماۃ شریف میں دفن ہیں۔ آپ کا مزار مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے تھے جن کے اسمائے گرامی حضرت شیخ الصالح محی الدین، حضرت شیخ شمس الدین، حضرت شیخ الصالح مبارک یحییٰ۔ حضرت شیخ الصالح عبداللہ محمد تھے جو اپنے وقت کے پیران طریقت و حقیقت تھے۔

حضرت شیخ الصالح محی الدین عبدالقادر ثانی رح

حضرت شیخ الصالح محی الدین عبدالقادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے بارغب کریم النفس اور جید عالم اور بلند پایہ خطیب، محرم راز خفی اور جلی تھے۔ آپ حماۃ شریف سے واپس بغداد شریف تشریف لائے اور اپنے آبائی مدرسہ نظامیہ کے منتظم مقرر ہوئے۔ حکومت کی طرف سے آپ نے اس خانقاہ کے لئے ایک معقول رقم برائے مصارف منظور کروائی تھی۔ آپ نے اپنی شب و روز محنت اور قابلیت سے اس کی عظمت رفتہ کو بحال فرمایا تھا۔

وصال۔ آپ کا وصال ۹ ربیع الاوّل ۹۴۵ھ کو بغداد شریف میں ہوا۔ آپ اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہیں۔

اولاد۔ آپ کے صاحب زادگان کے اسمائے گرامی حضرت سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید عفیف الدین مؤلف کتاب قلائد الجواہر ہے

Marfat.com

یہ دونوں بزرگ اپنے وقت کے عالم، راہبر اور راہنمائے طریقت اور معرفت تھے۔ میری یہ التماس ہے کہ قارئین حضرات خود اندازہ کریں کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

حضرت سیّد شرف الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت سید شرف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے وقت کے اکابرین پیران طریقت میں سے تھے۔ آپ نے بے شمار لوگوں کو سلوک کا درس دیا اور عامل اور کامل بنایا تھا۔ آپ نے حج بیت اللہ کے بعد دمشق، مصر حلب، حماۃ کے بہت سفر کئے اور لوگوں کو تبلیغ دین فرمائی۔

آپ ایک بلند پایہ خطیب، زاہد، عابد اور کریم النفس ولی اللہ تھے جامع مسجد بغداد میں نماز جمعہ کے بعد آپ کے حلقہ ذکر میں بڑے بڑے عالم صوفیاء، اولیائے وقت شریک ہوتے تھے۔

مورخ عفیف الدین کا بیان ہے کہ حضرت شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نظرِ خاص سے اُن پر شفقت فرمائی تھی۔ آپ مجیب الدعا تھے۔

وصال - آپ کا وصال ۱۰ ربیع الثانی ۸۹۲ھ کو ہوا تھا۔ آپ کا مزار بغداد شریف میں حضرت غوث اعظم کے مزار کے متصل مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد - آپ کے صاحب زادے کا نام نامی و اسم گرامی حضرت سید حسن بدر الدین المشہور والمعروف شاہ بدر گیلانی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام اور حضرت غوثِ پاک کے حکم کے تحت ہند میں تشریف لائے تھے اور ایک مدت تک اہل ہند کو

Marfat.com

درس توحید دیا اور موضع مشانیاں شریف آباد کر کے اس کو زینت دی ۔ آپ کا وصال ۱۲ ربیع الاوّل ۱۰۱۸ھ میں ہوا تھا اور مشانیاں شریف میں آپ کا مزار مرجع خاص و عام ہے ۔ آپ کے احوال و اذکار اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں اور علم و عرفان کے خزانے حاصل کریں ۔

مصدقہ نقول شجرہ نسب و دیگر دستاویزات

مجھے معلوم ہے کہ مشانیاں شریف کے بے شمار بزرگوں کے پاس مصدقہ شجرہ نسب از سجادہ نشینان سرکار بغداد اور دیگر اہم دستاویزات موجود ہیں مگر سب ہی بزرگوں نے ان اہم اور کارآمد ریکارڈ کو اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ قومی دستاویزات قوم کی امانت ہوتی ہیں اِن کو چھپا کر رکھنا اخلاقی اور قومی جرم ہے ۔ یہ کسی وقت بھی ضائع ہو سکتا ہے ۔ اگر اس کی نقول یا دیگر مندرجات کی نقول کروا کر مشتہر کر دی جائیں تو اس سے بے شمار قومی مسائل حل ہو جاتے ہیں ۔ پھر اہم ریکارڈ کس بڑے وقت کے انتظار کے لئے [illegible] تجوری میں بند رکھا جائے یہ بات فہم و ادراک سے بالاتر ہے ۔

بنوں سے تجھ کو اُمیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

زیرِ نظر رسالہ اس مقصد کے لئے تیار کیا گیا ہے کہ عام لوگ اس کو پڑھیں اور اس میں جو نقائص ہوں وہ معلوم کریں اور اُن سے احقر کو [illegible] اور ساتھ ہی اپنی رائے کے درست ہونے کا ثبوت بھی فراہم کریں تاکہ کی روشنی میں آئندہ ایڈیشن میں درستی کی جائے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

اَلحمد لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِیْن ہ الصّلوٰۃ وَالسّلام عَلَیک یارسول اللہ وَاٰلِکَ وَاَصْحابِکَ یا سیّدی یا حبیب اللہ وَبَارِکْ وَسلم علیہ اَجْمَعِیْن ہ

شجرہ طالبی

حضرت سید حسین بدرالدین المعروف والمشہور شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ

شجرہ نسبی کی طرح سلسلہ طالبی حضرت شاہ بدر رحمۃ اللعالمین کی واضح صورت معلوم کرنا بے حد دشوار ہے۔ اس میدان میں صرف چار نسخہ جات میسر آئے ہیں۔ ان کا تجزیہ کر کے صحیح صورت حال قارئین حضرات کے لئے پیش کرنا بے حد ضروری ہے تاکہ درست حالات سے آگاہی ہو سکے۔

شجرہ طالبی دراصل شجرہ نسبی کی طرح بے حد اہم اور ضروری ہوتا ہے اس کی روشنی میں اولیائے کرام کی ولایت سے واقفیت اور ان کے مقام اور حال سے آگاہی حاصل کر کے راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ سالک اپنی منزل کو پانے کے لئے بارگاہ خداوندی میں اس کے وسیلہ کو ذریعہ بنا کر دعا مانگتا ہے جو بارگاہ خداوندی میں منظور اور مقبول ہو جاتی ہے اور اپنے سلسلہ کے پیران کی نسبت سے فیض یاب ہوتا ہے۔

شجرہ نسبی صرف اُس کی پاکیزگی، ارفع شان، اس کے خصائل و افعال و کردار کے بارے میں تفصیلات مہیا کرتا ہے جن سے انسان اپنے ظاہری اعمال و کردار کی تعمیر کرتا ہے۔ مگر شجرہ طالبی کے ذریعے سالک اپنے باطنی اعمال و افعال کو درست کر کے سلوک اور روحانی مدارج کی

Marfat.com

تکمیل کرتا ہے۔ اگر کوئی سالک نجیب الطرفین بلحاظ نسب ہو اور اُس کو ایسا راہبر اور راہنما میسر آجائے جو طالبی طور پر بھی درست ہو تو اس سالک کو دو طرح سے فیض حاصل ہوتا ہے۔ یعنی نسبی طور پر اس کے خون اور روح میں طہارت ہوتی ہے اور پھر اُس کا راہنما بھی اپنے پیر و مرشد کا فیض یافتہ ہوتا ہے۔ اس کی نسبت سے اس کی پشت پناہی ہوتی رہتی ہے اور سالک جلد از جلد روحانی منزلیں طے کر جاتا ہے اور ولایت کے ارفع مقام پر پہنچ جاتا ہے۔

اس لئے اگر انسان کے لئے اپنے نسبی اسلاف کے حالات سے آگاہ ہونا ضروری ہے اور سالک کو بھی اپنے سلسلہ میں منسلک اولیاء اور بزرگوں کے حالات اعمال و افعال سے آگاہ ہونا ضروری ہے تاکہ اُن کے لئے سالک اپنی عقیدت اور احترام میں زیادتی پیدا کر کے فیض یاب ہو سکے۔ آئندہ صفحات میں ہم حضرت شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ کے طالبی شجرہ کے بارے میں عرض کریں گے تاکہ قارئین کرام کو اس کی درست اور صحیح صورت حال معلوم ہو جائے۔ امید ہے کہ قارئین کرام میری اس کوشش کو پسند فرمائیں گے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

Marfat.com

اقتباس شجرہ طالبی ماخوذ از "گلستان بدر" مؤلفہ سید فیض محمد رحمۃ اللہ علیہ

یا الٰہی از طفیل محی الدین	دے مراتب علم ہر سہ با الیقین
از برائے سید عبدالرزاق	یا الٰہی دے مرا عمدہ اخلاق
از طفیل سید شرف الدین	یا الٰہی حب دنیا از قلبم کن جدا
از پئے سید بہاؤ الدین پیر	کن بتسیرم در راہِ خود ہم نذیر
یا الٰہی از طفیل حضرت سید عقیل	راہنما در راہ خود عمدہ سبیل
بہر شمس الدین صحرائے اسیر	باش مارا در دو عالم دستگیر
از برائے سید گدا الرحمٰن خدا	دائماً از نفس خود کن جدا
یا الٰہی از طفیل خواجہ ابو الحسن	وز طفیل شیخ عارف زبدۂ زمن
از پئے سید گدائے شمس الدین	از پئے گدائے قطب الدین
از برائے شاہ کمال اولیاء	وز طفیل شاہِ سکندر مرا
از طفیل سید شیخ احمد کابلی	پاک کن از شرک خفی و جلی
از طفیل سید شرف الدین مقتدا	وز طفیل سید حسن بدر الدین باصفا

مندرجہ بالا طالبی شجرہ سے ظاہر ہے کہ حضرت سید شرف الدین رح والد ماجد حضرت سید بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید شیخ احمد کابلی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ جو درست نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت سید سید محمد رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد حضرت سید فیض محمد رحمۃ اللہ علیہ مؤلف شجرہ "گلستان بدریہ" مرید اور خلیفہ حضرت سید نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ حضرت سید نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ طالبی حضرت شیخ احمد کابلی رحمۃ اللہ علیہ سے آگے اس طرح

Marfat.com

چلتا ہے۔

از پئے شیخ محمد اشعر　　یا الٰہی کن بر ما رحمت یک نظر
از پئے حضرت شیخ شعیب　　ساز پُر دامن برحمت بالحبیب
از طفیل حضرت حافظ عبدالغفور　　دے مرا درگاہ خود حضور
از برائے نجم الدین پیر　　وز طفیل سیّد سید محمد بے نظیر

ظاہر ہے کہ حضرت شیخ محمد اشعرؒ اور حضرت سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ باہم پیر بھائی تھے مگر ان کے زمانہ میں بہت تفاوت ہے۔

حضرت سید سید محمد علیہ الرحمت حضرت سید نجم الدین کے مرید تھے اُن کے خلیفہ نہ تھے۔ خلیفہ تو آپ حضرت سید سلطان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ جو حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے جو بہت بڑے اولیاء اللہ اور صاحب فیض بزرگ تھے۔ حضرت سید فیض محمد علیہ الرحمت بھی اپنے والد کے خلیفہ اور مرید تھے اور حضرت شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ کے ارادتمندوں کے پیر اور پیشوا تھے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد کا شجرہ طالبی خدا معلوم حضرت سید سلطان محمدؒ کی بجائے حضرت سید نجم الدین ؒ سے کیوں جوڑ دیا۔

میری رائے میں صرف وہی پیر خلافت شاہ بدر کا حق دار ہے جو سلسلہ عالیہ، قادریہ، بدریہ سے منسلک ہے۔ اس کے بغیر وہ حضرت شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ کے ارادتمندوں کا پیر و پیشوا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

اقتباس شجرہ طالبی ماخوذ از "باغ بدر" مؤلفہ سید احمد حسن گیلانی

نیکیاں دنیا و دین کی ہوں حاصل تمام — غوثِ الاعظم پیر محبوب خدا کے واسطے
نامہ اعمال مرا ہو گیا سارا سیاہ — رحم کر سید عبدالرزاقؒ شاہ بقا کے واسطے
یا الٰہی دے مرا عمدہ اخلاق — حضرت شرف الدینؒ راہ خدا کے واسطے
بہر خدا یہ عرض میری ہو قبول — از پئے بہاؤ الدینؒ پادشاہ کے واسطے
یا الٰہی از پئے حضرت عقیلؒ — بہر شمس الدینؒ پیر و پیشوا کے واسطے
یا الٰہی نارِ دوزخ سے مجھ کو بچا — از طفیل ابوالحسن صاحب حیاء کے واسطے
رات دن میری یہی ہے التجاء — از طفیل قطب الدین شاہِ گدا کے واسطے
سُرخروئی دو جہاں کی ہو نصیب — حضرت شاہ کمال اولیاء کے واسطے
صدقہ اپنی بار رحمت کا اے خدا — حضرت سید سکندر مقتداء کے واسطے
ہے تو ہی حاجت روائے دو جہاں — رحم کر سید احمد جود و سخا کے واسطے
پُر توقع ہوں ہو گی مجھ پر نگاہ — حضرت سید شرف الدین عاشق کبریا کے واسطے
دردِ دل نے کر دیا ہے بے تاب مجھ کو — اے خدا رحم کر حسن بدرالدین صبر و رضا کے واسطے

سید احمد حسن گیلانی صاحب نوجوان مؤلف ہے۔ اس نے رسالہ باغ بدر تالیف کر کے بہت اہم کام سرانجام دیا ہے۔ لیکن اس نے ہر چیز کو رسالہ "گلستان بدرؒ" سے اخذ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر تحقیقات کرنے پر توجہ نہیں دی۔ یعنی جہاں حضرت سید فیض محمد علیہ الرحمت سے بھول ہوئی وہاں انہوں نے بھی غلطی کی ہے۔ یعنی شجرہ طالبی حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ از سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سید احمد رحمۃ اللہ علیہ ایک ہی ہے۔ اس شجرہ سے منسلک اولیائے کرام کے بارے میں

Marfat.com

کچھ معلوم نہیں ہے کہ یہ حضرات کون تھے اور کہاں تھے۔ ان کا زمانہ کون سا تھا۔ میری نظر سے ایک کتاب "شجرہ ہائے نسب اور طریقت" جو کہ منڈھیر شریف سیداں ضلع سیالکوٹ والوں نے شائع کی ہوئی ہے۔ اس میں ان اولیاء اللہ کا مفصل ذکر موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ منڈھیر شریف والے حضرت حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ سے بہت بعد میں ہوئے ہیں۔ اس لئے اس شجرہ میں منسلک حضرات جن کے اسمائے گرامی حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و پیشوا نہیں ہیں۔ حضرت حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سید جمال اللہ المعروف والمشہور حضرت سید حیات المیر زندہ پیر کے بارے میں مفصل ذکر اُن کے اپنے مقام پر کیا گیا ہے۔ یہاں صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ حضرت سید حیات المیر حضرت سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہیں۔ ان کے واسطے حضرت سید عبدالقادر جیلانی غوث صمدانی نے بارگاہِ خداوندی میں دعا مانگ کر حیات جاوداں حاصل کی ہوئی ہے اور حضرت سید حیات المیر تا قیامت زندہ رہیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کر کے اُن کو غوث پاک کا سلام پیش کریں گے۔

Marfat.com

اقتباس از شجرہ طالبی حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ مؤلفہ حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید عباس علی شاہؒ

غوث الاعظم قطب زمان ۔ عاملِ اکمل وجیہ جہاں
مرید سچے ہوون قربان عبدالرزاق فقر اللہ
کہو لَا اِلٰہ اِلّا اللہ

سید احمد حضرت پیر رہبر ہیں حیات المیر
احمد علی ہیں بدرِ منیر کرے عبادت شام صبار
کہو لَا اِلٰہ اِلّا اللہ

شمس الدین ہیں صاحب شان علاؤ الدین اس خادم جان
شرف الدین بغدادی جان پڑھے وظائف ضلی علیٰ
کہو لا اِلٰہ اِلّا اللہ

بدر الدین بغدادوں آیا آچل داسب سحر گوایا
وحدت کلمہ بول سنایا نور بنایا کفر سیاہ
کہو لا اِلٰہ اِلّا اللہ

مذکورہ بالا شجرہ میں کچھ خامیاں ہیں ۔ یعنی حضرت سید احمدؒ نے حضرت سید حیات المیر رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض کر کے اپنے خلفاء یعنی اولاد میں اس کو جاری رکھا حتیٰ کہ حضرت علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اس

Marfat.com

کو اپنے خلیفہ حضرت سید شرف الدین رح بن حضرت سید محی الدین بن حضرت سید شمس الدین پسر خود کو یعنی حضرت سید شرف الدین رح اپنے پڑپوتے کو یہ فیض دے دیا۔ حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد حضرت سید شرف الدین سے فیض حاصل کیا تھا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ حضرت شرف الدین رح نے براہ راست فیض اپنے بزرگ اور پیشوا حضرت سید حیات المیر رحمۃ اللہ علیہ سے ہی حاصل کیا تھا۔

حضرت سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہونہار فرزند دلبند کو اس طرح علوم ظاہری اور باطنی سے آراستہ فرمایا کہ حضرت حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ دیوان پر سرفراز ہوئے اور آپ نے براہ راست اپنے امجاد یعنی حضرت غوث پاک رض، حسنین کریمین علیہ السلام، مولائے کائنات حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام، حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسب فیض کیا تھا۔ اور ان ہی اکابرین دین و دنیا کے حکم سے ہندوستان تشریف لائے تھے۔ صوبہ پنجاب کی ولایت آپ کو تفویض ہوئی تھی۔ آپ حسب الحکم بغداد سے ہندوستان میں ہجرت کر کے آگئے تھے۔ آپ نے پنجاب میں تشریف لا کر مٹانیاں شریف کو آباد کیا جو تقریباً چار صدیاں تک اسلامی تبلیغ کا مرکز بن کر خدمت اسلام سرانجام دیتا رہا۔ یہاں پر ہزاروں اولیاء اللہ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے لاکھوں بندگان خدا کو دین اسلام کا درس دیا اور بے شمار سالکین کی تربیت روحانی سرانجام دی۔ جو بعد میں اسلام کے سچے شیدائی اور مبلغ بن گئے تھے۔

Marfat.com

اقتباس از قلمی نسخہ مؤلفہ حضرت سید حسین علی بن حضرت سید امیر علی رح

حضرت سید حسن بدر الدین المعروف والمشہور شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ بانی سلسلہ عالیہ قادریہ، بدریہ فَمَنْ یَدْخُلُ شَیْخِیْ وَ اَبِیْہِ سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ وَ الیشان سید شاہ حیات المیر زندہ پیر رح وَ الیشاں سید عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ وَ الیشاں محی الملت والدین پیر سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی قطب ربانی شہباز لامکانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

وضاحت۔ ہم یہ بڑی تفصیل سے سابقہ صفحات میں بیان کر آئے ہیں کہ حضرت سید جمال اللہ بن حضرت سید عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت غوث الثقلین نے اللہ کے حضور دعا فرما کر حیات جاوداں عطا فرمائی ہوئی ہے اور حضرت جمال المعروف والمشہور حضرت سید حیات المیر زندہ پیر اب بھی زندہ ہیں اور حسب ضرورت وارشاد غوث پاک سالکین کو درس تصوف اور معرفت دین فرماتے ہیں۔

حضرت سید جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حسب فرمان راحت جان جناب غوث پاک سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ کو علوم ظاہری اور باطنی سے مرصع فرمایا تھا اور حضرت سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحب شرف فرزند دلبند یعنی رئیس السالکین، امیر العارفین حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کو یہ علوم تفویض فرمائے تھے اور حضرت قدوۃ الواصلین، سلطان العارفین سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے یہی علوم اپنے خلفاء کو تفویض فرمائے تھے۔ حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ نے جو علوم اپنے صاحب فضیلت وکرامت والد بزرگوار

Marfat.com

سے حاصل کئے تھے وہ سب علوم اپنے خلیفہ اور مرید حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کو تفویض فرما دیئے تھے۔

حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت سید جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تربیت فرمائی تھی۔ یعنی حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے تین طرح سے فیض حاصل کیا۔ ایک فیض اپنے دادا جان حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ سے، دوسرا اپنے والد بزرگوار سے اور تیسرا حضرت سید جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اس طرح حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کے بعد اپنے وقت کے اکابرین اولیاء اللہ میں سے تھے۔ آپ نے پنجاب میں سلسلہ عالیہ، قادریہ، بدریہ کو بہت پھیلایا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر دین اسلام قبول کیا۔ ہزاروں سالکین نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے روحانی مدارج طے کرتے ہوئے بارگاہ خداوندی میں رسائی حاصل کی اور واصل باللہ ہوئے۔ اس ضمن میں مزید بحث آئندہ کسی اور مقام پر ہوگی۔ یہاں صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ سلسلہ عالیہ، قادریہ، بدریہ، سب سلاسل سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ اس سے فیض یاب ہونا بہت آسان اور سہل ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ہ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَالطَّاہِرِیْنَ وَالصَّحَابِہِ الْاَکْرَامِ الْاَکْرَافِیْنَ ہٗ وَقَالَ اللّٰہُ التَّبَارَکَ وَالتَّعَالٰی ہٗ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ہٗ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ دُنْیَا کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ،

یارب بکمالاتِ شہِ جیلانیؒ
کاثذر کرم ولطف ندارد ثانی
کن باطن ما صاف بیک جلوۂ اُو
آلودہ مکن باغرضِ نفسانی

سیّد حسن بدرالدّین

حضرت قدوۃُ السالکین، زبدۃ العارفین سیّد حسن بدرالدین المعروف والمشہور شاہ بدر دیوان، مثانیاں شریف والی سرکار، عہدِ بابری میں ہند میں تشریف لائے تھے۔

ولادت پاک

حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف میں ۸۷۱ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ اس ذکر میں روضۂ مبارک پر ایک کتبہ نصب ہے۔ جس پر فارسی کے یہ شعر لکھے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

شنیم کردہ ماہ وسال و تاریخ
ولادت آں شاہِ بدرالکمالی
ہاتفم بگفت سرمست اسمی است
وزیں روشن محب علی ذوالجلالی

سرمست اسمی: س ر م س ت ا س م ی

۶۰+۲۰۰+۴۰+۶۰+۴۰۰=۷۶۰ ۱+۶۰+۴۰۰+۱۰۹=۱۱۱

۷۶۰ + ۱۱۱ = ۸۷۱

اس ضمن میں ایک اور بھی شعر ہمارے بزرگ پڑھا کرتے ہیں۔

زہجرت ہشت صد وہفتاد
تولد گشت بدرالدین بہ بغداد

اس طرح دونوں روایتوں میں معمولی سا فرق ہے۔ مگر پہلی روایت چونکہ روضۂ مبارک پر کندہ تھی، اس لیے قابلِ قبول ہے اور درست ہے۔

جائے پیدائش

دوسری روایت سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف میں پیدا ہوئے تھے اور بغداد شریف کی نوری ہواؤں اور نورانی فضاؤں میں پرورش پاکر جوان ہوئے۔ دادا کے روضۂ پاک پر عبادت کرتے رہتے اور سلوک کی منازل اپنے والدِ محترم و مکرم، جو اپنے وقت کے بہت بڑے جید عالم اور ولی اللہ تھے، طے کرتے رہے۔ نفحات الانس و فیات الاخیار میں سید شرف الدین بن محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۸۹۲ھ بیان ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ ۲۲ سال

Marfat.com

کی عمر میں عامل اور کامل بن چکے تھے۔

بیعت ارادت

سید حسینؒ بن امیر علیؒ جو اپنے وقت کے زبردست عالم اور کامل تھے۔ فارسی عربی اور دیگر مروجہ علوم میں بڑی دسترس رکھتے تھے۔ انہوں نے ایک قلمی شجرہ ارادت تحریر کیا ہے۔ اس نوری سند میں جو اپنے اعتبار سے ۲۰۰ سال پرانی ہے میرے لئے اس کا ہر حرف راہنما ہے۔ سید حسین علی رحمتہ اللہ علیہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ سید حسین علی بن سید امیر علی بن سید ولایت علی بن سید فاضل شاہ بن سید رشید بن سید عبدالشکور بن سید شاہ علی صابر بن سید شاہ بدر دیوان سرکار مشائیاں۔ یعنی سید حسین علی رحمتہ اللہ علیہ اور سید شاہ بدر دیوان کے درمیان صرف سات واسطے ہیں۔ سید حسین علی رحمتہ اللہ علیہ کا تالیف شدہ جو قلمی نسخہ میرے پاس موجود ہے یہ نسخہ سید حسین علیؒ بن سید امیر علیؒ، اپنے وقت کا بلند پایہ عالم اور فاضل ہونے کا گواہ ہے۔ اس کا ذکر ہم اس کے مقام پر کریں گے۔ اس جگہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ حضرت حسین علی بن امیر علی رحمتہ اللہ علیہ کا تحریر شدہ شجرہ نصب حضرت قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین سید حسن بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ کے حالات کے بارے میں ایک مستند ماخذ ہے۔ کیونکہ یہ آج سے تقریباً دو صد سال پہلے لکھا گیا تھا۔ سید حسین علی بن سید امیر علی بن سید ولایت علی بن سید فاضل شاہ بن سید رشید بن سید عبدالشکور بن سید شاہ علی صابر بن حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ اس طرح حضرت سید حسین علی بن امیر علی رحمتہ اللہ علیہ حضور سید شاہ بدر سرکار کے درمیان صرف سات واسطے ہیں اس لئے یہ نسخہ سب سے زیادہ قدیم ہے۔ جن حضرات نے بعد میں اس میدان میں کوششیں کی ہیں ان کا ماخذ

Marfat.com

بھی یہی اوّلین نسخہ ہونا زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ اس نسخۂ پاک کا ہر لفظ اپنے اندر بے شمار اسرار اور رموز فیوض و برکات لئے ہوئے ہے۔ میں نے جب بھی اس کا مطالعہ کیا ہے۔ علم عرفان کی نئی راہوں کی نشان دہی ہوئی ہے۔

علاوہ ازیں یہ نسخہ مؤلف کی علمی پختگی، علوم سے دلچسپی، اعمال پر قدرت اور فنِ تاریخ اور علوم مروجہ میں کامل دسترس حاصل ہونے کا گواہ ہے۔ اس نسخہ کے علاوہ مؤلف نے ایک قلمی نسخہ کیمیائے سعادت از امام غزالیؒ کا بھی تیار کر کے اپنے علمی خزانہ کی زینت بنایا ہوا تھا۔ اتنی بڑی کتاب کو حرف بحرف تحریر کر لینا ہی کارِ دارد ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف سید حسین علی فن کتابت سے پوری طرح آگاہ تھے۔ اس رسالہ کے تحریر کرتے میں میں نے اُن کے اصول و ضوابط کو اپنا کر کام کیا ہے اور مجھے خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

سب سے بڑی بابرکت یہ بات ہے کہ حضرت حسین علیؒ نے کس طرح اس کتاب کی نقل یعنی محب الاسرار کا قلمی نسخہ تیار کر کے اپنی لائبریری کی زینت بنایا ہوا تھا۔ اس کتاب کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہ کتاب حضرت شاہ عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے اجداد کے زیرِ مطالعہ رہی ہے۔ یہ علم تصوف پر ایک راہنما کتاب ہے۔ کتاب فارسی میں ہے۔ ہندوستان میں شاید طبع نہیں ہوئی ہے کئی دوکانوں سے معلوم کیا ہے لیکن دستیاب نہیں ہوئی ہے۔

حضرت صاحب موصوف اپنے قلمی نسخہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین سید شاہ بدر دیوان کے پیر و مرشد حضرت سید شرف الدین رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کی علوم ظاہری و علوم باطنی میں تعلیم و تربیت فرمائی تھی۔ آپ اپنے والد اور پیر و مرشد کی زندگی میں زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو کر منازل سلوک طے کر کے مرتبہ ولایت حاصل کر چکے ہوئے تھے۔

Marfat.com

چنانچہ آپ اپنے والد صاحب کے وصال کے بعد حسب فرمان حضور سید المرسلین حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام۔ جناب غوث الثقلین کے زیر ہدایت ہندوستان کی طرف کوچ کر کے بابر بادشاہ کے عہد میں ولایت ہند میں تشریف لائے۔ ہندوستان میں آنے کے بارے میں حضرت شاہ بدر دیوان کا سفرنامہ بڑی کاوشوں کے باوجود دستیاب نہیں ہو سکا۔ مزید کوششیں جاری ہیں۔

ہند میں آمد

آپ کے ہند میں آنے کا وقت بابر بادشاہ کے زمانہ پر زیادہ اتفاق ہے آپ کا سفرنامہ دستیاب نہیں ہے اس لئے آپ کے حالات زندگی آپ کے لاہور میں آمد کے بعد سے شروع ہوتے ہیں۔ لاہور میں آپ ایک لمبا عرصہ تک قیام پذیر رہے اور بیگم بی بی راستی لاہور میں ایک مخصوص جگہ پر محو عبادت و ریاضت رہے۔ آخر کئی سالوں کی ریاضت اور عبادت بار آور ہوئی۔ حضرت داتا صاحب نے مشرق کی طرف کوچ کا حکم فرمایا اور آپ مشرق کی طرف روانہ ہو گئے۔

لاہور میں قیام کا سبب

بعض عارفین کا خیال ہے کہ ہند کی ولائت حضرت داتا صاحب کے نام ہے۔ اگر کوئی ولی ہند میں قیام کرنا چاہے تو اُس کے لئے حضرت داتا صاحب سے فیض یاب ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور وجہ ہے کہ داتا صاحب حنفی المذہب ہیں اور باہر سے آنے والے مالکی، شافعی یا حنبلی المذہب ہوتے ہیں۔ ولایت ہند چونکہ داتا کی جاگیر ہے۔ اس لئے ہر ایک ولی اللہ داتا صاحب

Marfat.com

کا مذہب اختیار کر کے کار تبلیغ میں مصروف ہوتا ہے۔ داتا صاحب اپنی کتاب کشف المحجوب میں ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا داتا صاحب نے خواب میں شرف زیارت پایا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چھوٹے لڑکے کو اٹھائے ہوئے تھے۔ داتا صاحب نے خیال فرمایا کہ یہ شاید اہل بیت میں سے کوئی بچہ ہے۔ تو داتا صاحبؒ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ ماھذا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو آپؐ نے فرمایا اَمَامُکَ وامتک ابو حنیفۃ (رحمتہ اللہ علیہ) اس بنا پر ولایت ہند میں زیادہ حنفی المذہب آباد ہیں کیونکہ یہ سب مریدین حضرت داتا علی ہجویریؒ کے ہیں جو حنفی المذہب تھے۔ چنانچہ آپ نے لاہور میں رہ کر فقہ حنفیہ سے آگاہی حاصل کی ورنہ آپ حنبلی المذہب تھے۔ دوسرے داتا صاحب کے روضہ پر حاضر رہ کر فیوض و برکات حاصل کئے۔ لاہور میں بہت سے لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت حاصل کر کے فیض حاصل کیا تھا۔

چلہ شاہ بدر دیوان لاہور

---- مہماں بیگم پوری کے نزدیک جہاں پر آپ مصروف عبادت رہتے تھے شاہان مغلیہ نے ایک چلہ گاہ یعنی عبادت خانہ تعمیر کروا کر اس کے انتظام اور مصارف کو پورا کرنے کے لئے ۶۰ بیگھہ اراضی وقف کی ہوئی تھی۔ یہ اراضی کسی زمانہ میں چاہی زمین تھی۔ اسی جگہ شاہ بدرؒ کے نام کا کنواں اب بھی موجود ہے۔ اس میں ایک اینٹ پر شاہ بدرؒ کا نام کندہ ہے۔

Marfat.com

امرتسر میں آمد

حضرت شاہ بدر دیوان لاہور سے سفر کر کے امرتسر شہر میں تشریف لائے۔ یہاں پر حضرت ظاہرہ ولی کے مزار کے قریب جگہ کا تعین کر کے بہت عرصہ تک مصروف عبادت رہے۔ لاہور کی طرح یہاں پر بھی بہت سے لوگ حلقہ ارادت میں شامل ہوئے۔ بہت سے علماء اور سالکین نے فیض حاصل کیا۔ آخر آپ پھر اشارہ باطنی پا کر مشرق کی طرف روانہ ہوئے۔

چلہ امرتسر

شاہان مغلیہ جو حضرت شاہ بدر کے بڑے عقیدت مند تھے۔ انہوں نے لاہور کی طرح حضرت شاہ بدر کی جائے عبادت کو اہم اور متبرک تصور کر کے اس جگہ کے مصارف پورے کرنے کے لئے ایک قطعہ اراضی وقف کی ہوئی تھی۔ جو تقسیم ہند تک بالکل محفوظ تھی۔ اب کچھ معلوم نہیں ہے کہ کس حالت میں ہے۔ اس جگہ بھی پختہ عمارت قائم تھی۔

بٹالہ میں آمد

امرتسر سے روانہ ہونے کے بعد حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ قصبہ بٹالہ میں میاں محلہ کے نزدیک عبادت میں مشغول ہو گئے۔ میاں محلہ میں شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کا قیام لاہور سے دہلی کو جانے والی شاہراہ پر واقع تھا۔ آپ اس جگہ پر مصروف عبادت اور تبلیغ تھے کہ بیرم خاں شہزادہ اکبر کو لے کر دہلی کو جا رہا تھا۔ اس نے آپ کی کرامات اور شہرت اور عبادت و ریاضت کا لوگوں

Marfat.com

سے حال سنا تو شہزادہ اکبر کو ساتھ لے کر حضرت شاہ بدر کے درِ دولت پر حاضر ہوا اور سلام و دعا کے بعد عرض گذار ہوا کہ حضرت مسلمانوں سے بادشاہی چھن گئی ہے۔ دعا فرمائیں کہ بادشاہت دوبارہ مسلمانوں میں آجائے۔

حضرت باباجی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیرم خاں ولایت ہند اللہ کے فضل وکرم سے مسلمانوں کو دوبارہ مل جائے گی مگر اس شہزادہ سے تردد ہے کہ کوئی نیا فتنہ نہ ایجاد کرے۔

بیرم خاں پکا مسلمان تھا اور جذبہ جہاد کے علاوہ اسلامی محبت اور حمیت کا حامل تھا۔ حضرت جی سے شہزادہ کے بارے میں یہ بات سن کر نہایت غصّہ کے عالم میں عرض گذار ہوا کہ یا حضرت آپ دعا کریں اس کی کیا مجال ہے کہ یہ میرے ہوتے ہوئے دین اسلام سے روگردانی کرے۔ یہ میرا شاگرد بھی ہے میں اس کو سیدھا رکھوں گا۔

حضرت باباجی نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی جو مستجاب ہوئی۔ حضرت باباجی نے اشارہ باطنی پاکر بیرم خاں کو فتح کی خوشخبری دی اور فرمایا جاؤ بیرم خاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ولایت ہند دوبارہ عنایت فرما دی۔ الحمد اللہ آپ لوگوں کو مبارک ہو۔

تاریخ شاہد ہے کہ ہیموں بقال ایک بہت بڑی فوج، سامان حرب اور اعلیٰ توپ خانہ کے ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں کی بے سروسامان اور قلیل فوج سے شکست فاش کھا گیا اور ایسا تباہ حال ہوا کہ آئندہ کسی قسم کی بغاوت یا سرکشی کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
حضرتِ شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ اشارہ باطنی پاکر دوبارہ مشرق کی

Marfat.com

طرف کوچ کر گئے اور بٹالہ میں بھی حضرت جی کے ہاتھ پر بہت سے لوگوں نے بیعت کی اور بہت سے لوگ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔

بٹالہ میں چلہ

لاہور، امرتسر کی طرز پر بٹالہ میں بھی شاہان مغلیہ نے ایک اعلیٰ قسم کا عبادت خانہ بنایا ہوا تھا۔ ہر اس جگہ پر جہاں پر حضرت شاہ بدرؒ نے بیٹھ کر عبادت کی، وہاں پر حکومت وقت نے عبادت خانہ کی یاد قائم کروا دینا آپ کے روحانی کمال کی دلیل ہے۔ اس چلہ مبارک کے مصارف پورے کرنے کے لئے بھی شاہان مغلیہ نے ایک قطعہ اراضی وقف کیا ہوا تھا۔ یہ قطعہ اراضی عبادت خانہ اور کنواں تقسیم ہند تک بڑی اچھی حالت میں تھے۔ اب خدا معلوم ان کا کیا حال ہوا ہے۔

سرزمین مشانیاں شریف میں آمد

بٹالہ سے کوچ فرمانے کے بعد حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ سرزمین مشانیاں تشریف لائے۔ یہاں پر آپ نے ایسی جگہ قیام فرمایا۔ جہاں سے کئی اطراف کو راستے جاتے تھے۔ آپ اس جگہ پر محو عبادت رہتے اور راہی مسافروں اور علاقہ کے عوام کو دین اسلام کی تبلیغ فرماتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے زبان میں اثر اور فیض دیا ہوا تھا۔ علاقہ کے لوگ بہت بڑی تعداد میں حلقہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ جو پہلے سے مسلمان اس علاقہ میں آباد تھے وہ سلسلہ پیری مریدی میں بیعت ہو گئے۔ شاہان مغلیہ فیض یافتہ تھے وہ دہلی کو جاتے ہوئے یا دہلی سے آتے ہوئے آپ کے مزار پر بغرض سلام حاضر ہوتے تھے۔

Marfat.com

قصبہ مثانیاں

قصبہ بٹالہ میں بہت دیر تک مصروف عبادت رہنے کے بعد آپ مثانیاں شریف والی جگہ پر تشریف لے آئے۔ یہ جگہ اُس وقت بالکل بے آباد تھی۔ جس جگہ قصبہ آباد ہے اس جگہ سے دریا گذرتا تھا اور گرد و نواح کے لوگ اس جگہ سے ہو کر اپنی منزل کو جاتے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں پر پل ہو یا بیڑی ڈالی جاتی ہو۔ مجھے یاد ہے۔ کنواں جو کہ اندرون محلہ تھا کی صفائی کے لئے ۱۹۴۴ء میں ایک بہت بڑا گڑھا کھودا گیا تھا تاکہ کنوئیں کا پانی موٹر کے ذریعہ سے کھینچا جائے۔ اس گڑھا میں سے پرانے وقتوں کی ایک بیڑی نکلی تھی جو کسی وجہ سے دریا میں غرق ہو گئی ہو گی یا بے کار سمجھ کر دریا میں پھینک دی ہو گی۔ اس پر مٹی کی تہ جم گئی اور نیچے آ گئی۔ بہر حال قصبہ مثانیاں شریف حضرت باباجی کا اپنا آباد کردہ ہے اس جگہ پر پہلے کوئی مستقل آبادی کا ہونا یقینی امر نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس قصبہ میں کسی سابقہ آبادی کے آثار نہیں تھے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس قصبہ کے گرد و نواح میں جتنے بھی دیہات تھے وہ قصبہ مثانیاں سے بہت عرصہ بعد میں معرضِ وجود میں آئے تھے۔ یعنی موضع ریاڑ گڑھ، منوہ لوہر، پنڈ پرانا، وڈالہ، پنڈ سیٹریاں، پنج گرائیں وغیرہ یہ سب سکھوں کی حکومت کے وقت آباد ہوئے تھے جو خالی زمین پر لبسائے گئے تھے۔

مزید برآں قصبہ مثانیاں کی کل اراضی سوائے ملکیت حضرت شاہ دولہ کے جو کہ وراثت نامہ میں مذکور ہوئی ہے جو غالباً ۸۰ بیگھہ کے لگ بھگ ہے اس کے علاوہ تمام رقبہ مزار کے نام وقف تھا جو انگریزی عہد میں سید احمد علی

Marfat.com

بن سید نور شاہ صاحب کے مقدمہ کے فیصلہ کے ذریعہ سادات مشانیاں کے نام منتقل ہوا تھا۔ ہم اُس مردِ قلندر کے بڑے مشکور ہیں کہ ان کے بروقت اقدام کے نتیجہ میں سادات وقف شدہ اراضی کی مالک بن گئی تھی ورنہ ساری زمین جو ہزاروں ایکڑوں پر مشتمل تھی، محکمہ اوقاف کے پاس رہتی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت بابا شاہ بدر دلیوان ایک غیر آباد جگہ پر ڈیرہ لگا کر بیٹھ گئے جہاں سے کئی اطراف کو راستے جاتے تھے اور لوگ اس جگہ سے ہو کر اپنی منزل تک پہنچتے تھے۔ اس لحاظ سے یہ جگہ تبلیغ دین کے لئے بڑی موزوں تھی۔ حضرت بابا شاہ بدر اپنی مخصوص جگہ پر جہاں پر بعد میں حجرہ شریف بنایا گیا تھا، بیٹھ کر مخلوق خدا کو دین اسلام کی تبلیغ دین فرمایا کرتے تھے۔ شیریں زبان اور وہ بھی تاثیر میں ڈوبی ہوئی تھی۔ آہستہ آہستہ لوگ دین میں داخل ہو کر فلاح دارین حاصل کرنے لگے۔ چند سالوں میں طالبین حق اور دیگر مہمانوں کے لئے چند مکانات تعمیر ہو گئے اور پھر آہستہ آہستہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا یا سلسلہ قادریہ بدریہ میں شامل ہو کر علم و عرفان کی برکات سے محظوظ ہونے شروع ہوئے۔ دین اسلام میں لوگوں کو اس طرح داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر اس علاقہ کے پروہت اور پنڈت، مہاشے برداشت نہ کر سکے اور آپ کو اس جگہ سے چلے جانے کے بارے میں پیغامات بھیجنے لگے۔ آپ نے واپسی جواب دیا کہ میں تو ایک فقیر ہوں۔ یاد الٰہی کے لئے یہ جگہ موزوں سمجھ کر بیٹھ گیا ہوں۔ اب میرا دل کسی اور جگہ جانے کو ہرگز نہیں چاہتا۔ میں تو بس اس کو ہی اپنا وطن بنا چکا ہوں۔ جب اس طرح کام نہ چلا تو لوگوں کو آپ سے دور دور رہنے کے لئے جگہ جگہ پر ایڈیش اور سندیسے دیئے گئے مگر مخلوق کے دل بابا جی کی مٹھی میں تھے۔ وہ پہلے سے زیادہ تعداد میں آنے

Marfat.com

لگے۔ آخر تنگ آکر اس وقت کے سادھو یا پنڈت، اَچل اور نیچل حضرت بابا جی کے ڈیرے پر آ گئے اور مقابلہ میں آنے کے لئے دعوت دی۔ حضرت باباجی بخلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ اور تصویر تھے۔ اُن کو اپنے ڈیرے میں بڑی عزت و تکریم سے بٹھایا۔ روٹی پانی کی صلح کی مگر وہ تو غصہ میں آگ بھگولا تھے۔ بس ایک طرح سے مقابلہ پر ہی اُترے ہوئے تھے۔ اور کہہ رہے تھے کہ یا آپ اس جگہ رہیں گے یا ہم رہیں گے۔ حضرت بابا جی نے بڑی نرمی اور حلیمی سے وجہ دریافت کی کہ معاملہ کیا ہے۔ میں تو ایک عاجز فقیر ہوں، کسی سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ آپ ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں۔ اس پر اَچل نے بتایا کہ آج صبح ہماری ایک پجارن یہاں سے کھیر لے کر گذری تھی۔ آپ نے اس سے کھیر مانگی۔ اس نے نہ دی۔ آپ نے بذریعہ جادو اس کو برشٹ کر دیا۔ وہ لہو اور کیڑوں میں تبدیل ہو گئی۔ اس کی تصدیق اس میرے چیلے نہچل سے کر لیں۔ نہچل جواب تک خاموش تھا اور طبعاً شریف تھا، بڑے باادب طریقہ سے گویا ہوا اور اپنے گرو کے بیان کی تصدیق کر دی۔

اس کے بعد اچل پھر گویا ہوا کہ آپ نے ہمارے کھانے کو جادو کے ذریعہ بھرشٹ کر دیا ہے۔ جادو ہم بھی جانتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ ہم سے مقابلہ کر لیں تاکہ روز بروز کا جھگڑا ختم ہو جائے۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ اَچل تم ہی کچھ دکھاؤ، ہم تو عاجز ہیں۔ ہمارا آسرا تو ذات خداوندی کی نصرت و مدد پر ہے یا میرے اجداد اللہ کی اجازت سے ہی میری مدد و دستگیری فرمائیں گے۔

اچل سنگھ باباجی کا اذن پا کر اپنے جادو کے زور سے اپنے چیلے نہچل کو ساتھ لے کر آسمان کی وسعتوں میں گم ہو گیا۔ حضرت باباجی نے اپنی کھڑاؤں

Marfat.com

(جوتیوں) کو حکم دیا کہ جاؤ اس شریر کو اُتار کر واپس لاؤ۔ ہمارے صبر اور خُلق کو
یہ موذی غلط سمجھا ہے۔ چنانچہ دونوں کھڑاؤں بھی آسمان کی طرف پرواز کر
گئیں اور دونوں کے سروں پر پڑنے لگیں۔ حتیٰ کہ دونوں ہی باباجی کے قدموں
میں بیٹھ کر ان کھڑاؤں سے خلاصی دلوانے کے لئے منت سماجت کرنے لگے
آخر کار حضرت باباجی نے دونوں کو اشارہ کر کے ان کو اپنی جگہ پر بلایا۔

اب دونوں نے معافی مانگی اور فیض دنیاوی کے طالب ہوئے۔ حضرت
نے فرمایا کہ دوستو، دنیا کو چھوڑو۔ آخرت میں حصہ لے او۔ مسلمان ہو جاؤ۔ مگر
انہوں نے مسلمان ہونے سے اپنی معذوری ظاہر کی اور دنیاوی شہرت اور عزت
کو ہی عطا کرنے کے لئے استدعا کی۔

حضرت نے فرمایا۔ اَچل ڈھائی دن دنیا والے تیرے ڈیرہ پر حاضر ہوں
اور دنیاوی کھیل اور تماشہ میں مصروف رہ کر واپس چلے جائیں گے اور اے نہچل
تیرے ڈیرے پر مخلوق خدا ڈھائی پہر جمع ہو کر اپنی دنیاوی کھیل کود میں مصروف
رہ کر واپس چلی جائیں گی۔ خبردار آئندہ تم یا تمہارا کوئی چیلا میری اس نگری کا
رُخ نہ کرے۔ دونوں نے آپ یا آپ کی اولاد سے امن اور دوستی کا وعدہ کر
اور چلے گئے۔ آپ کا قول درست ثابت ہوا۔ اَچل سنگھ کے ڈیرہ پر ڈھائی دن
تک مخلوق خدا، مسلمان، ہندو، سکھ، عیسائی سب جمع ہوتے اور کھیل اور
کے تماشے دیکھتے۔ اس طرح نہچل سنگھ کا ڈیرہ جو دور پہاڑوں پر ہے، وہاں
ہر سال لوگوں کا بڑی تعداد میں اجتماع ہوتا ہے۔ اس اجتماع میں مذہب و ملت
کچھ تمیز نہیں ہوتی تھی۔ بس مخلوق کے قلوب اس طرف خود بخود مائل ہو جا
تھے۔ اَچل سنگھ کے میلہ میں شامل ہو کر غیر مسلم افراد اُن کی بدحرکات سے نفر
کرنے لگے۔ اور دائرہ اسلام میں شامل ہونے لگے۔ یہ میلے اس طرح دین

Marfat.com

روز افزوں ترقی کا موجب بن گئے ۔ یعنی جو چیز انہوں نے طلب کی وہی اُن کے لئے مضر اور مسلمانوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوئی تھی ۔

کفر و باطل کی پہلی شکست

اَجپل اور نہچل کا مقابلہ خالص مذہبی تھا، سیاسی نہ تھا ۔ یہاں پر تیر و تلوار کو بالکل دخل نہ تھا ۔ یہ مقابلہ دو شخصیتوں کے درمیان تھا ۔ ایک روحانی دنیا کا مالک تھا اور دوسرا شیطانی وسواس اور سحر کا بہت بڑا عامل تھا ۔ برصغیر ہند میں ہنود نے اس طرح کسی بھی ولی اللہ کو برائے مقابلہ نہیں پکارا تھا جس طرح اَجپل نے حضرت شاہ بدرؒ کو مقابلہ کی دعوت دی تھی اور اس طرح پہلے کسی کی پٹائی بھی نہیں ہوئی تھی ۔ یہ ٹھیک ہے کہ افواج اسلام کفار پر ہر میدان میں غالب آتی رہیں جو ہاری ہوئی قوم اعلیٰ حربی اسلحہ کی نایابی کا بہانہ بنا کر دلی تسکین حاصل کرتی رہتی مگر اپنے دینی راہنماؤں کی جھوٹی اور غلط تسلیوں پر بھروسہ کر کے دین سے وابستہ رہتی مگر یہاں تو ہندو دھرم کے پروہت بذات خود پٹ گئے اور معافی مانگ کر اپنی جان بچائی ورنہ کھڑائیں تو ان کے جنازہ پر بھی برستی رہتیں ۔ اَجپل کی شکست اور شاہ بدرؒ کی فتح کا اثر علاقہ میں دور دور تک ہوا ۔ بے شمار لوگ اسلام میں شامل ہو گئے اور جو نہ ہوئے انہوں نے ذاتی طور پر اسلام کی سچائی کا اقرار کر لیا اور آئندہ کسی فقیر یا ولی اللہ سے چھیڑ خوانی کرنے سے توبہ کر لی ۔ دراصل اسلامی مبلغین کے لئے بڑی خوش آئندہ بات تھی جس کے مستقبل میں بڑے اچھے نتائج برآمد ہوئے ۔ اولاد شاہ بدر خلفاء یا پیر بڑے دور دراز علاقوں میں پیدل یا سوار سفر کرتے رہتے ۔ کسی مسلم یا غیر مسلم کو جرأت نہ تھی کہ ان کے کسی قسم کی زیادتی یا مزاحمت کرے ۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ بات غیر مسلموں کے ہاں

Marfat.com

گذارنی پڑتی ۔ وہ پوری طرح عزت و توقیر سے پیش آتے اور شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے تھے ۔

حضرت شاہ بدرؒ کا روحانی مقام

ہم یہ پہلے بیان کر آئے ہیں کہ حضرت شاہ بدرؒ نے اپنے والد ماجد سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے ظاہری اور علوم باطنی کی تکمیل کی تھی اور اُن سے فرقہ خلافت بھی حاصل کیا تھا ۔ لیکن حضرت شاہ بدرؒ میں اللہ نے کچھ ایسے جوہر اور اسرار رکھے تھے کہ آپ نے اپنی محنت اور اپنے اجداد کی شفقت سے بڑی بڑی سلوک کی منازل طے فرمائیں ۔ اور آخر کار دیوان کے عہدہ جلیلہ پر سرفراز ہوئے ۔ آپ کی روحانی اعلیٰ اور ارفع شان کی وضاحت کے لئے بہت ضروری ہے کہ کچھ سلوک اور ولایت کے بارے میں اجمالاً ذکر کر دیا جائے تاکہ پڑھنے والے حضرات اور دیگر حضرات کے لئے راہنمائی اور علمی وسعت کے اسباب پیدا ہوں ۔

ولایت

اللہ تعالیٰ نے جسد انسانی میں بہت سے اسرار، انوار اور کلیات رکھے ہوئے ہوئے ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ۔ ان انوار اور اسرار پر حجابات کے پردے پڑھ جاتے ہیں ۔ جن کے سبب سے یہ انوار اور اسرار اپنی روشنی کھو بیٹھتے ہیں ۔ اِن حجابات کا زیادہ تر اثر اولاد پر ان کے والدین کی معاش و کردار کا ہوتا ہے ۔ بظاہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے وہ معصوم ہوتا ہے لیکن اس کے خون میں، گوشت میں، روح میں ایسی زہر ہوتی ہے جو اس کے انوار اور اسرار پر اثر انداز ہو کر اُسے زائل کر دیتی ہے وہ جب بالغ ہوتا ہے شیطانی عادات اور وسواس اس پر

Marfat.com

پوری طرح مسلط ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نیک کی اولاد بد اور بروں کی اولاد نیک بن جاتی ہے۔ یہ صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ یعنی نیک لوگوں کی صحبت بُروں کو نیک کر دیتی ہے اور نیک لوگ بروں کی صحبت میں برے افعال کے حامل ہو جاتے ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ نیک والدین کی اولاد بھی نیک پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُن پر سے حجابات کے پردے اٹھا لیتا ہے۔ یعنی اُن کے انسانی انوار و اسرار پوری طرح کام کرنے لگتے ہیں اور یہ عمل اُن میں پیدائشی ہوتا ہے۔ اس بات کو ہم آئندہ اوراق میں بڑی وضاحت سے بیان کریں گے۔

سلوک میں اس قدرتی عمل کو وہبی کہتے ہیں۔ یعنی من جانب اللہ تعالیٰ کئی انسانوں میں اس پر حجابات کے پردے نہیں پڑے ہوتے اور وہ اپنے انوار اور اسرار کو پوری طرح کام میں لانے کی قدرت رکھتے ہیں۔ ایسے برگزیدہ انسانوں کو وہبی ولی کہتے ہیں۔

اور جو اللہ کے بندے اپنے کسب و افعال سے ولایت کے درجہ میں داخل ہو جاتے ہیں وہ ولایت کسبی کے مالک ہوتے ہیں۔

ولایت کسبی اور ولایت وہبی میں فرق

اصلی ولایت تو ولایت وہبی ہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے کسی اپنے برگزیدہ بندے میں ودیعت فرمایا ہوا ہوتا ہے۔ وہی اس کا نگہبان بھی ہوتا ہے۔ یعنی ولایت وہبی کا مالک ولی کسی غلطی کا ارتکاب نہیں کرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور ولایت کسبی کا حامل ولی جس نے اپنی محنت اور عبادت سے اپنے اندر ولایت جیسے جوہر پیدا کر لئے ہیں وہ لغزش کر سکتا ہے اور اپنا

Marfat.com

مقام بھی کھو سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو لغزش سے روکنے والے اسباب تفویض نہیں فرمائے۔

کسب فیض

کسب فیض سے دونوں ہی طرح کے انسان فائدہ اٹھاتے ہیں جو ولایت وہبی کے حامل ہیں وہ اپنے درجات میں ترقی پا جاتے ہیں اور جو عام سالک ہوتے ہیں وہ ولایت کے درجہ میں ترقی پا جاتے ہیں۔ اس مضمون کو خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی خوبصورتی سے ادا فرمایا ہے۔

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

مطلب یہ ہے کہ کسبِ فیض سے ناقص کاملوں میں شامل ہو جاتے ہیں اور کامل مزید مدارج ولایت میں ترقی کر کے ولیوان، قطب، غوث بن جاتے ہیں۔

مدارج ولایت

ہم یہ بات بھی واضح کر آئے ہیں کہ ولایت کے دو مدارج ہیں یعنی جو ولی لطیفہ نفس نفس انسانی کے افعال اور انوار معلوم کر کے لطیفہ قلب انسانی پر فتح حاصل کر لیتا ہے وہ ولایت صغریٰ میں داخل ہو جاتا ہے اور جو کامل انسان نفس، قلب، روح، سر، مخفی، افضلی کے لطائف انسانی کے انوار اور اسرار پر مطلع ہو جاتا ہے وہ ولایت کبریٰ میں داخل ہو جاتا ہے۔

ولایت کبریٰ

ولایت کبریٰ میں انبیاء اور رسول کے درجات ہیں۔

13055

Marfat.com

ولایت صغریٰ

ولایت صغریٰ میں اولیائے امت محمدیہ کے انوار اور اسرار ہیں۔ ولایت صرف امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص اور منسوب ہے۔ پہلی اُمتوں کے وقت باب نبوت کھلا تھا اور ان کی ہدایت بذریعہ نبوت اور رسالت فرمائی جاتی رہی ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے بعد باب نبوت اور رسالت بند ہے اور باب ولایت کھلا ہے اور اولیائے اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دونوں اقسام یعنی وہبی ولی اور کسبی وَلی برائے تبلیغ اسلام اللہ تعالیٰ پیدا فرماتا ہے۔ وہبی ولی کو اگر اکتساب علم اور عمل کے مواقع حاصل ہو جائیں تو وہ غوث، اقطاب اور دیوان کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہو جاتے ہیں۔ کسبی وَلی سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد مقام ولایت میں داخل ہو جاتا ہے۔ یعنی اس میں ولایت کے خواص اور اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنا کسب جاری رکھے تو اس عہدہ پر قائم رہتا ہے ورنہ اس میں زوال آجاتا ہے۔

علم طریقت یا طریقہ ہائے اکتساب علم معرفت

علم طریقت یعنی علم باطن، علم شریعت یعنی علم ظاہری پر عمل پیرا ہونے کا ہی نام ہے۔ علم ظاہری یعنی عبادات، علم معاشرت، علم اعتقادات اور کائنات کے بعد شروع ہوتا ہے۔ یعنی جو علوم حاصل ہوتے ہیں اُن میں جو کچھ معلومات حاصل ہوئی ہیں ان پر تحقیق اور تشخیص کر کے علم اور ایمان میں مضبوطی پیدا کی جائے۔ اس طریقت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان جو زجاں "انطریقت اعمالی" ہماری رہنمائی کے لئے کافی ہے۔

Marfat.com

علم طریقت کے اقسام

۱۔ علم کشف۔ (۲) علم الہام (۳) علم عشق۔ ان تینوں اقسام کی تشریح علمائے ربانی اس طرح کرتے ہیں۔ یعنی حضرت عبدالعزیز دباغ قدس سرہ اپنی بلند پایہ کتاب "تبرنیز ترجمہ التبرنیز" میں اس طرح فرماتے ہیں کہ :۔

علم کشف ایسی باتوں کا علم جو غیب میں ظہور ہوں۔ علم کشف کی تین اقسام ہیں۔ ان اقسام کے ذریعہ اولیاء اللہ غیوبات کا علم حاصل کر کے مخلوق خدا کو خبر کر دیتے ہیں۔

وحی یہ صرف انبیاء اور رسول کے لئے مخصوص ہے۔ جو احکام بشارت یا راہنمائی کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ جبریل علیہ السلام اللہ کا پیغام نبی کو دیا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ختم ہو گیا ہے۔

الہام اولیاء اللہ کو جو مختلف اوقات میں روحانی طور پر القاء ہوتا ہے وہ الہام ہے۔ واردات قلب جو نیک لوگوں کے دلوں میں قدرتی طور پر اشارے ہوتے ہیں۔ صالح اور نیک لوگ ان اشارات سے مطلب اخذ کر لیتے ہیں۔ ان کا اخذ شدہ القاء یا مطلب عموماً سچ اور درست ہوتا ہے۔ حکماء اس کو عرف عام میں چھٹی حس کا نام دیتے ہیں۔ یہ چھٹی حس جتنا کوئی انسان نیک اور یقین کامل کا حامل ہو گا، اتنی ہی اس کی چھٹی حس زیادہ کام کرتی ہے۔

اعمال سحر کچھ لوگ اعمال سحر کے ذریعہ سے غائبات کے احوال معلوم کر لیتے ہیں۔ یہ اکثر غلط بھی ہوتے ہیں ان کا انحصار بھی عامل کی عقل اور علم پر ہوتا ہے۔ اعمال سحر سے حالات مکانی تو معلوم ہو سکتے

Marfat.com

ہیں مگر حالات امکانی ممکن علم نہیں ہیں۔

نیک اور صالح لوگوں کے خواب نیک اور صالح لوگ خواب میں بعض دفعہ سچے اور قبل از وقت ہونے والے واقعات سے باخبر ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں روحانیت کے ارتقاع کو بڑا دخل ہے۔ جتنا کہ انسان نیک، اہل اللہ اور روحانی طور پر برگزیدہ ہوگا، اُتنا ہی اس کا خواب سچا اور درست ہوگا۔

مشاہدہ بعض اولیائے اللہ اپنی روحانی طاقت سے کارخانہ قدرت کو دیکھ لیتے ہیں اور بنی نوع انسان کو اس سے باخبر کر دیتے ہیں۔

قیافہ بعض اولیاء اللہ اپنے روحانی علم و ادراک سے حالات سے آگاہی حاصل کر لیتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن اللہ والوں کو اس سلسلہ میں ادراک دے رکھا ہوتا ہے۔ وہ اس علم کی بدولت ہر مکانی اور امکانی واقعات سے باخبر ہو جاتے ہیں۔

رجال الغیب بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو کوئی واقعات کا علم بذریعہ رجال الغیب دے دیتا ہے اور اس بنا پر اولیائے کرام حالات و واقعات سے مخلوق خدا کو باخبر کر دیتے ہیں۔

عشق بعض دفعہ اولیاء اللہ جو بہت ہی مقربینِ درگاہ الٰہی ہوتے ہیں۔ اُن کو اللہ تعالیٰ بغیر کسی ذریعہ کے بعض حالات اور واقعات کا علم عنایت کر دیتا ہے جو صرف ان کی ذات تک ہی محدود ہوتا ہے۔

علم توحید ہے۔

علم طریقت و معرفت کا اکتساب کرنے کے لئے عاقل اور بالغ مرد

Marfat.com

یا عورت ضروری ہے۔ عورت چونکہ ناقص العقل اور ضعیف البدن ہوتی ہے اس لئے عورتیں اس طرف بہت ہی کم توجہ دیتی ہیں۔ نیز عورت کی عبادت، پردہ، حیا، بچوں کی پرورش، خدمت اقربا اور خاوند ہے۔ اس میں اس کا مجاہدہ کافی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عورت کو ان ہی امور کی بجا آوری پر سرفراز فرما دیتا ہے۔ مرد البتہ اس بحر ناکنار میں اُترتے ہیں ان پر لازم ہے کہ عاقل ہوں۔ دیوانے یا مخبوط الحواس پر شرعی امور کی بجا آوری معطل ہو جاتی ہے اس لئے طریقت میں آکر کسب فیض حاصل کرنا ان کے لئے بہت مشکل امر ہے۔

مجذوب

مجذوب اپنے مدِ مقابل پر اپنی روحانیت کا سارا وزن فی الفور ڈال دیتا ہے اور سالک میں اتنی روحانیت کے برداشت کرنے کی قوت نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کا سالک اس بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتا اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خود بھی مجذوب ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مجذوب ولی کا مرید بھی مجذوب ہی ہوتا ہے۔ علم شریعت اور طریقت کے مسائل حلال و حرام کے سمجھانے کے لئے باشعور اور عاقل اولیاء ضروری ہیں۔ اس لئے مسلمان کسی وَلی کامل کی بیعت کر کے کسب فیض کے ذریعہ درجہ ولایت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ طالب حق کا عاقل ہونا ضروری ہے اس لئے علمائے طریقت نے مسلمانوں کی بلحاظ عقل درج ذیل اقسام بنائی ہیں۔ یعنی عام مسلمان سلوک میں داخل ہونے سے پہلے ان دو اقسام میں ہوتا ہے۔

عقل اور اس کی اقسام

برائی اور نیکی کا علم رکھنے والی جبلّت جو بنی نوع انسان میں اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے اس کے جسد میں ودیعت فرمائی ہوئی ہے۔ اُسے لغت میں عقل کہتے ہیں۔

اقسام عقل

عقل کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) عقل تام (۲) عقل ناقص

عقل تام

جو عالم دنیا اور جہاں کو عدم اور ذات حق کو وجود مطلق خیال کرے۔

عقل ناقص

جو عوالم ظاہر کو دیکھ کر اس کے غیر حقیقی کو جانے اور اُن کی حقیقت کو وحدت نہ جانے۔

دنیا

دنیا سے مراد اللہ تعالیٰ سے غفلت ہے۔ کارہائے دنیا از قسم روزی کمانا، شادی، پرورش اولاد، لوگوں سے ربط وضبط، دنیا نہیں ہے۔ بلکہ اگر اللہ کے قوانین کے تحت کارہائے دنیا سرانجام دیئے جائیں تو یہ بھی عبادت ہیں اور ان کا اللہ کے نزدیک بہت بڑا اجر اور ثواب ہے۔

چیست دنیا از خدا غافل بودن
نے قماش نقرہ و فرزند و زن (رومی)

دنیا اصل میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے حقوق سے غافل ہو جانے کا نام ہے۔ معاش، روپیہ پیسہ یا اولاد یا بیوی دنیا ہرگز نہیں ہے۔

آگاہی

حقوق العباد اور حقوق اللہ کی بجا آوری ہے۔ اس سے تقرب باری تعالیٰ کے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو عقبیٰ اور آخرت میں کام آنے والے ہیں۔

Marfat.com

غفلت حقوق العباد اور حقوق اللہ کی بجا آوری میں سستی اور جوس اور طمع میں آکر قانون شریعت سے انحراف جو دین اور دنیا میں باعث عذاب دوزخ اور رسوائی کا موجب بن جاتی ہے۔

غفلت کے اقسام غفلت دو قسم کی ہے۔ ایک غفلت ذاتی ہوتی ہے جو ناقابل اصلاح ہے۔ یعنی ایسی شخصیت جن کے لئے تبلیغ دین یا اصلاح کی کارروائیاں بے فائدہ ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اجساد میں اصلاح پا جانے والے عنصر ہی نہیں ودیعت کئے ہوئے۔ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ایسے لوگوں کے حق میں فرمانِ خداوندی ہے۔

غفلت صفاتی یہ غفلت انسانی قابل اصلاح ہے۔ اس زمرہ میں آنے والے انسان، تبلیغ اور ہدایت سے مقربین درگاہ بن جاتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے سلسلہ ہائے تصوّف بنائے گئے ہیں تاکہ طالبین حق اپنے شوق، وَلولہ، عشق اور مجاہدہ سے کسب فیض حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے مقبول اور برگزیدہ بندوں میں شامل ہو جائیں۔

طالبین حق کی اقسام

طالبین حق کو اہل تصوّف نے چار اقسام میں تقسیم کر دیا ہوا ہے جن کا ذکر درج ذیل ہے۔

افساق وہ انسان جو دنیا کی بے ثباتی کو اپنے کانوں سے سنے اور اپنی آنکھوں سے دیکھے مگر عبرت حاصل نہ کرے، توبہ نہ کرے

Marfat.com

اور دنیا کی حرص نہ چھوڑے۔

عاصی جو گناہوں سے نفرت تو کرے مگر ان کو ترک نہ کر سکے مگر توبہ بھی کرتا رہے اور عبادت بھی کرے۔

زاہد ایسے اللہ والے جو جنت کے انعامات کے لالچ اور دوزخ کے عذاب سے ڈر کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں وہ زاہد ہوتے ہیں۔

عشاق جو ذات باری تعالیٰ کو اپنا خالق اور معبود جان کر اور اس کا حق جان کر اس کی عبادت کرے وہ عاشق خدا ہے کیونکہ اس کی عبادت شکرِ خداوندی کے طور پر ہے۔

منازل سلوک

اگر کوئی عام مسلمان شریعت محمدیہ کا عالم اور عامل سلوک کی منزلیں کامیابی سے طے کرے تو ولایت صغریٰ میں داخل ہو جاتا ہے۔ ان منازل سلوک کا طے کرنا نہایت ہی ضروری ہے۔

توبہ طالب حق اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اعمال بد سے یہاں تک پرہیز کرے کہ اپنی ہستی کو معدوم کر دے اور صرف ذات اللہ کو باقی رہنے دے۔ تصوف میں اس کو فنا اور بقاء کہتے ہیں۔

زہد طالب اللہ بن کر اللہ کی عبادت اس شوق اور ولولہ سے کرے کہ سالک کے دل میں سے دنیا کی رغبت جاتی رہے۔ [illegible] پر یقین کرے کہ آخرت دنیا والوں کو۔ دنیا آخرت والوں کو، مال اللہ والوں کو حرام ہے۔ عبادت اللہ کا حق سمجھ کر کرتا رہے۔ اس کا غرض کچھ نہ

Marfat.com

طلب کرے۔

توکل طالب حق تعالیٰ اپنے تمام امور اللہ کی رضا پر چھوڑ کر اللہ پر بھروسہ رکھے اور اس کو ہی اپنا بہترین کارساز سمجھے۔ یہی توکل ہے۔

قناعت طالب حق دنیا میں اپنے لئے صرف اتنا کچھ حاصل کرے کہ جس سے ضروریات زندگی پوری ہو جائیں۔ اس سے زیادہ طلب نہ کرے۔

عزلت طالب حق دنیا سے منہ موڑ لے۔ اپنا فارغ وقت اپنے آپ یعنی اپنے اعمال و افعال میں خامیاں معلوم کر کے ان کو رفع کرنے کی تدبیریں سوچے اور اللہ کی یاد میں محو رہے۔ سوائے نماز باجماعت میں شمولیت کے گھر سے باہر نہ جائے۔ اس طرح اپنے آپ نفی اور اثبات کا عمل جاری ہو جاتا ہے۔

ملازمت طالب صادق اللہ تعالیٰ کو اپنا حاجت روا تصور کرے۔ صرف اُسی سے ہی سوال کرے۔ ماسوائے اللہ سب کو بھول جائے ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عاقبت کی فکر میں مشغول رہے۔

توجہ الی اللہ سالک ایسے تمام ذرائع سے منہ موڑ کر صرف اللہ سے اپنے خالق اور مخلوق کا رشتہ استوار کرے اور اپنی ضروریات کا سوال اس سے ہی کرے۔ جو بھی مانگے صرف اللہ تعالیٰ سے مانگے۔

صبر سالک اپنے نفس کو قابو کرے اور مجاہدات کے لئے اس کو اپنے قابو میں کرے۔ اس کی تمام کدورتوں، سرکشیوں، سستیوں کو دور کرنے کے لئے تکلیف اور مشکلات پر صبر کرے اور ان کو باعث ترقی درجات خیال کرے۔

رضا سالک اپنے نفس کی خواہشات کو چھوڑ دے اور صرف رضا الٰہیہ کو تسلیم کرے اور اپنے تمام امور انوار الٰہی کی روشنی میں سرانجام

Marfat.com

دے۔ احکام خداوندی انوار الٰہیہ ہیں۔

شکر اللہ تعالیٰ کی ہر رضا پر شکر ادا کرنا۔ دنیاوی تکالیف اور راحت من جانب اللہ خیال کر کے ان پر صبر اور شکر ادا کرتے رہنا اور یہ تصور کرنا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بہتری رکھی ہوئی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ میری بخشش اور ترقی درجات فرمائے گا، شکر ادا کرنا، راضی برضا رہنا بھی ایک منزل سلوک ہے۔

اگر کوئی اللہ والا ان منازل کو کامیابی سے طے کر کے نفس اور قلب کی واردآتوں پر قابو پالے تو ولایت صغریٰ میں داخل ہو جاتا ہے۔ ورنہ محال ہے۔ ان منازل سلوک کو طے کرانے اور سالک کی ہر قدم پر راہنمائی فرمانے کے لئے ایک ہادی، ایک راہنما، ایک مرشد یا رہبر کی ضرورت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس راہبر کی زیر نگرانی سالک اپنی منزل کو جلد حاصل کر لیتا ہے۔

مرشد یا راہنما

سالک کو ذات باری تعالیٰ سے لاحق کرنے والا مرشد کامل ہوتا ہے۔ جس کی ہدایات پر عمل پیرا ہو کر طالب حق سلوک کی منزلیں جلد از جلد طے کر ہوا منزل مقصود پر جا پہنچتا ہے۔ اس طرح مرشد کی بھی دو اقسام ہیں۔

مرشد کامل مرشد کامل وہ ہوتا ہے کہ جس کی صحبت میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی یاد آئے۔ اور ماسوا اللہ کا خیال دل سے جائے۔ جب سالک اس کی مجلس میں جائے اللہ کی صفات اور توحید باری کا کلام سنے۔

Marfat.com

مرشد ناقص جس کی صحبت میں بیٹھ کر سالک دنیا اور اہل دنیا کا ذکر شروع کرے۔ اللہ اور اس کے اولیاء سے محفل خالی ہو۔ اس کی محفل میں قصہ ہائے دنیا، دولت، خرافات کا ذکر ہوتا رہے۔ اس سے سالک کا مقصد حاصل کر لینا دشوار اور بہت ہی مشکل امر ہے۔ اس سے پرہیز لازمی ہے۔

ایسے اولیاء اللہ جن کو اللہ تعالیٰ وہبی طور ولی پیدا فرماتا ہے وہ اپنے علم، زہد، مجاہدات، مکاشفات کے ذریعے ترقی کی منازل طے کرتا ہوا غوث، قطب اور دیوان کے عہدوں تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بزرگ و برتر ہستیاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کارہائے دنیا کا انتظام چلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں مومنین اور سالکین میں تقسیم کرتے ہیں۔ ان کو تصوف میں مفہمین کے لفظ سے پکارا جاتا ہے۔ حضرت عبدالعزیز دباغ قدس سرہ العزیز نے اپنی کتاب "الابریز" میں ان مفہمین کے بارے میں مفصل ذکر فرمایا ہے جس کو ہم اپنے قارئین کے لئے اس رسالہ میں برائے استفادہ تحریر کر رہے ہیں۔

حضرت قدس سرہ موصوف فرماتے ہیں کہ مفہمین یعنی غوث، قطب دیوان اللہ تعالیٰ کے منتخب اولیائے کبار ہوتے ہیں جو خلق خدا کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت امر و نہی میں مصروف رہ کر کارہائے دنیا اور دین میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ باطنی طور پر انتظام دنیا چلاتا ہے۔ یعنی ظاہری انتظام جو بادشاہ یا خلیفہ کے ذریعہ سرانجام پاتا ہے اس کے اوپر ایک باطنی نظام ہے جو غوثِ وقت اپنے اقطاب اور دیوان کے ذ[illegible] چلاتا ہے۔ مندرجہ ذیل سطور میں ہم ان اولیائے کبار

Marfat.com

کے انتظام باطنی کے بارے میں ذکر کریں گے۔

غوث

سب اولیاء اللہ کا سرخیل ہوتا ہے اور حضور محمد المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی المرتضےٰ سے براہ راست احکام وصول کر کے انتظام باطنی میں مشغول رہتا ہے۔ اس کی روحانی قدر و منزلت لامحدود ہوتی ہے اس سے بے شمار کرامات اور خرق عادات واقعات معرض وجود میں آتے ہیں۔ سرور کائنات کی بادشاہت شریعت ابدی ہے۔ اس لئے غوث وقت ہر زمانہ میں ان سے کسب فیض اور احکام برائے امور دین و دنیا حاصل کرتے رہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام امور اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتے رہتے ہیں اور اپنی شانِ قاسمیت کی رو سے تمام فیوض برکات غوث کے ذریعے مخلوق خدا کو تقسیم کرتے رہتے ہیں۔

قطب

اللہ کا وہ برگزیدہ ولی جو غوث وقت کے ذریعے سے فیوض و برکات حاصل کرتا ہے اور یہ برگزیدہ ولی تمام امور کے بارے میں چاہے وہ دینی ہو یا دنیاوی غوث وقت سے ہدایات حاصل کرتا ہے اور ان کے موجب عمل کر کے ما تحت کے دین و دنیا کے امور کی نگرانی کرتا ہے۔ شاہ ولی اللہ اپنی کتاب انوار الحرمین میں ۱۱۷۴ھ میں فرماتے ہیں کہ میں

Marfat.com

نے خود اپنا نور دیکھا جو بڑا عظیم الشان تھا۔ جس نے کائنات کی تمام اقلیتوں
کو ڈھانپ لیا تھا۔ اس کی روشنی اُن اقلیتوں میں رہنے والوں پر غالب
آگئی۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے ادراک نے مجھے یہ بتایا کہ یہ اُن
کا قطبیت کا نور تھا جس نے تمام انوار کو ڈھانپ لیا اور خود کسی سے نہ
ڈھانپا گیا۔ یہ نور ایسا زبردست تھا کہ سب انوار کو زیر کر گیا مگر خود کسی کا
زیر نہ ہوا۔ کوئی دوسرا نور اس کو اپنے اثر میں نہ لا سکا اور اس پر کسی کا
اثر نہیں ہوا۔ نہ تابع ہوا۔ مگر یہ ہر ایک پر اثر انداز ہو گیا۔ سبحان اللہ یہی
غیر مقلدی کی ابتدا ہے۔ قطب وقت کا نور کائنات کو اپنی لپیٹ میں لے
لیتا ہے۔ اس کے نزدیک و بعد کا سلسلہ اٹھ جاتا ہے۔ وہ ہر چیز کو اپنی
مٹھی میں دیکھتا ہے۔

دیوان

اللہ تعالیٰ کا وہ برگزیدہ ولی جو قطب وقت کی زیر ہدایت کام کرتا ہے
اور دین و دنیا کے معاملات اپنے زیر تصرف علاقوں میں قطب وقت کی
ہدایات کے تحت سرانجام دیتا ہے۔ اس کے لئے بھی نزدیک یا بعد
فاصلے ختم ہو جاتے ہیں۔ ایک قدم میں زمین و آسمان کے فاصلے طے کرتا
اس کے لئے بھوک، پیاس یا دیگر ضروریات محو ہو جاتی ہیں۔

اولیاء اللہ

اولیاء اللہ دیوان وقت کے ارشاد کے مطابق کارہائے دین و دنیا

Marfat.com

دیتے ہیں۔ تمام امور حسبِ ہدایت دیوان وقت کے طے پاتے ہیں اور مخلوق خدا کو دین اور ایمان کے فیض و برکات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ یہی انتظام باطنی کی ترکیب ہے۔

مجلس دیوان

مجلس دیوان ہر سال شعبان کی ۱۴ تاریخ کو غارِ حرا میں منعقد ہوتی ہے۔ اس مجلس پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ۔ اصحابہ کرام، اہل بیت اطہار۔ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء رسول، ملائکہ، ارواح، اولیاء اللہ شامل ہوتے ہیں۔ اس مجلس پاک میں جو اولیاء اللہ ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ ان کی جگہ پر اس سے متعلقہ ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ اس مجلس پاک میں کچھ ایسے اولیائے کرام بھی ہوتے ہیں جو وصال کر چکے ہیں۔ اُن کی شناخت اس طرح ہوتی ہے کہ ہمیشہ ایک لباس اور ایک ہی وضع میں رہتے ہیں اور جو زندہ ہوتے ہیں اُن کا لباس اور وضع تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اس مجلس پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرسی صدارت پر رونق افروز ہوتے ہیں۔ اُن کے پیچھے ازواج اور بنات رسول اللہ کی جگہ ہے۔ آپ کے دائیں طرف حضرت علی المرتضےٰ اور دیگر اصحابہ کبار اور بائیں طرف حضرت حمزہ اور دیگر شہدائے عظام تشریف رکھتے ہیں۔ اس کے بالمقابل یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے غوث پاک اور ان کے دائیں طرف چار اقطاب اور بائیں طرف تین اقطاب بیٹھتے ہیں۔ ان کے پیچھے اولیائے

Marfat.com

نظام یعنی دیوان اپنے اپنے مقام پر بیٹھتے ہیں۔ ان کے چاروں طرف ملائکہ اور جنات صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں۔

غوث پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ حضورؐ بمشورۃ علی المرتضےٰ اس کو جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ اقطاب اپنے غوث سے ہمکلام ہوتے ہیں اور دیوان اپنے اپنے اقطاب سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ غوث کے سوا کوئی دیگر ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمکلام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں انوار پر ضبط کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔ اور غوث سے بھی صرف اقطاب ہمکلام ہوتے ہیں۔ کسی دیگر ولی کو ان سے ہمکلام ہونے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔ عام ولی مجلس دیوان میں حاضر نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں غارِ حرا کے انوار ضبط کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی صرف اعلیٰ پائے کے اولیاء اللہ مجلس دیوان میں شامل ہوتے ہیں۔ ان ہی باندمرتبہ اولیاء اللہ کو دیوان کہتے ہیں جو فرمان رسول اللہؐ، غوث پاک، علی المرتضےٰ کے منظور شدہ فیصلوں کے بارے میں اپنے اپنے علاقوں میں تصرف کرتے ہیں اور مخلوق خدا کو دین حقہ پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت فرماتے ہیں۔

غارِ حرا کے علاوہ مجلس دیوان کا انعقاد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں بھی تشریف لے جاتے ہیں اُس علاقہ کے دیوان، اقطاب، غوث، اولیاء، مجلس حضورؐ کی کچہری مبارک میں حاضر ہوتے ہیں۔ حضورؐ کے ہمراہ حضرت علی المرتضےٰ، غوث پاک، اصحابہ کرام، ملائکہ، جنات، ارواح آتے ہیں مگر غارِ حرا جتنا بڑا اجتماع نہیں

Marfat.com

ہوتا ہے۔ کیونکہ غار حرا میں جتنی انوار کو جذب کر لینے کی طاقت ہے کسی دوسری جگہ میں ایسی خاصیت نہیں ہے۔ اس لئے غار حرا سے علاوہ جہاں پر مجلس میلاد ہوتی ہے اس کی مدت اور زیادہ ہے۔ عام طور پر اولیاء اللہ کی محفلوں، مجلسوں، مزاروں، عرسوں پر تشریف لاتے رہتے ہیں اور ان کے ساتھ دوسرے نفوس قدسیہ اس جگہ پر حاضری دیتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ جگہ حضورؐ کی آمد کے طفیل بابرکت ہو جاتی ہے۔ اس طرح اس جگہ سے فیض و برکات عوام الناس کو بیشمار ملتے رہتے ہیں۔

دیگر برکات

علمائے طریقت ادعاء باللہ حضرات کا فرمان ہے کہ جس جگہ ایک بار ملائکہ اور اولیاء اللہ کے فیض اور برکات کا نزول شروع ہو جاتا ہے تو وہ جگہ عالم کا کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ بھی تشریف لے آئے اس جگہ کے مقابلہ میں مغل بادشاہ کی طرح اس کا پتہ بھی نہیں ملتا۔ اور یہ اللہ کے مزارات اولیاء اللہ کی خانقاہوں میں برائے دعا اور برکات حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں اور ساتھ ساتھ ہر صغیر یہ خدمت کرتے رہے۔ جب انہوں نے اس سے متعلق حکومت کی ہے۔

ثمرات فیض و برکات

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہندو میں مسلمان دور دور سے لوگ آتے تھے۔ ان سے علوم و عرفان حاصل کرتے بہرہ ور ہوتے اور واپس جاتے۔ اس طرح دور دور سے لوگ آکر حلقہ

Marfat.com

میں شامل ہوتے یا اسلام کا دین قبول کر کے مسلمان ہوتے گئے اور حضرت شاہ بدر دیوان کا بول بالا ہونے لگا۔ سالکین اپنی جسمانی، روحانی بیماریوں کا علاج شفاخانہ مشانیاں شریف سے کروانے لگے۔ یہاں پر مانگی ہوئی دعائیں اللہ کے دربار میں منظوری کا شرف پا کر دکھی انسان کو اُن کی ہر قسم کی حاجات پوری کرنے لگیں۔ سالکین اپنے مرشد راہنما حضرت شاہ بدر کی تعلیمات، دعاؤں اور تبلیغ سے فیض و برکات کے خزانے لوٹنے لگے۔ رات ہو یا دن، امیر ہو یا غریب حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ کے ہاتھ برائے دعا اللہ کی درگاہ میں بلند رہتے تھے۔ آپ کسی بھی سالک یا نو مسلم کو تُرش روئی سے جواب نہ دیتے تھے۔ ہر کسی کے دُکھ اور تکلیف پر بے چین ہو جاتے اور تسلیاں دیتے۔ اللہ کی جانب سے رحمت کی امید دلاتے۔ خود دعائیں مانگتے۔ اس سے بے شمار لوگوں کی کارسازی ہو جاتی اور وہ اپنے مطلب کی تکمیل پا کر حضرت جی کے جاں نثار بن جاتے اور دین و دنیا میں اُنہا مقام پیدا کر لیتے۔ اس طرح آہستہ آہستہ لوگ مسلمان ہوتے گئے اور حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ کی شہرت دور دور تک جا پہنچی۔

حالات بڑے سازگار تھے۔ بادشاہ وقت عقیدت مندوں میں شامل تھا اور غیر مسلم اچل سنگھ کا حشر دیکھ چکے تھے۔ اب کوئی آدمی آپ کے کام میں مزاحمت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا اور غیر مسلم مبلغ تو خود سلام کے لئے حاضر ہوتے اور اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کا یقین دلاتے رہتے تھے۔ حضرت شاہ بدر دیوان بھی اُن سے بڑی مروّت اور خندہ پیشانی سے پیش آتے اور اُن پر اپنے اخلاق و عادات کا اچھا اثر ڈالتے تھے۔ اُن کے اسی خلق اور سادگی، خندہ روئی کے نتیجہ میں بہت سے غیر مسلم حلقہ اسلام

Marfat.com

یں داخل ہو گئے ۔ آپ دیگر مسلمانوں کی طرح ان کے لئے بھی اللہ کے دربار میں دعا فرماتے اور اللہ ان کے بھی کام کر دیتا تھا ۔ اس طرح یہ لوگ حضرت جی کے اور قریب آجاتے تھے اور پھر اپنے جوگیوں اور اس ولی اللہ کی ظاہری زندگی پر تجسّس کر کے دین اسلام کی حقانیت کے قائل ہو جاتے تھے اور بے شمار دوسرے لوگ اس طرح اسلام کے قریب آگئے تھے اور اس وقت کے بڑے پروہت اَچل سنگھ کے طے شدہ وعدہ پر قائم تھے ۔ حسب وعدہ ہمارے گاؤں میں ہندو یا سکھ کبھی کسی بُری نیت سے داخل نہیں ہوئے ، نہ ان کے چیلے آتے تھے اور نہ چور یا ڈاکو آتے تھے ۔ ہمارا ہمیشہ سکھ بڑا احترام کرتے تھے ۔ تقسیم ہند کے وقت اگرچہ گرد و نواح میں سکھ آبادی تھی مگر سکھوں نے ہمارے احترام میں کوئی فرق نہ آنے دیا ۔ بلکہ ہم جب کبھی دربار حضرت شاہ بدر پر جاتے ہیں دور دور سے سکھ ہمارے سلام کو آتے ہیں ۔

شادی مبارک

جب حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ کا اللہ تعالیٰ نے بول بالا فرمایا اور ہر خطہ اور ہر قریہ میں لوگ شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ کی صفت و ثنا کرنے لگے تو حضرت داؤد بخاری رحمتہ اللہ علیہ جو اُچ شریف والوں کے بخاری خاندان سے تعلق رکھتے تھے ، کو بھی آپ کی کرامات ظاہرہ اور خلق عظیم کی خبر ہوئی تو آپ کو اپنی اکلوتی لڑکی کا پیغام دیا ۔

حضرت داؤد بخاری رحمتہ اللہ علیہ اُس وقت موضع سوہل شریف رہتے تھے جو موضع مٹانیاں شریف سے تقریباً ۲۵ میل کے فاصلہ پر تھا ۔ آپ

Marfat.com

نے پیغام بالکل اسی نوعیت کا ارسال فرمایا تھا جو حضرت صوصعی رضؓ نے حضرت ابوصالح
موسیٰ رضؓ کو اپنی عصمت مآب لڑکی کے بارے میں دیا تھا۔ یعنی لڑکی جو آنکھوں
کانوں اور ہاتھ پاؤں سے معذور ہے، اُس کو قبول فرمائیں۔ حضرت باباجی
نے غیبی اشارہ سے اس کو قبول فرمایا اور حسب رواج دن مقرر کر لئے گئے۔

مقررہ دن کو حضرت داؤد بموجب رواج ایک اعلیٰ اور ارفع شان والے
دولہا کی برات کا انتظار کر رہے تھے کہ آپ کو دور سے آتے ہوئے دیکھا کہ
حضرت شاہ بدر دیوان اکیلے ہی اپنے خادم علی درویش کے ساتھ پیدل آ
رہے ہیں۔ حضرت شہاب الدین نے برات کے لئے کچھ کھانے اور آرام کرنے
کا انتظام کر رکھا تھا۔ برات کے گھوڑوں کے لئے چارہ اور دوسرے لوازمات
بھی تیار تھے مگر حضرت باباجی صرف ایک نوکر کو ساتھ لے کر موضع سوہل
شریف تشریف لے گئے۔ اس پر حضرت شہاب الدین داؤد بخاری برہم ہوئے
کہ لوگوں میں میری سبکی ہوئی ہے آپ کو برات لے کر آنا چاہیے تھا۔ پھر آپ
پیدل ہی تشریف لے آئے کوئی سواری کا انتظام کر لیا ہوتا۔ میری برادری
اور دوسرے لوگ کیا کہیں گے۔

جلال قادری

حضرت شہاب الدین داؤد رحمۃ اللہ علیہ کی یہ باتیں سن کر حضرت شاہ بدر
دیوان کو جلال آگیا۔ فرمایا حضرت برات میں ہمیشہ اقربا شریک ہوا کرتے ہیں اور
میں ان کو ساتھ لے کر آیا ہوں۔ ذرا ظاہری آنکھیں بند کر کے ان کی زیارت
فرمائیں۔ حضرت داؤد نے جب اپنی ظاہری آنکھوں کو بند کر کے باطنی آنکھوں

Marfat.com

سے ملاحظہ فرمایا تو اس میں انبیاء و رسل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین، شہدائے کربلا، اصحاب کبار، حضرت میراں غوث اعظم و دیگر اولیاء اللہ و اکابرین ملت کو برات میں حاضر دیکھ کر حیرت زدہ ہو کر بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو آپ چھلانگ لگا کر ایک دیوار پر چڑھ گئے۔ وہ دیوار آپ کے زیر تصرف ایک تیز و طرار گھوڑے کی طرح حرکت کر رہی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت داؤد رحمتہ اللہ علیہ نے بڑی لجاجت اور پیار سے فرمایا کہ فقیروں کو اس قدر غصہ میں نہیں آنا چاہیئے۔ دیوار سے نیچے تشریف لے آئیں۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔ حضرت داؤد رحمتہ اللہ علیہ کے ان کلمات کا اثر حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ پر بڑا ہوا اور آپ مسکراتے ہوئے دیوار سے نیچے اتر آئے اور حضرت داؤد کو بڑے ادب سے فرمایا کہ حضرت میں برات تو ساتھ لایا تھا اور سواری کی مجھے حاجت نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ کی رحمت سے ہر چیز میرے تصرف میں ہے۔

حضرت داؤد رحمتہ اللہ علیہ کا زیارت رسول پاک ﷺ کے لیے جانا اور وہاں حال

تھا۔ آپ نے یہ شعر پڑھا۔

برات آمد چوں لیلۃ القدر
منور شد دلم چوں لیلۃ البدر

ترجمہ: اے شاہ بدر تیری برات۔ سبحان اللہ اس طرح آئی ہے
جیسے لیلۃ القدر کی رات۔ یعنی جس طرح لیلۃ القدر کی رات
ملائکہ زمین پر اترتے ہیں اس طرح تیری برات کے ساتھ [illegible]
تھے جن کو دیکھ کر ہمارے دل اس طرح نور سے بھر گئے [illegible]
کے چاند کی روشنی اور نور سے ہر چیز نور سے دیدار [illegible]

Marfat.com

تشریح : لیلۃ القدر ایک اندھیری رات ہے ۔جب دنیا اندھیرے میں ہوتی ہے تو ملائکہ اور ارواح مبارکہ جو اندھیرے کو بہت پسند کرتے ہیں، زمین پر اُتر آتے ہیں ۔ روایت ہے کہ جب سورج سطح زمین پر روشن ہوا تو ملائکہ اور ارواح اس وقت زمین پر آباد تھے ۔سورج کی روشنی سے ڈر کر اس کے آگے آگے بھاگتے گئے ۔جب ساری زمین منور ہو گئی تو آسمان پر چڑھ گئے ۔اب ہر سال ستائیس رمضان کو زمین پر دوبارہ آکر اپنی حمد و ثنا میں صبح تک مصروف رہتے ہیں اور پھر آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں ۔اس طرح ساری رات عبادت میں مصروف رہتے ہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ سورج سطح زمین پر ۲۸ رمضان کو چمکا تھا اور قرآن عظیم کا نور ستائیس کی شب کو نازل ہوا ۔ اس طرح یہ نور ظاہری اور باطنی لگاتار اس مبارک ساعتوں میں نازل ہوئے ہیں اور ملائکہ اور ارواح اپنی عادت کے بموجب ہر سال اس مبارک ساعت میں حمد پاک باری تعالیٰ ارض زمین پر اتر کر دیگر کائنات کے ساتھ مل کر سرانجام دیتے ہیں کیونکہ اللہ کو اجتماعیت بڑی پسند ہے ۔

لیلۃ البدر چودھویں رات کو کہتے ہیں ۔اس رات چاند اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ زمین کو ساری رات منور رکھتا ہے ۔عابد اور دیگر کائنات عالم چاند کی روشنی کی سحر کاری میں ڈوب کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے اپنے دل روشن کر لیتی ہے اور اس طرح انسان نیک اطوار، خوش خصال بن جاتا ہے ۔کیونکہ دل کی روشنی اس کو تازگی اور فرحت بخشتی ہے ۔

ما با ہمہ میوحیاں تسبیح گویاں
سلاماً ھیٰ حتیٰ مطلع الفجر

Marfat.com

ترجمہ: ہم نے اُن تسبیح اور ذات باری تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والوں کے ساتھ مل کر ذات باری تعالیٰ کی حمد اس طرح بیان کی کہ صبح نمودار ہوگئی۔ یعنی ذات میں سے تاریکی اور ضلالت ختم ہوگئی اور صبح اپنی پوری نورانیت کے ساتھ نمودار ہوگئی ہے۔

تشریح۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا بیان کرتا ہے تو ارواح اور ملائکہ کے تقرب کی وجہ سے اس کی حمد اور ثنا رعلد دربار خداوندی میں حاضری کی راہ پاتی ہے۔ اس وجہ سے اس کی بندگی منظور ہو جاتی ہے اور ذات میں کفر و شرک کا اندھیرا چھٹ جاتا ہے اور ایمان و اسلام کا نور پھیل جاتا ہے۔

حضرت داؤد بخاری اپنے صاحب فضیلیت داماد سے بہت خوش ہوئے اور ضروری رسومات نکاح ادا کردی گئیں۔ جب حضرت شاہ بدر اپنی بیوی سے ملاقات کو گئے تو واپس آ گئے کہ شاید یہ کوئی اور عورت ہے۔ حضرت شہاب الدین داؤد بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میاں دولہا کیا بات ہے اپنی دلہن کو ملتے نہیں آپ نے کہا کہ حضرت آپ نے جو عورت کا دیا تھا یہ وہ نہیں ہے اس پر حضرت داؤد رحمتہ اللہ علیہ مسکرائے اور بتایا کہ برخوردار یہ وہی ہے اس میں جو نقائص تھے وہ بھی درست ہیں۔ وہ اس طرح کہ یہ جنی ذات سے پیدا ہوئی ہے اس نے کسی آدمی کی شکل تک نہیں دیکھی ہے اس وجہ سے میں نے اس کو اندھی کہا تھا باہر چل کر نہیں گئی۔ اس واسطے یہ معاملہ ہے ان شریعت کے سوا کوئی دیگر بات نہیں ہے اس وجہ سے یہ بالکل ٹھیک ہے نہ کسی غیر مرد و عورت سے بات کی ہے اس لئے یہ زبان سے گونگی

Marfat.com

ہے حضرت شاہ بدر رحمتہ اللہ علیہ ان کی اس صفات کا سن کر بہت خوش ہوئے حضرت مائی صاحبہ کو بیاں کر شاہیاں شریف لے آئے آپ کے اس عارفہ کاملہ مائی صاحبہ سے چار فرزند اور ایک بی بی ہوئی جو بڑی صاحب فضیلت تھی، پیدا ہوئے ان کی اولاد کا ذکر ان کے اپنے مقام پر آئے گا۔

شاہ بدر دیوانؒ کے ہندوستان میں آنے کی وجوہات

اگر ہم حضرت شاہ بدر دیوانؒ کی سوانح حیات اور ان کے صاحب بصیرت بیٹوں، پوتوں اور اُن کی اولاد کے کارہائے نمایاں کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو چند اہم امور کو سرانجام دینے کے لئے خاص طور پر ہندوستان میں روانہ کیا گیا تھا اور جیسا کہ ہم سابقہ اوراق میں بیان کر چکے ہیں کہ آپ نے لاہور، امرتسر، بٹالہ میں رہ کر تبلیغ دین کے ذریعہ بے شمار لوگوں کو حلقہ اسلام میں داخل فرمایا تھا اور لاکھوں مسلمانوں کو اسلام کے روح پرور اسرار و رموز سے مطلع فرمایا جن لوگوں نے حضرت شاہ بدر دیوانؒ یا ان کے صاحب بصیرت فرزندان اور ان کی اولاد اطہار کے ہاتھوں اسلام کا کلمہ توحید پڑھا یا ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اُن کی اولاد آج تک سادات شاہیاں شریف کی مریدی میں داخل ہے۔ اس طرح حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ کے ذریعہ ہندوستان سے بے شمار لوگوں کو کلمہ توحید یا معرفت اسلام حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ اور بہت سے امور میں بھی نوع انسان کو فیض و برکات حاصل ہوئیں۔

Marfat.com

پہلی دلیل حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ولایت ہند دوبارہ عنایت فرمادی اور کفار کو ایسی ذلت آمیز شکست ہوئی کہ وہ تیس صدیاں کسی میدان میں نکلنے کی جرأت نہ کرسکا۔ یہ سب کچھ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ کی دعا کا نتیجہ تھا

دوسری وجہ آپ کے ہندوستان تشریف لانے کی دوسری وجہ آپ کو حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری مجاہد اعظم تحریک ختم نبوت اور بانی تحریک احرار اسلام پارٹی، کی زبانی سنواتے ہیں۔ ۱۹۴۵ء میں حضرت شاہ صاحب قبلہ اپنے تحریک کے سلسلہ میں مثانیاں شریف تشریف لائے تھے۔ قصبہ مثانیاں کو یہ شرف ہے کہ شاہ صاحب کی تحریک ختم نبوت کا ہدف یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کے آباؤ اجداد مثانیاں شریف کے اولیاء اللہ کے ارادت مندوں میں سے تھے۔ شاید ایک دو مرزا صاحب کی اہل خاندان بیبیاں بھی سادات مثانیاں کے گھر میں تھیں اور وہ صاحب اولاد ہوئی ہیں۔ نیز قادیان ایک سٹیٹ کی شکل محض مثانیاں شریف کی مخالفت اور محاصرت کی وجہ سے نہ بن سکی۔ کیونکہ مثانیاں شریف کے مرید ین ان مواضعات میں آباد تھے جو قادیانی سٹیٹ میں لئے جانے والے تھے۔ مثانیاں شریف کے اولوالعزم مبلغ دین، پیر طریقت شارح حقیقت رات دن اپنے مریدین کو مرزا قادیانی کے کذب اور افترا کے بارے میں وعظ اور تلقین فرماتے تھے۔ اس کی خبر قبلہ شاہ صاحب کو معلوم تھی۔ چنانچہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری جب اپنے مشن کی تکمیل کے سلسلہ میں لاہور آئے تو وہاں سے مثانیاں شریف آئے تھے۔ غالباً یہ بارہ ربیع الاول کا دن تھا۔ اس دن عرس مبارک سید شاہ بدر دیوان کا ہوتا ہے۔ عرس میں تمام ہندوستان سے لوگ آکر شرکت کرتے

Marfat.com

تھے۔ چنانچہ شاہ صاحب کے لئے بھی اپنا پیغام پہنچانے کا یہ اچھا موقعہ تھا
آپ جب تشریف لائے تو آپ نے اوّلین کام دربار شاہ بدر دلیوان پر حاضری
دی اور فاتحہ پڑھی۔ اور جب حسب پروگرام نماز عشاء کے بعد اپنی تقریر
کا آغاز کیا تو جو کلمات انہوں نے اپنی تقریر کے آغاز میں ادا فرمائے وہ ان
کے علم معرفت اور عرفان کے بارے میں روشن دلیل ہے۔ آپ نے اپنی تقریر
کا آغاز آیات قرآنِ حکیم اور احادیث پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کیا اور آپ نے فرمایا۔ "بھائیو! میں عقیدۃً غیر مقلد ہوں۔ میرے عقیدہ میں
اولیاء اللہ کی بعد از وصال کسی قسم کی دستگیری یا راہنمائی ممکن نہیں ہے اور
نہ ہی میں کسی آدمی کے علم غیب یا پیش گوئی کا قائل ہوں۔ مگر اس مزار والے
اولیاء اللہ پر جب سے حاضر ہوا ہوں میرے دل میں کچھ عجیب قسم کا
اضطراب اور ہیجان ہے۔ میں نے ہندوستان اور دیگر ممالک میں بے شمار
اولیاء اللہ کے درباروں پر حاضری دی ہے۔ مگر جو بات مجھے یہاں عجیب
نظر آئی ہے وہ ایسی ہے کہ جو دیگر مزارات پر نہیں ہے۔ وہ یہ کہ خاتم النبیین
والی قرآنی آیات اور سلسلہ نبوت کی قاطع احادیث مزار شریف کی دیوڑی کی
دہلیز والی دیوار پر لکھی ہوئی ہیں۔ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّن۔ پوری
آیت کریمہ دائیں طرف لکھی ہوئی تھی اور لَا نَبِیَّ بَعْدِی بائیں طرف لکھی
ہوئی تھی، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اس مزار والے ولی اللہ کو آج سے
۵۰۰ سال پہلے علم تھا کہ اس خطہ میں ایک جھوٹا مدعی نبوت اور رسالت پیدا
ہوگا۔ اس کا ازالہ از قرآن اور حدیث ضروری خیال کرتے ہوئے مزار کی عا
گذرگاہ پر لکھ دیا گیا تاکہ لوگ اس ہدایت سے مستفید ہوں۔ اس سے او
زیادہ کرامت کیا ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

شاہ صاحب نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ ایسا انتظام کریں کہ ایک آدمی صرف یہاں کھڑا کریں جو ہر زائر کو ایک چھڑی کے اشارہ سے ان احکام کی طرف رجوع کروائے۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت شاہ بدر دیوان مثانیاں شریف والی سرکار نے بغداد سے آکر قصبہ مثانیاں شریف میں ڈیرہ کسی حکم اور اجازت سے لگایا تھا۔ اور بغداد سے کسی مشن پر ہندوستان میں تشریف لائے تھے جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پورے ہوئے۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ جب شہنشاہ اکبر اور اس کے وزیروں نے گمراہ ہو کر لوگوں کو صراط مستقیم سے دور لے جانے کے لئے اپنا خود ساختہ دین الٰہی جاری کیا۔ پھر اس کا پرچار شروع کیا تو اس وقت حضرت بابا شاہ بدر دیوان، اس کے اہل بصیرت بیٹوں، مریدین نے گلی گلی، کوچہ کوچہ میں جا کر دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کی تبلیغ کر کے عوام الناس کو اس فتنہ سے آگاہ فرمایا تھا اور لوگ اس تبلیغ کے طفیل اپنے دین وایمان کو سلامت رکھ سکے۔ بلکہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدافعت میں اٹھ کھڑے ہوئے۔

پنجاب اور دیگر علاقوں میں اولاد حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ پانچ صدیوں سے تبلیغ دین میں مصروف ہے۔ پشت در پشت اس تبلیغ دین کو اپنا شعار قرار دے کر ملک کے کونہ کونہ میں جا کر عوام الناس کو درس توحید اور دیگر ارکان دین سے بہرہ ور کر رہے ہیں۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ کے فرمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا فرض جان تصور کر کے دنیا کو ٹھوکر [illegible] کے لئے مصروف کار ہیں۔ چنانچہ پانچ صدیاں گذر جانے پر بھی ان کے حال و قال میں فرق نہیں آیا۔ کوئی دنیاوی مال اور [illegible] نہیں لی ہے [illegible]

Marfat.com

اور تنگدستی میں صبر اور شکر کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے خون اور پسینہ سے پیدا شدہ فضل، جھوٹے نبی اور ولی اور مبلغ دین، بڑے بڑے القابات اور اشتہاروں سے دنیا اکٹھی کر رہے ہیں۔ ایک تقریر کا ہزاروں روپیہ وصول کرتے ہیں اور جہاں جاتے ہیں چاروں طرف سے دنیا سمیٹتے ہیں۔ بہت سے ملنگ سبز پیراہن پہنا کر چھوڑ دیتے ہیں جو سادہ لوح دیہاتیوں کو پیر صاحب کے خود ساختہ قصے اور کہانیاں سنا کر مرعوب کر لیتے ہیں۔ پیر صاحب خود لوگوں کو آوازیں دے کر اپنا مرید اور بالکہ بناتے ہیں۔ پھر اُس کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں۔ مگر یہ بات اولادِ شاہ بدر میں ہرگز نہیں ہے۔ اس وجہ سے پنجاب میں خصوصاً اور دیگر علاقوں کے عوام عموماً دینی اور رفاعی کاموں میں بڑے صدق یقیں سے حصہ لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ اولاد شاہ بدر دیوان کا کارنامہ ہے کہ انہوں نے تبلیغ دین کے ذریعہ سے اہل اسلام کو اپنے دین پر قائم رکھا ہے۔

وصال

حضرت شاہ بدر دیوانؒ نے بڑی لمبی عمر پائی۔ مشہور ہے کہ آپ نے سات بادشاہوں کا عہد دیکھا تھا۔ اس حساب سے آپ عہد اکبری یا جہانگیری میں وصال کر گئے۔ آپ کے سن وصال میں کئی روایات ہیں۔ خزینۃ الاولیاء کا مؤلف مفتی غلام سرور لاہوری آپ کا سن وصال ۱۰۱۸ھ بیان کرتا ہے اس نے ایک شعر اپنی تالیف خزینۃ الاولیاء میں بطور سند پیش کیا ہے۔ مثلاً

چوں بدرالدین از دنیائے فانی
سفر در زیدہ و شد روشن بجنت
۱۰۱۸ھ

Marfat.com

رسالہ وفیات الاخیار از مولانا محمد احسن چشتی نے بھی اپنی تالیف میں ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۰۱۸ھ لکھی ہے۔ اور یہ ہی درست ہے۔ دیگر

رقم کن فضل حق یا شیخ حق
۱۰۱۸ھ ۱۰۱۸ھ

دگر سید ولی یا بدر الکرامت
۱۰۱۸ھ

مگر حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ کا شجرہ نسب سید احمد حسین بن سید علی حسن شاہ صاحب گیلانی نے بھی تالیف کر کے چھپوایا ہے۔ شاہ صاحب موصوف نے اپنی تالیف باغ بدر میں حضرت شاہ بدر کا وصال ۱۲ ربیع الاوّل سنہ ۹۶۱ھ فرمایا ہے جو دیگر ریکارڈ سے مختلف ہے۔

حضرت سید فیض محمد بن حافظ سید محمد گیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اولاد سید شاہ بدر دیوان کا شجرہ بنام "گلستان بدر" تالیف فرمایا تھا۔ سید فیض محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا تالیف شدہ شجرہ ایک شاہکار تالیف ہے۔ دراصل آپ نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے کوائف جمع کر کے چھپوائے تھے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔ حضرت شاہ صاحب نے سید شاہ بدر دیوان کا سن وصال تحریر نہیں فرمایا۔

دیگر۔ حضرت مولانا محمد احسن چشتی صابری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "وفیات الاخیار" میں بھی حضرت غلام سرور لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کا ہی بیان شدہ سن وصال بتایا ہے۔ بلکہ مفتی صاحب نے صرف سال کا ذکر کرنے پر اکتفار کیا تھا۔ مگر مولانا محمد احسن چشتی صاحب نے ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۰۱۸ھ تحریر کیا ہے جو قرین قیاس ہے اور درست ہے۔ اس طرح حضرت شاہ بدر اپنے آخری ایام میں بابا شاہ بدر مشہور اور معروف تھے۔

Marfat.com

اس حساب سے یعنی تاریخ ولادت پاک سے لے کر یعنی ۸۰۷ھ سے ۱۰۱۸ھ تک تقریباً ۲۱۱ سال عمر بنتی ہے۔ اس طرح اندازاً آپ نے ۱۰۰ سال تک ہندوستان کے لوگوں کو رشد و ہدایت کرتے ہوئے گذار دیئے تھے۔

اولاد امجاد

حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے بی بی مرصعہ رحمتہ اللہ علیہ کے بطن پاک سے چار لڑکے حضرت سید شاہ علی صابرؒ، حضرت سید محمد لطیف، حضرت سید محمد صادق حضرت سید حبیب اللہ اور ایک لڑکی حضرت سیدہ فاطمہ المعروف بی بی پاک دامن رحمتہ اللہ علیہا پیدا ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ سید احمد حسن بن علی حسن گیلانی مؤلف "باغ بدر" نے تحریر کیا کہ حضرت شاہ بدر دیوان کا ایک لڑکا سید شہاب الدین حامد الہیٰ بغداد میں تھا اور اس کی وہاں اولاد بھی ہے۔

حضرت شاہ بدر دیوانؒ رحمتہ اللہ علیہ بہت خوش قسمت اولیاء اللہ میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بڑے صاحب بصیرت، عالم، فاضل، نیک باعمل، صالح اور صاحب نظر فرزند عطا فرمائے جنہوں نے حضرت شاہ بدر دیوانؒ کے نہ صرف مشن کو جاری رکھا بلکہ اس میں کچھ اضافے بھی کئے سید شاہ علی صابر آپ کے بڑے صاحب زادے تھے جو بہت ہی متوکل اور صابر و شاکر تھے۔ حضرت شاہ بدر عموماً اُن کو صابر کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔ آپ کو یہ لقب بہت پسند آیا اور اپنے نام کے ساتھ لگا کر علی صابر مشہور ہو گئے۔

علاوہ ازیں حضرت شاہ بدر دیوان کا پوتا یعنی حضرت شاہ عبدالشکو

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ بدر دیوان کی بیعت کر کے آپ کی راہنمائی میں ولایت میں داخل ہو گیا۔ سید عبدالشکور اپنی علمی اور تبلیغی مشن کے اعتبار سے اپنے جد حضرت عماد الدین صالح نصر تھا۔ جو بیک وقت گدڑی پوش بھی تھا اور مملکت اسلامیہ کا قاضی القضاۃ بھی تھا۔ اگر یہ بات درست تسلیم کر لی جائے کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی، محبوب سبحانی، قطب ربانی کے مشن کو عالم اسلام میں پھیلانے کا سہرا سید عماد الدین صالح نصر رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہے تو اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ ولایت ہند میں جاری کرنے اور اُسے شہرت سے ہمکنار کرنے کا سہرا بھی سید عبدالشکورؒ بن سید شاہ علیؒ صابر رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہے۔ ان سب حالات اور واقعات کا ذکر ہم اس کے مقام پر کریں گے۔ یہاں تو صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ حضرت شاہ بدر دیوان نے جو خواب بغداد میں دیکھا تھا اس کی تعبیر آپ نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائی۔ بیٹے اور پوتے ولی اور صاحب نظر دیکھے اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

خوش نصیب اور قابل صد مبارک باد ہیں وہ اللہ والے جن کی اولاد نہ صرف صالح ہوئی بلکہ اُن کے مشن کو مزید ترقی اور زینت بخشنے کے قابل بھی ہوئی جیسے اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام اولاد حضرت ابوطالبؓ، اولاد حضرت امام حسن علیہ السلام، اولاد حضرت امام حسین علیہ السلام، اولاد حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان اللہ والوں نے اپنی زندگیاں اللہ اور اُس کے دین کی تبلیغ کرنے میں صرف کر دیں اور دنیائے عالم میں اسلام کا بول بالا کر دکھایا۔

جزاک اللہ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
جَدِّہِ الطَّیِّبِیْنَ وَالطَّاہِرِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَوْلِیَاءِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ط

حضرت سیّدہ فاطمہ صغریٰ المعروف بی بی پاکدامن رحمتہ اللہ علیہا

روایت ہے کہ آپ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ صغریٰ المعروف بی بی پاکدامنؒ جو اپنی والدہ ماجدہ کی طرح بڑی عابدہ، زاہدہ، عارفہ کاملہ، نیک سیرت، خوش اطوار اور نیک خصائل تھی، آپ نے اُس کی شادی اپنی بیوی کے اقربا یعنی حضرت شہاب الدین داؤد بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے اقربا میں منسوب کر دی اور شادی کی تاریخ ٹھہرا دی۔ مقررشدہ تاریخ کو دولہا بارات لے کر آیا اور ضروری رسومات کے بعد نکاح پڑھ دیا گیا۔ جب دوسرے دن صبح کو رخصتی کر دی گئی اور آبادی سے باہر یعنی ڈیرہ شاہ بدر رحمتہ اللہ علیہ سے تھوڑے فاصلہ پر ڈولی رکھ دی گئی تاکہ دولہن کے اقربا اُن سے مل کر اسے رخصت کر دیں۔ اس موقع پر خدا معلوم کیا بات ہوئی کہ اللہ کے حکم سے دولہن کا ڈولا زمین میں جذب ہو گیا۔ صرف اس کا تھوڑا سا کپڑا باہر نظر آتا تھا جس پر بابا جی نے پیار اور دعا دی اور

Marfat.com

وہ بھی غائب ہوگیا۔ اس اسرار پر سے پردہ نہیں اٹھایا گیا کہ اصل واقعہ کیا تھا۔ صرف ایک بات پر عمل کرنے کی ہدایت ہمارے بزرگ پشت در پشت اپنے اہل خانہ کو کرتے آئے ہیں جو اس سانحہ کے بعد حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے صاحب بصیرت اور ہدایت یافتہ فرزندان کو فرمائی تھی۔

فرمان حضرت شاہ بدر دیوان

اس موقع پر حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ہدایت یافتہ فرزندان کو جو نصیحت فرمائی وہ کچھ اس قسم کی تھی۔

"خبردار ہو جاؤ۔ میری اس نصیحت کو اچھی طرح سن لو کہ آئندہ تم اپنی بیٹی کا رشتہ اپنوں میں دینا۔ باہر کے کسی غیر برادری یا نامحرم کو ہرگز نہ دینا۔ یہ تمہارے لئے باعث برکت اور عزت اور وقار کا موجب ہوگی۔ اس بات کو سوچو، غور کرو اور عمل کرو۔ بس یہی تمہاری آزمائش اور امتحان کا عمل ہے۔"

ہدایت پر عمل

اس ہدایت پر حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد پوری طرح عمل پیرا ہے۔ ہم اس کو بھی ایک مذہبی عقیدہ یا ایمان کا ایک جزو بنائے ہوئے ہیں۔ اس نیک عمل کے نتیجہ میں اولاد شاہ بدر دیوان رح اللہ تبارک و تعالیٰ کی خیر و برکات سے فیض یاب ہوتی رہی ہے۔

اثرات

اس ہدایت پر عمل کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اولاد شاہ بدر دیوان رح کو بہت سی برکات سے نوازا ہے۔ باطنی فوائد اور عوامل کو چھوڑ کر صرف ظاہری اثرات کو دیکھا جائے تو اُن کا شمار

Marfat.com

ممکن نہیں ہے ۔ ان میں سے خاص خاص اثرات اور برکات کا ذکر ہم درج ذیل سطور میں کریں گے ۔

۱۔ سادات مثانیاں میں ناکام شادیاں بہت ہی کم یا نہ ہونے کے برابر ہیں یعنی چار صد یوں میں ناکام شادیاں صرف تین چار ہیں ، وہ بھی مرد حضرات کی کج خلقی ، غصہ اور طیش کا نتیجہ تھیں یا دوسرے فریق نے اپنی اَنا کا مسئلہ بنا لیا تھا ۔ ورنہ ان پر قابو پایا جا سکتا تھا ۔

۲۔ خون کی آمیزش سے پاک اور طہارت نسبی کی وجہ سے اولاد شاہ بدر دیوان رح بڑی پارسا ، ہدایت یافتہ ، متقی اور پرہیز گار رہی ۔ نجیب الطرفین ہونا ایک بہت بڑا وصف ہے ۔ بنی نوع انسان میں صُلبی اور رحمی اثرات قدرت کی طرف سے ودیعت فرمائے جاتے ہیں ۔ تاریخ عالم اسلام میں جو بڑے بڑے صالحین پیدا ہوئے ہیں ان میں بیشتر خصائل اور محاسن موروثی طور پر پائے جاتے تھے ۔ ان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا ، حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، حضرت حسنین کریمین علیہ السلام حضرت عبداللہ محض بن حسن رضی اللہ تعالیٰ ، حضرت امام باقر علیہ السلام ، حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ ، حضرت شاہ بدر دیوان اور اُن کی اولاد اطہار رضوان اللہ علیہ خاص طور پر قابل ذکر ہے ۔

۲۔ طالب علم جو مسائل اور معارف اسلام عمر کا ایک حصہ صرف کر کے حاصل کرتے ہیں ۔ وہ تمام مسائل اور معارف مثانیاں شریف کا بچہ اپنی والدہ کی آپ بیتیوں ، کہانیوں اور لوریوں میں یاد کر لیتا ہے اور جو کچھ کتب سیَر و اسلامیات میں درج ہے وہ ہمارا بچہ گھر پر والد کے عام علم و عمل سے ہی واقف ہو جاتا ہے ۔ اس لئے سادات مثانیاں کی ابتداء علم طریقت سے

Marfat.com

شروع ہوتی ہے۔ علم شریعت تو وہ بچپن میں ہی پڑھ لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چار صدیاں تک اولاد شاہ بدر میں لاتعداد اولیاء اللہ، پیر، قلندر، عارف اور صاحب نظر پیدا ہوئے اور مخلوق خدا کو ہدایت کرنے میں مصروف رہے۔

۳۔ خون کی طہارت کی وجہ سے اولاد شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ بڑی سادہ مزاج، فقیر صفات، متوکل، صابر، شاکر، مخیر اور حلیم الطبع پیدا ہوتی رہی ہے۔

۴۔ عزیزوں، رشتہ داروں میں بہت قریبی اور خاندانی رطب اور ایک دوسرے سے ہم آہنگی ہونے کی وجہ سے باہمی اتحاد، محبت دکھ درد میں ایک دوسرے کی شراکت، جود و کرم، آپس میں بہتری اور محبت و اخوت کا اظہار ایسے خصائل تھے کہ سالکین کو برسوں کی ریاضت اور عبادت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے بزرگ طمع، بغض، عناد، حرص اور رقابت سے خالی تھے اور باہمی راز و نیاز اور ذکر و فکر میں مشارکت کی وجہ سے ظاہری فخر و نمائش یا دوسرے برے افعال سے بالکل پاک تھے۔ اس وجہ سے بڑے صاف گو، بھولے، سادہ اور نیک دل و پاک طینت تھے۔ اس وجہ مستجاب الدعا سیف زبان اور خدا رسیدہ ولی کامل ہوتے تھے۔

گاؤں میں شادیوں کا سب سے بڑا فائدہ جو زیادہ بصیرت افروز اور دوررس نتائج کا حامل تھا۔ وہ یہ تھا کہ باہر کے نامحرم اور دیگر ذات صفات کے افراد پردہ نشیں مستورات سے دور رہتے اور اس طرح اسلام میں پردہ کا جو اہم ترین رکن ہے اس پر خود بخود عمل ہوتا رہتا اور اس کے لامحدود اجر و ثواب سے اہل مثانیاں فیض یاب ہوتے رہتے تھے۔ علاوہ ازیں جو دیگر دیہات میں شادیوں پر ہزاروں روپے کے سفری اخراجات، تکالیف، حادثات اور وقت کا ضیاع سے محفوظ رہتے تھے۔

Marfat.com

ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے بچوں کو یہ بات ذہن نشین کروا دیں کہ بیرون خاندان سے جو سب سے زیادہ نقصان دہ پہلو ہے وہ اہل خانہ کا غیروں کے ربط و ملت سے ذلیل ہونے کے خطرہ سے لاحق ہے۔ مثال کے طور پر کسی کا بیٹا یا بیٹی کسی غیر خاندان یا غیر سید سے شادی کر لیتا ہے۔ وہ ایسے جرم کا مرتکب ہوا ہے کہ اُس کی ماں، بہن، دیگر اقرباء اس غیر کے سامنے بے پردہ اور ذلیل ہوئیں۔ یا وہ لڑکا یا لڑکی ہمارے خاندان میں اپنی اصلی قدر و قیمت نہ حاصل کر سکی۔ اس کی اولاد بھی حقیر اور ذلالت میں ڈوبی ہوئی ہوگی جو بالکل بے سہارا اور اجنبی ہوگی۔ اس لئے اُسے اپنے خاندان سے باہر جانے کا خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ یہی شاہ بدر دیوان کا بصیرت افروز حکم تھا جو آپ نے باطنی اشارہ سے اپنے بیٹوں کو دیا تھا۔

اس بات پر تمام حکماء، فلاسفر، مؤرخ، ڈاکٹر حضرات متفق ہیں کہ اعلیٰ نسبی کے اثرات مخلوط نسل کی نسبت زیادہ یقینی ہوتے ہیں۔ اُن کا قول واقعی درست ہے۔ کیونکہ پھولوں، پھلوں، پرندوں، جانوروں میں اچھی یا بُری خصوصیات اُن کی اولاد میں منتقل ہوتی رہتی ہیں مثلاً

بھینس تیلی کی زیادہ دودھ دیتی ہے۔

ولایتی مرغی انڈے زیادہ دیتی ہے۔

کھجور بصرہ کی زیادہ میٹھی اور خوبصورت ہوتی ہے، آم انور ریٹول زیادہ خوش ذائقہ اور خوشبو دار ہوتا ہے۔ مگر انسان کی پیدائش بھی تو اولاد آدم کے ناطے سے یکساں نہیں ہے۔ کافر مرد یا کافر عورت کی اولاد، صالح مرد یا عورت کی اولاد سے کم روحانی مدارج کی پیدا ہوگی۔ نیک اور صالح مرد اور عورت کی اولاد اور کچھ نہیں تو صالح تو ضرور ہوگی اور یہ بات قابل ترقی درجات ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ ربّ العٰلمین ۔ الصلوٰۃ والسّلام علیک یارسول اللہ وٰالک واصحابک یا سیّدی یاحبیب اللہ وبارک وسلّم علیہ ۔

کرامات حضرت شاہ بدر دیوان رح

حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ سرکار رشانیاں شریف کی کچھ کرامات اور فرق عادات کے بارے میں سابقہ اوراق میں ذکر ہو چکا ہے ۔ مگر پھر بھی آپ کی کرامات کا بیان تشنۂ تکمیل رہا ہے ۔ اس لئے آپ کی ذات والا صفات سے ظاہر ہونے والی چند اور کرامات اور فرق عادت واقعات کا ذکر ضروری خیال کرتے ہوئے کچھ مزید واقعات کا تذکرہ برائے استفادہ پیش ہے ۔ اُمید ہے کہ قارئین کرام اس کو پڑھ کر لطف اندوز ہوں گے ۔ انشاء اللہ ۔ کرامات اور فرق عادات واقعات کا ذکر کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ان کی وضاحت کر دی جائے تاکہ قارئین اس ضمن میں پوری طرح واقفیت حاصل کرنے کے بعد علم وعرفان کو سمجھ سکیں کہ کرامات ، فرق عادات ، تصرفات اور معجزات کیا ہوتے ہیں ۔ کیونکہ یہ علم تصوف کی اصطلاحات ہیں ۔

معجزہ معجزہ صرف نبی یا رسول سے ظاہر ہوتا ہے ۔ یعنی نبی یا رسول اپنی نبوت یا رسالت اور اپنی بات کو سچ اور ٹھیک ظاہر

Marfat.com

کرنے کے لئے جو عام رواج یا عادت الٰہیہ یا اصول فطرت کے خلاف کوئی کام کر کے عوام کو اپنی ذات کو دیگر لوگوں سے الگ اپنا امتیاز کرواتا ہے۔ وہ معجزہ ہوتا ہے۔ جیسے سطح آب پر چلنا۔ آگ کا گلزار بن جانا، درخت کا چلنا، سورج کا واپس آنا، چاند کا دو ٹکڑے ہو کر پھر جڑ جانا وغیرہ وغیرہ سب معجزات ہیں۔

خرقِ عادات خرقِ عادات واقعات انبیاء، رُسل، اوصیاء، اولیاء سے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً کھجوروں کا بہت جلد پھل دینا، ستون کا باتیں کرنا، جانوروں کا باتیں کرنا، مردوں کا زندہ ہونا بے دھڑ سر کا تلاوت قرآن الحکیم کرنا۔ دست غیب کا ظاہر ہونا، نوشتہ دیوار ہونا۔ شیر اور دیگر درندوں کا پاسبانی کرنا۔ صحرا میں سے سامان خورد و نوش مل جانا۔ دیوار کا مثل گھوڑے کے دوڑنا۔ مرغی کا سانپ کو کھا جانا وغیرہ یعنی جو واقعات اصول فطرت الٰہیہ کے خلاف مکانی یا زمانی طور پر ظاہر ہوں وہ خرقِ عادت ہوتا ہے۔

کرامت اور خرقِ عادت میں فرق

کرامت کرامت کو صرف اللہ تعالیٰ کے نیک بندے بلا مقصد اور طلب ظاہر کر دیتے ہیں۔ یعنی اولیاء اللہ کا کرامت دکھانے کا قصد نہیں ہوتا بلکہ اُن کے روحانی مقام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُن کے فرمان کی وجہ سے عادت الٰہیہ کے خلاف واقعہ ظاہر کر دیتا ہے۔ یہ کرامت ہے۔

خرقِ عادت اگر کوئی کرامت قصداً دکھائی جائے تو یہ خرقِ عادت واقعہ

Marfat.com

ہوگا - اس میں اولیاء اللہ کی مرضی اور عمل کو دخل ہوتا ہے - یعنی کرامت اولیاء اللہ سے ظاہر واقع کو کہتے اور معجزہ انبیاء سے ظاہر واقعہ کو کہتے ہیں -

تصرف خرقِ عادت قصداً دکھائی جانے والی کرامت ہوتی ہے اور تصرف - اگر کسی چیز کو قصداً اولیاء اللہ اپنی مرضی اور ارادہ سے اپنے قبضہ میں کر کے اُس سے کام لیتی تو وہ تصرف ہے - مثلاً دیوار پر چڑھ کر اس کو دوڑانا، یہ تصرف ہے -

کرامت کی اقسام

کرامت کی دو اقسام ہیں - ۱- کرامت عامہ - ۲- کرامت خاصہ

کرامت عامہ اللہ نے اولاد آدم کو یہ اختیار عطا کر رکھا ہے کہ یہ کرامت بتقاضائے خداوندی "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ" کے حکم کے تحت ہے - کرامت دکھا سکتا ہے چنانچہ کرامت ہر شخص حسب استعداد ظاہر کر سکتا ہے - خواہ صاحب معاملہ ہو یا نہ ہو - یا وہ باخبر ہو یا نہ ہو - اس کا صاحب ایمان ہونا بھی شرط نہیں ہے -

کرامت عامہ کی اقسام کرامت عامہ کی پھر دو اقسام ہیں
۱- مُونَث - ۲- استدراج

مُونَث اگر کرامت عامہ کسی صاحب ایمان اور مومن سے ظاہر ہو تو اس کو مُونَث کہتے ہیں - بعض اوقات صاحب کرامت ولی اللہ خود حیران رہ جاتا ہے کہ یہ کرامت اُس سے کس طرح ظاہر ہو گئی - وہ تو اس لائق ہی نہ تھا - اس طرح اگر وہ اللہ کا شکر اور عاجزی کرنے لگے تو مقرب درگاہِ

Marfat.com

الٰہی بن جاتا ہے اور اگر اس کو اتفاقی امر کہے اور غرور اور تکبر کرے تو ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اس طرح عوام الناس سے مونت کا ظاہر ہونا ان کے لئے ایک بہت بڑے امتحان کا سبب بن جانے کا خطرہ ہے۔ نہیں اللہ تعالیٰ اپنے حفظ و امان اور سلامتی میں رکھے۔ آمین۔

استدراج

اگر کوئی کرامت کسی بے دین، مشرک یا کافر سے ظاہر ہو تو وہ استدراج کہلاتی ہے۔ یہ بھی اتفاقاً ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور استدراج بھی ہدایت بجانب اللہ تعالیٰ رجوع ہو کر صاحب ایمان بن جانے کا موجب یا پھر ہمیشہ کے لئے راندۂ درگاہ الٰہیہ بن جانے کا سبب ہو جاتی ہے۔ یعنی اگر کسی غیر مسلم نے اپنی عزت اور شان میں ترقی کی وجہ اللہ کا فضل خیال کر کے اس کی توحید اور رسالت پر یقین کر لیا تو مومنین کے زمرہ میں شامل ہو گیا ورنہ مشرکین کا سرکردہ بن کر کارِ شیطانی میں مصروف کار ہو کر دوزخی بن گیا۔ اللہ تعالیٰ ہر کسی کو ایمان نصیب کرے اور اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائے۔ آمین۔

کرامت عامہ کے اثرات

بعض اوقات کرامت عامہ کا بے دین لوگ اعتبار نہیں کرتے بلکہ ایک اتفاقی امر خیال کر کے صاحب کرامت کا مذاق اڑاتے ہیں اور بعض دفعہ کرامت عامہ کا پتہ ہی نہیں چلتا اور کرامت ظاہر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کرامت کے ظہور کا مشاہدہ کرنے کا کسی کو ادراک نہیں ہوتا اور کرامت کے ظہور کا مشاہدہ کرنے کے لئے اس کا ادراک ہونا بہت ضروری ہے۔

کرامت خاصہ

یہ کرامت صرف اولیاء اللہ، انبیاء اور رسولوں کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے جو تقاضائے خداوندی "اِنَّ اللّٰہَ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ" ۔ ترجمہ: اللہ اپنی رحمت سے

Marfat.com

جسے چاہتا ہے مخصوص کرتا ہے ۔

مطلب یہ ہوا کہ کرامت خاصہ کے لئے ذات باری تعالیٰ کا قرب بہت ضروری ہے ۔ مقربین درگاہِ الٰہی صرف اولیاء ، اوصیاء ، انبیاء اور رسول ہوتے ہیں ۔ ان سے ظاہر ہونے والے واقعات جو قدرت الٰہیہ کے خلاف ہوں، کرامت ، تصرف ، خرق عادت یا معجزہ کہلاتے ہیں اور یہ تمام باتیں لوگوں کو اللہ کی وحدانیت ، رسول کی حقانیت کو درست اور اس کو قبول کر کے دین اسلام میں داخل ہونے کی ترغیب دلانے کے لئے مقربین درگاہ الٰہیہ انہیں ظاہر کرتے ہیں ۔

کرامات ، تصرفات ، خرق عادات یا واقعات بعض اولیاء اللہ سے ان کی زندگی میں ظاہر ہوتے ہیں اور بعض اولیاء کو اللہ تعالیٰ اُن کے وصال کے بعد بھی ظاہر کرنے کی قوت اور طاقت عطا فرما دیتا ہے ۔ اس زمرہ میں بہت سے اہل مقبرہ اولیاء اللہ شامل ہیں ۔ لیکن بعض میں یہ طاقت بہت ہی زیادہ ہوتی ہے اور وہ اپنی قبروں سے نکل کر اپنے عقیدت مندوں اور محبوں کی دستگیری فرماتے ہیں ۔ جیسے انبیاء اور رسل میں سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات ، حضرت علی المرتضےٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ ، سید الشہدائے کربلاؓ ، امام حسن المجتبےٰؓ ، حضرت فاطمہ الزہرہؓ طیبہ ، طاہرہ ، حضرت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرات اوصیاء علیہ السلام ، حضرت علی ہجویریؒ ، میراں حسین ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ اور شاہ بدر دیوانؒ کی ذات بابرکات ہیں

حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ کو یہ خصوصیت

Marfat.com

حاصل ہے کہ آپ نے قبل از وصال اور بعد از وصال بے شمار کرامات خرق عادا
واقعات اور تصرفات کو ظاہر فرمایا ہے۔ مثلاً

۱۔ اَچل اور نہچل کی کھڑاؤں سے پٹائی۔
۲۔ علاقہ کی عورتوں کا چکی کے ذریعہ آٹا پیسنا۔
۳۔ لوٹا شریف میں سے پانی کبھی ختم نہ ہونا۔
۴۔ شمانیاں شریف میں مرکز تعلیم اسلام بنانا۔
۵۔ دیوار پر سوار ہو کر اُسے تازی گھوڑے کی مانند دوڑانا۔
۶۔ حضرت شہاب الدین داؤد بخاری رحمتہ اللہ علیہ کو زیارت رسول اللہؐ، انبیاء، اوصیاء، اولیاء اور غوث پاک اور دیگر بزرگوں سے مشرف کروانا۔
۷۔ آپ کے لئے زمینی فاصلوں کا مٹ جانا۔
۸۔ آپ کی لاڈلی بیٹی فاطمہ صغریٰ المعروف بی بی پاکدامن کے ڈولا کا زمین میں جذب ہو جانا۔
۹۔ آپ کا اپنے بیٹوں، پوتوں اور دیگر اولاد کو ان کے اعلیٰ اور ارفع مستقبل کی بشارت دینا۔
۱۰۔ اچل اور نہچل کو فیض یاب کرنا۔
۱۱۔ مسلمانوں کو دوبارہ بادشاہت عطا کرنا وغیرہ وغیرہ۔

بعد از وصال کرامات

چور کا تائب ہونا۔ یہ بات میرے اپنے مشاہدہ کی ہے کہ ایک دفعہ دُبا

Marfat.com

شریفہ پر خزانہ کو ایک تالا لگوا دیا گیا تاکہ روزانہ جو زائرین نذریں یا چڑھاوے دربار میں پیش کریں، اُن کو جمع کر کے دربار کی مرمت اور توسیع میں خرچ کیا جا سکے چنانچہ اس میں کچھ رقم جمع ہو گئی۔ ایک رات کو ایک اجنبی چور تالا کو توڑ کر خزانہ میں داخل ہو گیا۔ خزانہ میں داخل ہوتے ہی اس کے سب قویٰ معطل ہو گئے اور اس میں خزانہ سے باہر آنے کی سکت یا طاقت نہ رہی۔ اُس چور نے درد اور کرب کی وجہ سے چلانا شروع کر دیا۔ کچھ سالکین جو چلّہ خانوں میں محوِ ورد و ظائف تھے، اس کے پاس آئے اور احوال دریافت کیا۔ چور نے سب واقعہ بیان کیا اور خزانہ سے اُسے باہر نکالنے کے لئے منت و سماجت کرنے لگا۔ چنانچہ اس کو بصد مشکل خزانہ سے باہر نکال کر اس کے گھر بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد وہ چوری کی عادت بد سے تائب ہو گیا اور دربار پر آ کر توبہ اور استغفار میں مصروف رہنے لگا۔ سبحان اللہ

حضرت شاہ بدر کا اعصا مبارک

حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں اب تک ایک خاندان لاہور میں آباد ہے۔ ان کو عرف عام میں خلیفے حضرت شاہ بدر دیوان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ تقسیم ہند سے پہلے یہ خاندان تانیاں شریف میں حضرت شاہ بدر دیوان کے دربار پر چراغاں کیا کرتا تھا۔ چلہ شاہ بدر دیوان لاہور کا انتظام بھی ان کے سپرد تھا۔ ان کے گھر میں حضرت شاہ بدر دیوان کا اعصا مبارک ہے۔ ان کا بیان ہے کہ انہوں نے اس اعصا مبارک کو ایک علیحدہ کمرہ میں رکھا ہوا ہے۔ چند سال ہوئے اعصا مبارک

Marfat.com

اپنے کمرہ سے باہر جاتا ہوا دیکھا گیا۔ یہ سب لوگ ڈر گئے اور توبہ استغفا
میں معروف ہو گئے۔ دوسرے ثانیہ میں اعصار مبارک والا مخصوص کمرہ
زمین بوس ہو گیا۔ اس طرح اعصار مبارک بالکل صحیح اور سالم محفوظ بچ
گیا۔ اسے کیا کہیئے کہ خامۂ انگشت بدنداں ہوں۔ سبحان اللہ۔

ایک ارادت مند سالک کا اولاد شاہ بدرؒ سے ناراض ہونا اور پھر توبہ کرنا

روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک سالک جو کہ حضرت شاہ بدر کے حلقہ
ارادت میں شامل تھا۔ دربار شریف پر برائے سلام حاضر ہوا۔ فراغت کے
بعد وہ اپنے گھر جاتے ہوئے مسجد قتل گڑھ کے نزدیک سے گذر رہا تھا
کہ اُسے چند شہزادے چھکڑی کھیلتے ہوئے نظر آئے۔ اس نے اُن کے کھیل کو
ناپسند کرتے ہوئے اُن بچوں کو ڈانٹ دیا اور کوڑیاں اٹھا کر تالاب میں پھینک
دیں اور بڑبڑاتا ہوا اپنے گاؤں چلا گیا۔ سید زادے افسوس اور دل میں غم
لئے ہوئے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

جب وہ سالک اپنے گھر پہنچا تو اس کا اکلوتا بیٹا بیمار پڑا تھا۔ وہ آدمی
اس کو پیار سے کبھی کچھ کھیل لاکر دیتا، کبھی کوئی چیز لاکر دیتا کہ کسی طرح بچہ کسی
کھیل میں مصروف ہو کر خوش ہو جائے۔ مگر وہ کسی کھلونے یا چیز کی طرف توجہ ہی
نہ کرتا تھا۔ آخر اس نے پریشان ہو کر پیر کے نام کی دوہائی دی۔ یعنی یا غوث
اعظم اغثنی، یا شاہ بدر اَمْدَادِنِی بِلُطْفِکَ وَکَرَمِکَ بِحَقِّ الْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی
وَالْفَاطِمَہ وَاَبَوَیْھِمَا عَلَیْہِ السَّلَام۔ یہ پڑھتا پڑھتا وہ سالک ارادت مند
رات کو سو گیا اور نیند کی حالت میں دربار شاہ بدر دیوان میں حاضر ہوا۔ زیارت

Marfat.com

ہوئی ۔ اپنی مشکل عرض کی ۔ جواب آیا کہ تو نے میرے بچوں کو جو کھیل رہے تھے آزردہ کیا ہے اور اپنے بچے کے لئے میری مدد چاہتا ہے ۔ جاؤ پہلے میرے بچوں کو اُن کی کوڑیاں تلاش کر کے دو ۔ پھر ہم تمہاری عرض پر غور فرمائیں گے

چنانچہ وہ سالک صبح کو مشانیاں شریف حاضر ہوا ۔ تالاب سے کوڑیاں تلاش کیں ۔ کچھ مزید خرید کر دیں اور اُن سید زادوں کی منت اور سماجت کر کر کے دوبارہ کھیل شروع کرنے کے لئے عرض کیا بلکہ دیر تک اُن کو خوش کرنے کے لئے اُن کے کھیل کی تعریف کرتا رہا ۔ اُن سے معافی مانگ کر جب گھر گیا تو اُس کا اپنا بچہ کھیل میں مصروف اور بالکل تندرست تھا ۔

نہ تخت و تاج ، نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات اک مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

صنم کدہ ہے جہاں اور مردِ حق ہے خلیل
یہ نقطہ وہ ہے جو پوشیدہ لا الٰہ میں ہے

حضرت سید شاہ بدر دیوانؒ کا اپنے ورثاء کی ظاہری مدد اور اعانت فرمانا

حضرت سید محمد رشید گیلانی بن حضرت سید شفیع محمد رحمتہ اللہ علیہ قلعہ گوجر سنگھ والے ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ پاکستان بننے سے پہلے دیگر سادات کے ساتھ حضرت پیر ظہوری رحمتہ اللہ علیہ کے دربار عالیہ پر سلام کرنے کے لئے گئے تھے ۔ حضرت پیر ظہوری رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری دینے والا شخص باؤلے کتے کے کاٹے کی وجہ سے باؤلا پن کا شکار نہیں ہوتا تھا ۔ یہ حضرت پیر ظہوری کی کرامت تھی ۔ اس وقت باؤلے کتے کے کاٹے کا علاج دریافت نہیں

Marfat.com

ہوا تھا۔ اس لئے ہر وہ شخص جس کو باؤلا کتا کاٹ لے وہ حضرت پیر ظہوری کے
دربار عالیہ واقع امرتسر میں جاتا تھا۔

چنانچہ سادات کے دس بارہ آدمی دربار حضرت پیر ظہوری پر برائے سلا
گئے ہوئے تھے۔ راستہ میں ایک سکھ سے لڑائی ہو گئی۔ اس نے اپنی مدد کے
لئے بے شمار سکھوں کو بلا لیا۔ بہت سے سید تھانے اطلاع کرنے چلے گئے
مگر سید محمد رشید گیلانی اور ان کے برادر نسبتی سید محمد اسلم رحمتہ اللہ علیہ وہاں پر
کھڑے رہے۔ اُن کو خوف تھا کہ سکھ ہمیں کہیں زخمی نہ کر دیں۔ مگر ایک درویش
ہاتھ میں کھونٹی لہراتا ہوا عین لڑائی میں آگیا اور اپنی کھونٹی سید رشید شاہ صاحب
کو دے دی اور تسلی دی کہ کوئی بات نہیں۔ سکھ ڈر کے مارے میدان سے چلے
گئے تو وہ درویش (شاہ بدر دلیوانؒ) اپنی کھونٹی لے کر غائب ہو گئے۔ حضرت
سید رشید شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت شاہ بدرؒ کے غائب ہونے کے
بعد مجھے ہوش آیا کہ بابا صاحب آئے تھے۔ جتنی دیر وہ اُن کے ساتھ کھڑے
رہے، ان کا خیال اس طرف نہ گیا ورنہ اُن سے کچھ حاصل کر لیا جاتا۔ مگر یہ
اپنا مشاہدہ ہے کہ اللہ والوں کی آمد پر انسان اپنی عقل اور شعور کھو بیٹھتا ہے
یا سلب کر لیا جاتا ہے۔ اُس وقت اس کا ذہن اور دل کام کرنا چھوڑ دیتا
ہے۔ بعد میں جب اُس کو معلوم ہوتا ہے تو وقت گذر چکا ہوتا ہے۔

جہاں بانی سے ہے دشوار تر کار جہاں بینی
جگر خوں ہو تو چشم دل میں ہوتی ہے نظر پیدا

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

کتاب کی ضخامت کے بڑھ جانے کے خوف کے پیش نظر چند کرامات

Marfat.com

کا ذکر کرنے پر ہی اکتفار کرتا ہوں - ورنہ حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ سے اتنی کرامتوں، خرق عادات، واقعات اور تصرفات کا ظہور ہوا کہ ان کے لئے ایک دفتر درکار ہے اور آپ کی اولاد پاک سے بے شمار کرامتیں ظاہر ہوئیں - ان کا ذکر ممکنات میں نہیں ہے -

تقسیم ہند کے بعد کرامات کا ظہور

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد ہم اہل مثانیاں ہجرت کر کے پاکستان آ گئے تھے۔ یہ کسی خوف یا تشدد کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ خالص اسلامی جذبہ تھا کہ پاکستان میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا لایا ہوا قانون شریعت نافذ ہوگا - اسلام کی شان خلافت راشدہ کی مثل چار سو عالم میں پھر آب و تاب سے چمکنے لگے گی - ہم اس کی ضیاء پاشیوں سے اپنی ظاہری اور باطنی ذاتوں کو روحانی اور جسمانی نور سے بھر لیں گے - اور ایک بار پھر ہاتھ میں حیدری تلوار لے کر دنیا کو درس توحید، سیادت، امامت، خلافت، شجاعت اور عدل و انصاف دیں گے -

ہجرت کی رات بڑی درد انگیز اور کرب آمیز تھی - دربار شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ کو چھوڑنا، اپنے اجداد کی قبور سے علیحدہ ہونا، ہمارے لئے ایک قیامت سے کم نہ تھا - مگر ہمارے اجداد کا مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، نجف اشرف کربلا معلیٰ، بغداد شریف، کاظمین شریف، سامرہ، مشہد سے بغرض تبلیغ اسلام ہجرت کر جانا اور لاکھوں سادات کا میدان جنگ، تنگ و تاریک قید خانوں یا حکومت وقت کے جلادوں کے ہاتھوں شہید ہونا بھی یاد تھا، جو فیض لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لائے ہوئے قانون

Marfat.com

حکومت اور قرآن وسنت کا احیاء اور عمل جاری کرنے کے لئے تھا۔ اس لئے ہم اپنے غیر مسلم دوستوں کے مشوروں، اور تسلیوں کے باوجود ہجرت کر جانے پر مصر تھے۔ غیر مسلم ہندو اور سکھ ہمارے سامنے ہاتھ جوڑتے کہ شاہ صاحبو! مسلمانوں کی طرح ہم بھی آپ کے خدمت گار اور داسی ہیں۔ ہم آپ لوگوں کا پوری طرح دفاع کریں گے۔ آپ نہ جائیں۔ ان میں سے سردار مکھن سنگھ، سورن سنگھ، دلیپ سنگھ، سوہن سنگھ وغیرہ نے اپنے چھکڑے مہیا کئے کہ اپنا سامان لے جائیں اور کوئی قیمت بھی وصول نہ کی اور ہم پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے واہگہ باڈر سے جب عبور ہوئے تو اس ملک خداداد کی سرزمین پاک کو سلام کیا۔ جس میں نفاذ اسلام کا وعدہ کیا گیا تھا۔ خدا کرے وہ وقت جلد آئے کہ نفاذ اسلام ہو۔ امین۔ مملکتِ خداداد پاکستان بن جانے کے بعد ہمارا شیرازہ بکھر گیا۔ چنانچہ اس وقت ہم پنجاب اور سندھ کے ۵۰ مختلف مقامات پر آباد ہیں۔ باپ بیٹے سے، بہن بھائی سے اور بھائی بھائی سے جدا ہو گیا۔ اس کا صدمہ ہم نے بڑی شدت سے محسوس کیا ہے مگر دین کے احیاء کا اشتیاق اور خوشی ہمارے سب غموں اور اندیشوں پر غالب ہے۔

زیارت شانیاں شریف

دیگر متبرک مقامات، بغداد شریف، نجف اشرف، کربلا معلیٰ، مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور مکہ مکرمہ کی فہرست میں شانیاں شریف بھی شامل ہو گیا ہے۔ بدریہ کمیٹی نے بڑی کوشش اور مساعی سے شانیاں شریف کی زیارت کے لئے حکومت پاکستان سے اجازت حاصل کرنے کے بعد ۱۰۰ آدمیوں کو ہندوستان بھجوایا تھا۔ ان زائرین نے دربار پر آہوں اور سسکیوں کی حالت

Marfat.com

بحضور حضرت شاہ بدر دیوان پر حاضری دی ۔ صلوٰۃ و سلام ، نعت اور سہروں کو ترنم میں بطور ہدیہ سرکار مثانیاں کے حضور پیش کیا ۔ اہل قصبہ اور گردونواح کے غیر مسلم دوست احباب برائے زیارت سادات اور سلام پیش ہوئے ۔ وہ سب لوگ حضرت شاہ بدر دیوان علیہ الرحمت کی وہ کرامات اور خرق عادات تصرفات کا ذکر کر کے آپ کے دربار پر اسلامی طریقہ سے بصد عجز و نیاز اور احترام پیش ہوتے تھے ۔ انہوں نے بابا صاحب کی بے شمار کرامات کا تذکرہ زائرین سے کیا تھا ۔ مثلاً

بے اولاد خاندان کو اولاد عطا کرنا

مثانیاں شریف میں زائرین کی خدمت میں ایک غیر مسلم خاندان اپنے ننھے مُنے بچہ کے ساتھ حاضر ہوا اور سلام کرنے کے بعد عرض کی کہ یا حضرت یہ بچہ ہمیں اس صاحب مزار نے ۲۰ سال شادی کے بعد عنایت کیا ہے ۔ اس کو آپ مسلمان کریں ۔ کیونکہ ہم نے منت مانی ہوئی ہے کہ اس کو اس مزار والے کا خادم کر دیں گے ۔ زائرین نے حکومت ہند سے ڈرتے ڈرتے ان کی بات کو مان کر اُسے اوّل کلمہ طیب پڑھایا اور اُسے پاک صاف رکھنے کی ہدایت کی ۔

دربار کا چراغ دان بیچ کھانے والوں کا حشر

زائرین کے پاس ایک اپاہج اور معذور نوجوان حاضر ہوا اور ہاتھ جوڑ کر ان سے عرض کرنے لگا کہ حضرت اس مزار والے بابا سے میرا گناہ معاف کروا دیں ۔ زائرین نے دریافت کیا کہ وہ کیا ہے ۔ اس نے عرض کیا کہ یا حضرت میں اور میرے دو دیگر ساتھیوں نے دربار کا پیتل کا بنا ہوا چراغ دان اُٹھا کر بازار میں فروخت کر کے نئے کپڑے سلوائے تھے ۔ میرے ساتھیوں میں ایک تو آگ میں جل کر مر گیا اور دوسرا کنوئیں

Marfat.com

میں گیر گیا اور ہلاک ہو گیا۔ اور میرے ہاتھ پاؤں بے کار ہو گئے ہیں۔ اب میں بڑی اذیت میں ہوں۔ مجھے ان سے معافی دلوا دیں۔ زائرین نے اُس کو ہدایت کی کہ توبہ اور استغفار کرو۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا

دربار سے تیل چور کا تائب ہونا

دربار حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ، شہنشاہ مشانیاں کے دربار میں ایک برتن برائے تیل رکھا ہوا تھا۔ ارادت مند اس برتن میں تیل برائے چراغاں ڈالتے تھے۔ پھر خادم دربار اُس تیل سے دربار پر چراغ جلاتا تھا۔ اُس میں پانچ سیر تیل جمع تھا۔ ایک غیر مسلم نے اُس تیل والے برتن کو اٹھا کر لے جانے کی کوشش کی تو وہ اندھا ہو گیا۔ جب اُس نے برتن اس جگہ پر رکھ دیا تو ٹھیک ہو گیا۔ اس نے اپنی کار بد سے توبہ کی اور دربار پر اب وہ خود خادم بن کر چراغاں کرتا ہے۔ سبحان اللہ۔ قارئین اس تھوڑے کو بہت خیال کر کے سرکار مشانیاں کے مقامِ روحانی کا تصور کریں کہ کیا ارفع اور اعلیٰ ہے۔

اقربا میں رشتہ داری کرنے کا حکم

اپنی لاڈلی بیٹی حضرت بی بی فاطمہ صغریٰ المعروف والمشہور بی بی پاک دامن رحمتہ اللہ علیہا کا ڈولا زمین میں جذب ہو جانے کے بعد حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے اہل بصیرت بیٹوں کو جو الہامی حکم دیا تھا۔ اس پر غور کرنے سے آپ کا مقام ولایت ہی ظاہر نہیں ہوتا بلکہ آپ کے علمی مقام اور رفعت شان کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے۔

تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہوئے ذی وقار شخصیتوں اور اعلیٰ اوصاف اور کردار کے مالک رجال اولالعزم اور مصلح الدین والدنیا افراد کے نسب نامہ کا مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ تمام رہبران قوم نجیب الطرفین

Marfat.com

صالحین کی اولاد تھے۔ مثلاً حضرت شیث علیہ السلام، حضرت مہلائیل علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عبدالمطلب، حضرت محمد المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ الزہرہ اسلام اللہ علیہا۔ حضرت حسنین کریمین علیہ السلام، حضرت عبداللہ محض علیہ السلام، حضرت امام باقر علیہ السلام و دیگر ائمہ پاک۔ حضرت محبوب سبحانی، شہباز لامکانی، محی الدین سید عبدلقادر جیلانی، حضرت ابوصالح نصر حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ سب نجیب الطرفین تھے۔

اس لئے حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نیک سیرت اور پاک طینت بیٹوں کو آپس میں رشتہ دار کرنے کا تاریخی اور الہامی حکم فرمایا تاکہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ حضرات حسنین کریمین علیہ السلام کے بابرکت عمل کو جاری رکھتے ہوئے طہارت خون اعلیٰ النسبی، بلند ہمتی اور اعلیٰ اوصاف دکردار کی صفات کو جاری رکھا جاسکے اور میں یہ بات بڑے دعویٰ سے عقلی و شکلی اور منطقی طریقہ سے بیان کرسکتا ہوں کہ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے اس الہامی حکم کی وجہ سے مشانیاں شریف کو "پیری پور" کے خطاب سے یاد کیا جاتا رہا ہے۔

دنیا بھر کے ڈاکٹروں، فلسفیوں، دانش وروں کے مقولہ جات اور مفروضات ناکام اور جھوٹے ثابت ہوئے کہ ایک نسل کا بار بار ملاپ اس کی افادیت کھو دیتا ہے۔ مگر مشانیاں شریف کی سادات کی افادیت، اوصاف یا کردار زائل نہیں ہوئے یہاں اب بھی شب بیدار، روزہ دار، دین و ملت کے شیدائی اور پروانے پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ شرف صرف مشانیاں شریف کی سادات کو حاصل ہے کہ چار صدیاں گذر جانے کے باوجود اولاد شاہ بدر اب بھی تاری

Marfat.com

سلسلہ سے منسلک اور رہبر دین ہیں اور تبلیغ دین کا وہی پرانا طریقہ ہے کہ سالکین کو اپنے حلقہ میں شامل کر کے درس شریعت، طریقت، معرفت اور حقیقت دیتے ہیں۔ یعنی ہر سالک اپنے حال اور مقام کے مطابق تعلیم حاصل کرتا ہے۔

مٹانیاں شریف والے پیر، صاف گو، شرم وحیا کے مالک، نوری چہرے والے، سیدھے سادھے، خوش گفتار، خوش وضع، طبیعت میں رکھ رکھاؤ اور امتیازی حیثیت کے مالک ہوتے ہیں، بڑی عاجزی کرنے والے، اللہ سے ڈرنے والے، تکبر اور غرور سے خالی، اللہ اور اس کے رسول کو اپنی مدد کے لئے پکارنے والے ہوتے ہیں۔ کبھی بڑائی یا لاف زنی نہیں کرتے بلکہ یہ اللہ والے غوث پاک کے شیدائی۔ شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ کے فدائی ہوتے ہیں۔ اور یہ سب خوبیاں طہارت خون اور نجیب الطرفین ہونے کا نتیجہ ہے۔ جو ان کو الگ تشخص اور امتیازی شان کے حامل انسان بناتی تھی۔ چنانچہ مٹانیاں شریف والے پیر یا واعظ گھر پر ہوں یا سفر میں ہوں لوگ ان کو میاں صاحب، شاہ صاحب، بابا صاحب کے القابات سے ارادت مند، مرید یا زائر پکارتے ہیں جو کہ ایک بزرگی یا پارسائی کا موجب ہوتی ہے۔

"صلۂ شہید کیا ہے، تب وتاب جاودانہ

یہ فلسفہ اخلاق کا ایک باب ہے جو حضرت امام رازی علیہ الرحمت نے اپنی معرکۃ الاراء کتاب "مذاق العارفین" میں بیان کیا ہے کہ

"افراد کی عزت وشان اُن کے بلند کردار، آباؤ اجداد کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے۔ جس کو عرف عام میں نجابت کہتے ہیں۔ بعض اکابرین دین وملت کو اعلیٰ اور ارفع مقام ان کی اولاد کے کردار اور اعلیٰ افعال کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلاً

Marfat.com

بیٹا اس لئے قابل احترام ہے کہ اس کا باپ گورنر ہے اور باپ اس لئے قابل احترام ہے کہ اس کا بیٹا گورنر بن گیا ہے۔ یہ صرف مثال ہے۔

حضرت شاہ بدر دیوان کا اعلیٰ اور ارفع مقام اس لئے ہے کہ آپ کے اجداد اعلیٰ اور بلند مقام کے حامل رسول، ولی، غوث، شہید تھے۔ کچھ مزید شان بلند ہوئی کہ آپ کی اولاد پاک ولی، عالم، پیر، فقیر، ادیب، مفکر، شہید اور مبلغ دین ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ یہ امتیازی شان عالم اسلام میں عموماً اور پاک و ہند میں خصوصاً صرف چند بزرگوں کو حاصل ہے۔ ان میں حضرت سید شاہ بدر دیوان اور اولاد شاہ بدر دیوان سر فہرست ہے۔

مجھے یہ بات لکھنے میں کوئی تردد نہیں ہے کہ حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے لائق اور ولی کامل پوتے حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے الہام کی بنا پر لاہور میں ایک محلہ آباد کیا تھا تاکہ اس کے ورثا کسی آنے والے وقت میں اس محلہ کو اپنا مسکن بنا سکیں۔ مورخ گھنیا لال نے اپنی تاریخ لاہور میں محلہ شاہ بدر کے بارے میں ایک مکمل مضمون لکھا ہوا ہے۔ اس محلہ میں آباد شدہ سادات پر سکھوں کا ظلم اور انگریز سامراج کی بندر بانٹ کا تذکرہ موجود ہے۔ مگر ہمارے بزرگ اس اثاثہ کا تحفظ نہ کر سکے اور نتیجہ یہ ہوا کہ یہ تمام جائیداد غیروں کے قبضہ میں چلی گئی۔ صرف تھوڑا سا قطعہ اراضی جو حضرت شاہ بدر دیوان کے نام وقف تھا اس پر قبرستان سادات اہل مشانیاں شریف قائم کیا گیا ہے۔

Marfat.com

نقل

سند وراثت و خلافت

شاہ جہان مہر بادشاہ ہند

شاہ جہان مہر بادشاہ ہند

شاہ جہان مہر بادشاہ ہند

شاہ جہان مہر بادشاہ ہند

اس مسودہ کی نقل بایمائے بدریہ کمیٹی مشتہر کی جاتی ہے

گواہ شد بیش و اسمن قانونگو

گواہ شد سید قطب الدین و سید مظہر علی الطیف

گواہ شد [illegible] دین صدر الدین

اقرار کرد و اعتراف صحیح شرعی نمود طالعاً و راغباً سید عبدالشکور ولد سید صابر ابن زبدۃ الاتقیاء و سلالۃ الاصفیاء حضرت شاہ بدرالدین قادری قدس اللہ سرہ العزیز ساکن موضع سانے عملہ پرگنہ بتالہ فی حالۃ صحت البدن و ثبات العقل آنچہ ملکیت در قبض و تصرف من بود از موازی حویلی کلاں بمعہ عمارت پختہ و ایوانہا و حویلی خورد علیحدہ متصل و دہلیزہا و صحن خانہا و مہمانخانہا متصل خانہاست و نیز باغیچہ و چاہ پختہ و ظروفہا مسی و فرشہای قالین ہائے ایوانہا کوہ تاہ و دراز دکتابہای نظم مخزن اسرار و قرآن السعدین و تحفۃ العراقیین و دیوان انوری و خاقانی و کتب ہائے از قسم کافیہ و شرح ملا و قطبی و کنز الدقایق و حاشیہ مولوی عبدالحکیم و شرح وقایہ و ہدایہ و بیضاوی و نیز پنج جلد مصحف شریف بخط ولایتی و مفردات ملا غنی و از اقسام اسلحہ کہ معدود است و چہار اسپ سرنگ و تانہی و نوگاوان بیل گجراتی و زمین آمیہ نکلے بیگھ بمعہ چاہ پختہ و استجار

Marfat.com

مشمر و غیر مشمر و ما یسمے علیہ اسمہ علی ملکہ بفرزندان خود کہ اسم معلوم است ہبہ کردم و تملیک نمودم و تسلیم فرزندان خود کردم و ہذا التملیک معتبراً صحیحاً شرعیاً نافذاً جائزاً لاشبہ فیہا و عوض این ہمہ اشیا مذکورہ اراضی دیگر کہ در ملک من از آبائے رسیدہ و نفع از زمین بالا کہ نوشتہ شدہ کہ پانزدہ بیگھ می باشد بہ برادران خود سید عبدالنبی و سید حامد و سید حمید و سید کبیر و ابو سید را دادم سقا کردم دور وقت کہ از لاہور در خانہ آمدہ ام این ہبہ نامہ ترقیم کردہ دادم مطابق تاریخ یازدہم ماہ رمضان ۱۰۵۵ھ مقدس۔

گواہ شد

گواہ شد

مہر

مہر

مہر

شہد علیہ
خلیفہ عبدالقادر لاہوری

گواہ شد
حافظ عبدالغفور

الواقف منہ
علی درویش
خادم روضہ شریفہ

گواہ شد
مقدمات توضیح مسانی

Marfat.com

قصبہ مٹانیاں شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَاحِبَ الْکَوْثَرِ مَدَنِیَ الْمَنِیْرَ اللّٰہُ وَآلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہ ۔

یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ بحکم خداوندی بٹالہ سے مشرق کی جانب تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک ایسی جگہ پر ڈیرہ لگا کر بیٹھ گئے جہاں سے آنے یا جانے والے راہی مسافر یا نزدیکی بستیوں کے لوگ ستانے کے لئے تھوڑی دیر رک جاتے یا اپنے حق میں دعا کروانے کے لئے یہاں سے ہو کر گزرتے تاکہ کام پر جانے سے پہلے سلام کر کے برکات حاصل کر لی جائیں ۔ اس طرح حضرت بابا شاہ بدر دیوان کا ڈیرہ ہر وقت بارونق رہتا تھا ۔ لوگ ہر وقت آپ سے دین کی باتیں سنتے رہتے تھے ۔ حضرت بابا شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ بڑے اچھے انداز میں اُن کو تبلیغ دین فرماتے ۔ طرز تقریر بڑا ہی سادہ اور دل نشیں ہوتا تھا جو سامعین کے دل و دماغ میں اُترتا چلا جاتا ۔ لوگ پہروں بیٹھ کر آپ کے پند و نصائح کو سنتے تھے اور ان پر غور و فکر کرتے تھے ۔ اس طرح اُن کے دلوں میں اسلام کی حقانیت کا جذبہ پیدا ہو جاتا تھا اور وہ حلقہ اسلام میں داخل ہو جاتے تھے ۔

تعمیر کی ابتداء

تھوڑے عرصہ میں طالبین اور سالکین کا ہجوم ہونے لگا اُن کی رہائش اور طعام کے لئے ضروری بندوبست کر دیا گیا

Marfat.com

اس طرح لنگر جاری ہوگیا اور مریدین اور دوسرے لوگوں کے لئے چند ایک مسافر خانے مہمان خانے بنائے گئے۔ اس طرح جو ایک چھوٹی سی بستی معرضِ وجود میں آئی تھی اس کا نام قرآن العظیم کی آیت مبارکہ نمبر ۸۷ سورہ الحجر۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝ یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر ہم نے جو سات آیات مبارکہ نازل فرمائیں ہیں بڑی بابرکت اور فیض رساں ہیں۔ جو اپنی وسیع وعریض برکات کی وجہ سے سارے قرآن العظیم کو احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ ان آیات والی سورۃ مبارکہ کو الحمد شریف بھی کہتے ہیں جو سارے قرآن شریف کا نچوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے نوازنے کے لئے مسلمانوں کو الحمد شریف ہر نماز، دعا، عبادت میں پڑھنے کا حکم فرمایا ہوا ہے۔ اس کی فضیلت تو اس امر سے ثابت ہے کہ ہر نماز میں الحمد شریف کا پڑھنا واجب ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ دعا قبول نہیں ہوتی۔ الحمد شریف سارے قرآن کا خلاصہ ہے۔ الحمد شریف سارے دین کا لب لباب ہے۔ اس مخزنِ فیض کو حضرت شاہ بدر دیوان نے اپنی اولاد اطہار کا آباد شدہ مسکن کا نام تجویز فرمایا تاکہ سالکین اس بستی کے رموز واثرات پر غور کریں۔ جس طرح الحمد کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں ہے اس طرح شانی کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فیض حاصل کرنے کے لئے اہل شانی کا وسیلہ ضروری ہے۔ اس طرح سالکین مریدین شانی جمع شانیاں والی سرکار کے وسیلہ سے دعا مانگتے تھے۔ حضرت سید العارفین والسالکین حضرت شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے جو تقسیم وراثت نامہ ۱۰۵۵ھ میں اپنے برادران اور فرزندان کے نام لکھا تھا۔ اس میں ایک غیر مسلم منشی نے شانی کو مسانی لکھا ہے۔ کیونکہ سنسکرت میں ش نہیں ہے اور اس کی بجائے حرف س استعمال ہوتا ہے۔ ویسے "مسانی" لفظ لغت میں نہیں ہے۔ نہ

Marfat.com

اردو میں نہ سنسکرت یا ہندی میں۔ تو ظاہر ہے کہ اس عربی لفظ کو غلط طور پر لکھا گیا اور اس طرح مثانی سے مسانی اور پھر مسانیاں بنا لیا گیا۔ لیکن یہ دونوں الفاظ لغت میں موجود نہیں ہیں۔ البتہ مسانیا لفظ موجود ہے جس کے معنے ہیں ہندوؤں کا وہ کمین جو سر گھٹ پر سے جلی ہو ہڈیاں یا راکھ اور گوشت صاف کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے آدمی کے نام کوئی مسلمان تو کیا ایک غیر مسلم بھی گاؤں آباد نہیں کرے گا۔ مثانیاں تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اولیاء اللہ کا مسکن تھا۔ اس لئے آپ حضرات اب آئندہ مثانیاں شریف لکھا اور پڑھا کریں۔

مثانیاں خیر و برکت کا خزانہ

مثانیاں شریف کا قصبہ لاتعداد خیر و برکت اور فیض و درجات منبع اور معدن تھا۔ اولیاء اللہ کا مسکن ہونے کی وجہ سے اس کی ہوا اور فضا میں اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی خیر و برکت اور شفاء رکھی ہوئی تھی یہاں سے بے شمار لوگ روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج کرواتے تھے قصبہ کے در و دیوار پر نور اور رحمت کی بارشیں ہوتی تھیں۔ اللہ نے مثانیا کی زمین میں خوشبو اور خاص وجدان رکھا تھا۔ پانی ٹھنڈا و میٹھا خوش ذا اور خوشبو دار تھا۔ درخت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت کا سرچشمہ تھے آل کا درخت تو اپنے اندر بے شمار اثرات اور اسرار لئے ہوئے تھا۔ ا پر اللہ کا یہ فضل عظیم تھا کہ دربار شاہ بدر پر حاضری بڑی روح پرور اد برکات کا موجب ہوتی تھی اور سالکین چند روزہ عبادت سے اپنی منز پا لیتے تھے۔ اس مزار پر اکثر ملائکہ، ارواح، جنات حاضری دیتے اور اولیاء کبار تو اکثر آتے رہتے تھے۔ دربار کے اردگرد لاتعداد

Marfat.com

اولاد شاہ بدر دیوان کی قبریں تھیں۔ ان قبور پر جب بارش ہوتی تو برسات کا پانی بہہ کر نزدیکی تالاب میں جمع ہوجاتا تھا۔ اس پانی کی تاثیر کے بارے میں حضرت غلام جیلانی رحمتہ اللہ علیہ المعروف والمشہور بغدادی پیر اپنے علم لدنی کی بناء پر مطلع ہوا اور وہ ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل کو جو کہ عرس حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ کا تہوار تھا ہر قسم کے بیمار کو اس تالاب سے پانی دیا کرتا تھا۔ اس کا پورا ذکر حضرت موصوف کے اپنے ذکر میں آئے گا۔

جوہڑ کا یہ پانی ہر بیماری کا شافی علاج تھا اور لوگ اس کو کراچی تک لے جاتے تھے۔ یہ پانی بالکل خراب نہ ہوتا تھا۔ سب سے فیض رساں تو اولاد شاہ بدر دیوان کا بذریعہ دعا اور مناجات اپنے مریدین کے لئے دربار خداوندی میں وسیلہ بن جانا ہوتا تھا۔ اس سے ہی اس کے سب کام بخیر و خوبی سرانجام پاتے اور ہر مصیبت کے لئے عقدہ کشائی ہوتی تھی۔

سالکین کا اولاد شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ کا وسیلہ پکڑنا، ان کے وسیلہ سے اللہ سے اپنے امور کے لئے اور کارسانی کے لئے اللہ سے دعا مانگتے رہنا ہے۔ یہی اُن کے لئے دین اور دنیا میں باعث فلاح اور خیر و برکت ہے۔ مزید برآں سید حسین علی بن امیر علی رحمتہ اللہ علیہ کے مؤلف شدہ قلمی نسخہ میں مشائی کی تعریف و توصیف میں چند اشعار ہیں۔ وہ آپ کی خوشنودی و تازگی طبع کے لئے پیش ہیں۔

اَنَا القراٰن وَ سَبعِ المثانی وَروح الروح الا روحِ الا دنی

ترجمہ: میں قرآن ہوں اور سات آیات والی مثانی (الحمد) ہوں روح کی روح ہوں۔ ایسی روح ہوں کہ یہ برتنوں (اجسام) میں بند نہیں ہوسکتی۔ یعنی لامحدود قوتوں اور وسعتوں کی مالک ہوں۔

Marfat.com

فُؤَادِیْ عِنْدَ مَشْهَدِیْ مُقِیْمٌ یُشَاهِدُہٗ وَعِنْدَکُمْ لِسَانِیْ

ترجمہ:۔ میرا دل میرے مشہود کے پاس (اللہ تعالیٰ کے حضور) مقیم ہے اور اُس کا مشاہدہ کرتا ہے۔ مگر میری زبان آپ لوگوں سے محوِ گفتگو ہے۔ یعنی مثانی شریف کو مخزن خیر و برکات بیان فرمایا ہے

اس کے علاوہ حضرت ابو سعید ابو الخیر رحمتہ اللہ علیہ اپنے رسالہ "تحفہ مرسلہ" میں جو کہ آپ نے حضرت ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے برائے تبرک اور راہنمائی تحریر فرمایا تھا۔ اُس میں حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام کے شعر ؎

وَاَنْتَ وَجْدٌ نَفْسٍ وَجُوْدٌ وَمَا فِیْکَ مَوْجُوْدٌ لَا یُحْصَرُ

ترجمہ:۔ تو خود ہی وجود نفس ہے اور خود ہی وجود ہے اور جو کچھ تیرے اندر ہے وہی تیرے لئے کافی ہے۔ اس لئے تو اپنی ضروریات اپنے اندر سے پوری کر۔ تجھے باہر سے کچھ بھی حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وَاَنْتَ الْکِتَابُ الْمُبِیْنُ الَّذِیْ بِاَحْرَفِہٖ یَظْہَرُ الْمُضْمَرُ

ترجمہ: اے میرے عزیز تو اللہ تعالیٰ کی کھلی ہوئی کتاب ہے۔ نورانی اور روشن ہے اور تیرے وجود کا ہر ایک حرف پوشیدہ امور کو ظاہر کرنے والا ہے

تشریح: انسان کامل کتاب المبین ہے جو بہت سے حروف کا مجموعہ ہے اور اس کا ہر ایک حرف ظاہری اور باطنی طور پر خود اپنے آپ اور ایک ایک دوسرے کو روشن اور منور کرنے والا ہے۔

انسان کامل سے مراد اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو آل پاک کتاب المبین کے حروف یعنی اولیائے کبار مراد ہیں۔ حروف یا اولیائے کبار اور سالکین حضرات اللہ کے نیک اور ہدایت یافتہ انسان اعلیٰ درجات کے حامل ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ گویا حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنی نو تعمیر شدہ آبادی کا نام رکھا تھا وہ انہی برکات اور انوار کا حامل تصور کر کے رکھا تھا۔

اس کے علاوہ قرآن شریف کی ایسی سورہ شریف جن کی تعداد ۱۰۰ آیات سے کم ہوتی ہے اُن کو مثانی کہتے ہیں۔ ان میں سورہ شریفہ یٰسین سے سورہ شریفہ قٓ تک آئی ہیں۔ جو قرآن العظیم کا قلب و روح ہیں گویا کہ لفظ مثانی بڑا ہی فیض رساں اور خیر و برکت کا حامل ہے۔

سلام، سلام اے مثانیاں تم پر لاکھوں سلام

دربار شریف

مثانیاں شریف کو منبع خیر و برکت بنا دینے والی ذات سید السادات منبع برکات والحسنات مجمع الفیوضات والکرامات قدوۃ الاولیاء الکرام زبدۃ الاصفیاء الاعظام سلالۃ الخاندان مصطفوی دودمان مرتضوی سید الحسنی والحسینی البغدادی قطب الاقطاب والی صوبہ پنجاب واصل مولیٰ تارک الدنیا راغب عقبیٰ امیر العارفین سید حسن بدر الدین رضی اللہ تعالیٰ الرحم الرحمین ہے۔

فضیلت

اپنی ارفع اور اعلیٰ شان کے اعتبار سے سب مقامات سے بڑی فضیلت بیت اللہ شریف کو ہے۔ اس کے بعد مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت حاصل ہے۔ اس کے بعد بیت المقدس شریف کا مقام ہے۔ اس کے بعد روضہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی فضیلت ہے۔ اس کے بعد روضہ سید الشہداء حضرت امام حسین کربلائے معلیٰ کو فضیلت ہے اس کے بعد روضہ حضرت سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کی فضیلت ہے۔ اس کے بعد روضہ انور حضرت سید حسن بدر الدین مثانیاں شریف کو شرف فضیلت حاصل ہے۔

Marfat.com

احوال آبادی
قصبہ مشانیاں شریف

ہجرت کے وقت قصبہ مشانیاں شریف کی آبادی تقریباً پانچ ہزار کے قریب تھی۔ اس قصبہ میں زیادہ تر اولاد شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ مالک تھی۔ قصبہ کی آباد کے بارے میں سابقہ صفحات میں ذکر ہو چکا ہے۔ یعنی حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ بغرض تبلیغ دین اسلام بغداد شریف سے تشریف لائے تھے اور قصبہ مشانیاں شریف والی جگہ ڈیرہ لگا کر رشد و ہدایت میں مصروف ہو گئے۔ بعد آپ نے موضع سوہل شریف کے حضرت سید شہاب الدین داؤد بخاری رح جو سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے تھے کی دختر نیک اختر بی بی مرصعہ رحمۃ اللہ علیہا سے شادی کر لی تھی۔ اس عارفہ، کاملہ، زاہدہ، بی بی سے حضرت سید شاہ علی صابر رح، حضرت سید حبیب اللہ رح، حضرت سید عبدالحضرت سید محمد صادق رح بیٹے اور ایک بیٹی حضرت فاطمہ صغریٰ اللہ بندی المعروف المشہور بی بی پاکدامن پیدا ہوئی تھی۔ جن کا ڈولا زمین میں جذب ہو گیا تھا۔ چاروں فرزندان کی اولاد اللہ کے فضل و کرم سے خوب پھیلی ہے۔ ان اللہ نے اپنی سعی اور کوشش سے اپنے بزرگوں کے تبلیغی کام کو جاری رکھا ہوا۔

مشانیاں شریف میں دیگر سادات کے خاندانوں کی آباد کا

ہجرت کے وقت مشانیاں شریف میں کچھ دیگر سادات کے خاندان

Marfat.com

تھے ۔ ان خاندانوں کی مثانیاں شریف میں آمد کی وجوہات کے بارے میں بے شمار روایات مشہور ہیں ۔ جن کی روشنی میں یہ بات واضع ہوتی ہے کہ یہ خاندان مثانیاں شریف میں منتقل ہونے سے پہلے اولاد حضرت شاہ بدر دیوان کے ارادت مندوں میں سے تھے اور سکھوں کے عروج کے وقت یہ مثانیاں شریف میں منتقل ہو گئے ۔

اس ضمن میں مورخ گھنیا لال مولف تاریخ لاہور میں لاہور کے محلہ شاہ بدر کی آبادکاری اور سکھوں کے ہاتھوں اس کی تباہ کاری کے بارے میں ایک مفصل رپورٹ تاریخ لاہور میں موجود ہے ۔ مورخ گھنیا لال نے محلہ شاہ بدر لاہور کی بربادی کے بعد سادات کا وہاں سے ہجرت کر کے دیگر مقامات کو چلے جانے کے بارے میں نشاندہی تو کی ہے ۔ مگر وہ ان سادات کی جائے ہجرت بیان کرنے کے بارے میں خاموش ہے ۔

ظاہر ہے کہ محلہ شاہ بدر میں آباد سادات اکرام اپنے مرشد و رہنما کی عادات خصائل اور جذبہ محبت اور مروت سے آگاہ تھے ۔ اس لئے یہ حضرات محلہ شاہ بدر لاہور کی بربادی کے فوراً بعد مثانیاں شریف میں گئے اور ان کو تمام حقیقت حال سے آگاہ کیا تھا ۔ سادات مثانیاں نے اُن کو اپنے گلے لگایا اور رہائش کے جگہ اور دیگر ضروریات زندگی فراہم کر دیں ۔ اس طرح حضرت سید عبدالصمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ مورث اعلیٰ حضرت سید کیپٹن جعفر حسین شاہ ، حضرت سید امداد حسین صاحب ریٹائرڈ حوالدار پولیس ، حضرت سید علی حسین شاہ صاحب ریٹائرڈ کونسل لاہور مستقل طور پر مثانیاں شریف میں آباد ہو گئے ۔ چونکہ یہ خاندان لاہور سے ہجرت کر کے مثانیاں شریف میں آباد ہوا تھا اس لئے یہ لاہوریے مشہور ہو گئے ۔

حضرت سید علی درویش بخاری رحمۃ اللہ علیہ خادم اور خلیفہ حضرت سید حسن بدرالدین المعروف والمشہور حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کے تھے۔ حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جب حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ بن گئے تو آپ نے سید علی درویش رح کو خادم روضہ مقرر فرمایا تھا۔

حضرت سید شاہ علی صابر رح کے وصال کے بعد جب حضرت سید عبدالشکور مغفور رحق تبارک تعالیٰ سجادہ نشین بنے تو آپ نے حضرت علی درویش علیہ الرحمت کو اُن کے عہدہ پر بحال رکھا چنانچہ ۱۰۵۵ھ میں حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے جب تقسیم نامہ وراثت اور خلافت تحریر کیا تو سید علی درویش، خادم روضہ شریف کے دستخط اُس پر بطور گواہ کروائے گئے تھے۔ اُس وراثت نامہ پر بڑی وضاحت سے عبارت "خادم روضہ شریف" درج ہے۔

چونکہ یہ تقسیم نامہ لاہور میں تحریر ہوا تھا اور سید علی درویش بخاری رح نے اس پر دستخط کئے تھے تو ظاہر ہے کہ جب سید شاہ عبدالشکور لاہور میں مقیم تھے تو سید علی درویش بھی اُن کے ہمراہ لاہور میں مقیم تھے یا اکثر اُن کے پاس آتے رہتے تھے۔

مزید برآں حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید حضرت بہاء الدین ؒ ساکن چک بازید نے ایک رسالہ موسومہ "اذکار الابرار" یعنی تاریخ حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ تالیف فرمایا تھا۔ جس میں حضرت سید علی درویش علیہ الرحمت کے بارے میں بڑی وضاحت کے ساتھ تحریر ہے کہ حضرت سید علی درویش رحمۃ اللہ علیہ حکومت وقت کی طرف سے پرگنہ بٹالہ پر بطور عامل مقرر تھے۔ جو اکثر علاقہ میں آتے رہتے تھے اور لوگوں سے اجناس وغیرہ وصول کر کے بیگار میں لوگوں سے کام لے کر اس جنس کو اپنے ڈیرہ پر لے جانے کے لئے استعمال کرتے تھے۔

ایک دن وہ بیگار میں کام لینے کے لئے لوگوں کی تلاش میں ڈیرہ حضرت شاہ بدر دیوان پر آئے اور حضرت جی کے مریدوں اور سالکوں کو زبردستی وزن اٹھانے

Marfat.com

کے لئے لے جانا چاہا۔ حضرت شاہ بدر دیوانؒ نے اُن کو سمجھایا کہ دوست یہ لوگ محوِ عبادت اور ریاضت ہیں ان کو چھوڑ دو اور اپنا کوئی اور انتظام کرو۔ اس پر سید علی درویش نے کہا کہ بزرگو! اگر آپ کو ان لوگوں سے اتنا ہی پیار ہے تو آپ خود یہ بوجھ اٹھا کر میرے ڈیرہ پر چھوڑ آئیں۔ حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ یہ وزن میں خود تیرے ڈیرہ پر چھوڑ آتا ہوں۔

اس پر علی درویش خود گھوڑے پر سوار ہو گیا اور حضرت جی کو وہ بوجھ اُٹھا کر پیچھے آنے کو کہہ کر روانہ ہو گیا۔ تھوڑا فاصلہ پر جا کر جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حیرت زدہ ہو کر فوراً گھوڑے سے نیچے اُتر آیا۔ کیونکہ بوجھ والا گٹھڑ ہوا میں باباجی کے سر سے کافی بلندی پر تھا اور حضرت باباجی اس کے سایہ میں بڑی فراغت سے چل رہے تھے۔ علی درویش نے فوراً پاؤں پکڑ کر معافی مانگی۔ حضرت باباجی نے فرمایا کہ اے نوجوان کیا بات ہے۔ ہم تیری اس چیز کو تیرے گھر ہی لئے جا رہے ہیں۔ مگر علی درویش کی حالت اپنی کوتاہی پر بڑی غیر ہو رہی تھی اور جسم پر لرزہ طاری تھا۔ ہاتھ جوڑ کر اپنے گناہ کو معاف کر دینے کی التجاء کی۔ حضرت جی نے فرمایا کہ برخوردار، کیوں مخلوق خدا کو ستاتا ہے۔ قیامت کو کیا جواب دو گے۔

علی درویشؒ نے توبہ کر کے ملازمت چھوڑ دی اور سرکار شانیاں کی خدمت میں رہنا شروع کر دیا اور اس دولت خانہ پر تمام عمر خدمت سرانجام دیتے رہے۔ بعد میں ان کی اولاد نے اولاد شاہ بدر کے ساتھ اپنا رابطہ قائم رکھا۔ چونکہ اس خاندان کے ذمہ خدمت روضہ شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ تھی اس لئے یہ خاندان مجاور حضرت شاہ بدر دیوان کے نام سے مشہور ہو گیا تھا۔ حضرت سید علی درویش بخاری علیہ الرحمۃ مورث اعلیٰ حضرت سید محمد شاہ صاحب، حضرت سید محمد حسین صاحب اور حضرت سید احمد شاہ صاحب مرحوم اور حضرت سید اصغر شاہ صاحب

Marfat.com

مرحوم کے تھے۔

۱۔ حضرت سید جلال الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے بہت بڑے عالم باعمل تھے ان کا شجرہ نسب گیارہ واسطوں کے بعد حضرت سید حسن بدر الدین سرکار مثانیاں شریف سے مل جاتا ہے۔ یعنی حضرت سید جلال الدینؒ بن حضرت سید قطب الدینؒ بن حضرت سید ابراہیمؒ بن حضرت سید فتح اللہ شاہؒ بن حضرت سید عبدالقادرؒ بن حضرت سید ابوبکرؒ بن حضرت سید داؤدؒ بن حضرت سید بہاؤ الدینؒ بن حضرت سید احمد علیؒ بن حضرت سید قاسمؒ بن حضرت سید شرف الدینؒ بن حضرت سید یحییٰ زاہدؒ بن حضرت سید شہاب الدینؒ۔ یعنی سید جلال الدین گیلانی حضرت سید یحییٰ زاہد شہید تاتار سے آکر حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ سے مل جاتے ہیں۔

حضرت سید جلال الدین گیلانی حضرت سید فاضل شاہؒ بن حضرت سید رشیدؒ کے زمانہ میں مثانیاں شریف میں بغرض تعلیم و تدریس تشریف لائے تھے۔ اس وقت استاد یا پیش امام کو ملاں جی کہا کرتے تھے۔ اس نسبت سے اولاد حضرت سید جلال الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ "ملانے" مشہور ہو گئی۔ اس طرح مثانیاں شریف میں اولاد شاہ بدر کے علاوہ تین مزید خاندان یعنی لاہور کے اولاد حضرت سید عبدالصمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ۔ ۲۔ مجاور اولاد حضرت سید علی درویش بخاریؒ۔ ۳۔ ملانے اولاد حضرت سید جلال الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ یہ نام صرف شناخت کے طور پر مشہور تھے۔ کسی تضحیک یا نقص کی وجہ سے نہ تھے۔ ان خاندانوں کی آپس میں رشتہ داری، بھائی چارہ، انس و محبت اور باہمی ربط و ملاپ بڑے خوش گوار ماحول میں ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہے۔ ایک دوسرے کو بڑی محبت و احترام سے ملتے تھے آپس میں پیار سے گلے ملتے

Marfat.com

نے ۔ رفاہی امور میں ہمیشہ ایک دوسرے سے تعاون کرتے تھے اور ان
ں کبھی بھی مذہبی یا سیاسی نوعیت کا تنازعہ نہیں ہوا اور نہ اب ہے ۔

اولاد شاہ بدر اگر حضرت سید شاہ بدر دیوان رح کی نسبی اولاد ہے تو یہ
ے خاندان یعنی **دیگر سادات** حضرت سید شاہ بدر دیوان کی روحانی
لاد ہے ۔ ان سب لوگوں کا محبوب اور پیشوا حضرت سید حسن بدر الدین مدظلہ
ذات والاصفات ہے جس کے لئے یہ سب ایک فرد واحد کی طرح
یشہ متحد رہتے ہیں اور رحمت خداوندی کے سزاوار بنتے رہتے ہیں ۔ خدا
رے سہارا یہ بھائی چارہ تا قیامت قائم رہے ۔ آمین ۔

دیگر اقوام ۔

اولاد شاہ بدر نے زمین پر کاشت کاری اور اس کی آبادکاری کے عمل کو
اری رکھنے کے لئے اپنے مریدین کے بہت سے خاندانوں کو شانیاں شریف
ں لاکر آباد کر لیا تھا ۔ کیونکہ ان کو تبلیغ دین کے کام سے فرصت نہیں تھی ۔ اس وجہ
ے زمین بے آباد پڑی رہتی تھی اور دیگر قصبات میں اکثر مرید زمین کی نایابی
ی وجہ سے بڑی بڑی تکالیف کا سامنا کرتے تھے ۔ اس لئے اولاد شاہ بدر نے
راعت پیشہ اقوام یعنی راجپوت ، جاٹ ، ارائیں ، ڈوگر اور کمبوؤں کے خاندان
شانیاں شریف میں بغرض کاشت کاری لاکر ان کو اپنی زمینیں دے دیں ۔ اس طرح
یہ خاندان خوشحال ہو گئے تھے ۔

دیگر ضروریات زندگی فراہم کرنے کے لئے دوسرے قصبات سے نزدور پیشہ
اقوام نائی ، موچی ، تیلی ، کمار ، ترکھان ، لوہار ، فقیر ، بروالے ، قصائی ، مراثی وغیرہ
لاکر آباد کر لئے ۔ بلکہ غیر مسلم سرکاری اور نیم سرکاری مہمانوں کی خاطر تواضع کے لئے
سکھ ترکھان بھی آباد تھے ۔ تجارت پیشہ کھوجے یا شیخ بھی گاؤں میں آباد تھے ۔

Marfat.com

دیگر اقوام کے ساتھ اولاد شاہ بدر کا برتاؤ

اولاد شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ بڑی خوش طبع، خوش خلق، نرم مزاج اور سخی تھی۔ اپنے ملنے والوں سے اس طرح پیش آتے کہ دوسرے لوگ ان سے مزید راہ و رسم پیدا کرنے کی آرزو کرتے تھے۔ جو ایک دفعہ مل گیا وہ ہمیشہ کے لئے ان کا ہو گیا اور یہ اس کے ہو گئے اور جو ایک دفعہ مشانیاں آگیا دوبارہ نہ گیا۔

مشانیاں شریف کے محلہ جات

قصبہ مشانیاں شریف کے مختلف محلہ جات تھے۔ ان محلہ جات کے مندرجہ ذیل نام تھے۔

اندرون محلہ یا کھوہ والا محلہ

یہ محلہ سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کی قلعہ نما رہائش گاہ یعنی اندرون فصیل قصبہ آباد تھا۔ اس محلہ کے وسط میں ایک بہت ہی بڑا کنواں تھا جو اپنی گہرائی میں لاثانی تھا۔ اس کا پانی بہت ہی ٹھنڈا اور میٹھا تھا۔ اس میں اولاد حضرت شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ آباد تھی۔

ہٹ والا محلہ

یہ محلہ ہٹ والا سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کے اردگرد آباد تھا۔ یعنی اولاد سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے جگہ کی تنگی کی وجہ سے بیرون محلہ کے مشرقی حصہ کچھ مکانات اور حویلیاں تعمیر کر لیں تھیں۔ اس کو ہٹ والا محلہ کا نام دیا ہوا تھا۔

Marfat.com

حجرے والا محلہ

یہ محلہ حجرہ شریف حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے اردگرد آباد تھا۔ اس میں اولاد حضرت سید عبدالنبی اور حضرت سید عبدالحمید پسران سید شاہ علی صابر آباد تھی۔

ماڑیاں والا محلہ

یہ محلہ قصبہ مٹانیاں شریف کے جنوب مغرب میں آباد تھا۔ اس میں زیادہ تر اولاد حضرت سید عبداللطیفؒ اور سید محمد صادقؒ بن حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ آباد تھی۔

حویلیاں

جگہ کی تنگی اور آبادی کے زیادہ ہو جانے کی وجہ سے اولاد حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے قصبہ کے شمالی حصہ میں ایک کالونی تعمیر کر لی تھی۔ اس محلہ یا کالونی کو حویلیاں کہتے تھے۔

اس طرح سادات اکرام اولاد حضرت سید شاہ بدر دایان علیہ الرحمت قصبہ کے بالکل وسط میں آباد تھی ان کے اردگرد دیگر اقوام آباد تھیں۔

اولاد حضرت سید عبدالصمد ہمدانیؒ قصبہ کے مغربی حصہ میں آباد تھی اور اولاد حضرت سید جلال الدین گیلانی قصبہ کے جنوب مغرب میں آباد تھی مزدور پیشہ اقوام قصبہ کے اردگرد آباد تھی۔

Marfat.com

نمبرداریاں

قصبہ میں چار نمبردار تھے ان پر ایک چیف نمبردار ہوا کرتا تھا۔ ۱۹۴۷ء سے پہلے حضرت سید صابر حسین رح، حضرت سید غلام مرتضےٰ رح حضرت سید احمد علی بن غلام دستگیر نمبردار تھے اور حضرت سید محمد حفیظ رح چیف نمبردار قصبہ مثانیاں شریف تھے۔

مثانیاں شریف کے مقبرہ جات

قصبہ مثانیاں میں سب سے بڑا اور لاثانی دربار حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ جہاں پر ہر وقت رحمت باری تعالیٰ کا نزول ہوتا تھا۔ اس دربار شریف سے ہر وقت سالکین اور عارفین فیض یاب ہوتے رہتے تھے۔ عرس حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ ہر سال ۱۲۔ ربیع الاوّل اور ہر ماہ نوچندہ جمعرات کو ہوا کرتا تھا۔ روضہ شریف میں خزانہ کے سامنے والی قبر شریف حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ اُن کے دائیں جانب حضرت بی بی مرصعہ رحمۃ اللہ علیہا محو خواب ہیں اور حضرت سید شاہ بدر دایان رحمۃ اللہ علیہ کی بائیں جانب حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین اور خلیفہ اوّل حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف ہے۔ ان کے بائیں جانب حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین اور خلیفہ حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف ہے۔ ان کے بائیں جانب حضرت سید جان محمد رح بن حضرت سید شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف ہے۔ ان کے

Marfat.com

ی جانب حضرت سید عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف ہے ۔ دربار کے
من میں اولاد حضرت سید شاہ علی صابرؒ اور سید عبدالشکور کی قبور ہیں ۔
زانہ کے بالکل نزدیک خادم حضرت شاہ بدر کی قبر ہے ۔ قرین قیاس
قبر حضرت علی درویش کی ہو گی ۔ روضہ سے باہر حضرت بہاؤ الدین کی قبر
قی آل کے درخت کے سایہ میں رہتی تھی ۔

دربار شریف کے شمال مغرب میں تقریباً ۱۰۰ گز کے فاصلہ پر حضرت رشید رحمۃ
للہ علیہ اور حضرت سید فرید رحمۃ اللہ علیہ محو خواب ہیں ۔ ان کے سرہانے یعنی شمال
ی جانب حضرت سید چراغ علی شاہ، حضرت سید امداد علی شاہ، حضرت سید
اشق حسین اور دوسرے بزرگوں کی قبور ہیں ۔

مقبرہ حضرت بی بی پاکدامن رحمۃ اللہ علیہا

دربار حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے شمال میں ۵۰۰ گز کے
فاصلہ پر مقبرہ بی بی پاکدامن تھا ۔ یہ مقبرہ بڑا فیض رساں تھا ۔ یہاں پر مانگی ہوئی
دعا دربار خداوندی میں قبول ہوئی تھی ۔

مقبرہ حضرت سید ابرار رحمۃ اللہ علیہ

یہ مقبرہ قصبہ مٹانیاں شریف کے شمال میں تھا ۔ یہاں پر سالکین کو بہت
فیض حاصل ہوتا تھا ۔ یہ روضہ حضرت سید ارشاد حسین برادر سید ابرار حسین نے
تعمیر کروایا ہوا تھا ۔ اس پر ہر سال ربیع الثانی میں عرس ہوتا تھا ۔ حضرت سید ابرار
حسین بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے ۔

Marfat.com

مقبرہ حضرت سید اولاد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ مقبرہ قصبہ کے اندر محلہ حویلیاں میں تھا۔ اس کو آپ کے صاحب زادے حضرت سید عاشق حسین نے تعمیر کروایا تھا۔ سید اولاد علی شاہ کا عرس ہر سال ماہ ہاڑ میں ہوتا تھا۔ آپ کے مرید اور دیگر طالبین ملک کے دور دراز علاقہ سے آکر عرس شریف میں شرکت کرتے تھے اور فیض یاب ہوتے تھے۔

قصبہ مٹانیاں شریف میں مساجد

قصبہ میں مندرجہ ذیل مساجد آباد تھیں۔ یہ مساجد ہر وقت نمازیوں سے بارونق رہتی تھیں۔ ان مساجد میں اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ تفسیر قرآن الحکیم اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معقول انتظام تھا۔

۱۔ مسجد دربار حضرت شاہ بدر دیوان۔ یہ مسجد دربار سے ملحق تھی۔

۲۔ مسجد قتل گڑھ۔ اس مسجد میں سکھوں نے اپنے دور اقتدار میں عدالت اور قتل گاہ بنایا ہوا تھا۔

۳۔ ہٹ والی مسجد۔ یہ مسجد نزد اندرون محلہ تھی۔

۴۔ مسجد حضرت منزل شاہؒ۔ یہ مسجد حضرت منزل شاہ نے بنوائی ہوئی تھی۔ اس کو دوبارہ حضرت سید ارشاد حسین نے کوشش کر کے مرمت کروایا تھا یہ مسجد روضہ بی بی پاکدامن کے نزدیک ہے۔

۵۔ مسجد ہٹیاں والی۔ یہ مسجد بازار مٹانیاں شریف کے وسط میں تھی۔ اس کی تعمیر پرانی تھی۔

۶۔ مسجد نائیاں والی۔ اس مسجد کے نزدیک اولاد حضرت سید عبدالصمد آباد

Marfat.com

تھی۔ کچھ گھرانیوں اور جولاہوں کے تھے مگر مسجد نائیوں کے نام سے مشہور تھی۔

۔ مسجد محلہ ماڑیاں والا۔ یہ مسجد اولاد حضرت سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تعمیر کردہ تھی۔ اس کے نزدیک ہی قبر حضرت سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ تھی۔ ہجرت کے بعد یہ قبر غیر مسلموں نے اکھیڑ دی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ سید اکرم شاہ صاحب نے مشانیاں شریف میں آباد لوگوں کی مدد سے اس کو دوبارہ تعمیر کر دیا ہے۔ سبحان اللہ

سید محمد اکرم شاہ صاحب نے بیان کیا ہے کہ وہ سید جلال الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف کی تعمیر کے سلسلہ میں بڑے پریشان تھے۔ اس معاملہ میں اُن کی اللہ تعالیٰ نے یُوں مدد فرمائی کہ چوہدری بلونت سنگھ ایڈووکیٹ سرپنچ مشانیاں شریف جو بابا گورو نانک صاحب کے جنم دن کے تہوار میں شرکت کرنے کے لئے لاہور تشریف لائے ہوئے تھے، سے ملاقات ہو گئی۔ سید اکرم شاہ صاحب نے سردار بلونت سنگھ جو سیّد دلاور حسین بن سید الطاف حسین ؒ ریٹائرڈ ایس پی کے مکان میں سکونت پذیر تھے حالات بیان کئے۔ سردار صاحب موصوف نے اس کام کو کرنے کی حامی بھر لی۔

سردار بلونت سنگھ صاحب نے حسب وعدہ قبر شریف حضرت سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ تیار کروا دی ہے۔ اس سلسلہ میں سردار مسوداگر سنگھ ریٹائرڈ پرنسپل جو کہ مشانیاں شریف میں ایک معروف شخصیت ہیں۔ ان کی بڑی مدد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَاَحْسَنَ مِنْکَ تَرَاقَطْ عَیْنِیْ

وَاَجْمَلْ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری آنکھوں نے آپ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا ہے اور کسی عورت نے آپ سے زیادہ خوبصورت فرزند پیدا نہیں کیا ہے۔

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ

کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: یارسول اللہ یاحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہر عیب سے پاک ہیں۔ آپ ایسے برگزیدہ ہیں کہ آپ کی تخلیق آپ کی مرضی سے ہوئی

مَنْ ذَا الَّذِیْ مَا سَاءَ قَطْ

وَمَنْ لَہٗ الْحُسْنٰی فَقَطْ

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ایسا بھی کوئی شخص (سوائے آپ کے) ہو سکتا ہے کہ جس نے کبھی برائی نہیں کی ہے اور جس میں صرف خوبیاں ہی خوبیاں ہوں۔

مُحَمَّدُ الْھَادِی الَّذِیْ

عَلَیْہِ جِبْرِیْلُ ھَبَطْ

ترجمہ: ایسی اعلیٰ اور ارفع شخصیت صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، جن پر حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوئے ہیں۔

Marfat.com

مَنْ ذَا الَّذِي تَرْضَى سَجَايَاهُ كُلُّهَا
كَفَى لِمَرْءٍ نُبْلاً اَنْ تُعَدَّ مَعَايِبُهٗ

ترجمہ: ایسا شخص کون ہے کہ جس کی تمام عادات پسندیدہ ہوں۔ یہ کسی کو بھی شرف حاصل نہیں ہے کہ اس کی تمام برائیاں ختم کر دی جائیں۔ سوائے میرے آقا اور مولا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

(از حضرت حسان بن ثابت رضؓ)

مدحت حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ

ایک دفعہ حضرت مولانا غلام رسولؒ مؤلف "تفسیر یوسف" حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پُر انوار پر حاضر ہوئے۔ حضرت مولاناؒ جسمانی عارضہ میں مبتلا تھے۔ آپ نے دربار میں حاضر ہو کر بڑے درد مند لہجہ میں ایک قصیدہ پڑھا جب آپ اپنا قصیدہ ختم کر چکے تو آپ بالکل تندرست اور توانا تھے۔ اُس قصیدہ کے چند اشعار قارئین کی خدمت میں بطور تبرک پیش ہیں۔

اے شمع بزم رسالت، اے نور دیدۂ مرتضٰے
قبلۂ بیت الحرم، سرتاج جملۂ اولیاء
اے ماہِ افلاک شریعت، پیشوائے اولیاء
در تمہارے پہ کھڑا کرتا ہے، عاجز التجاء
یا شاہ بدر یا والئے پنجاب یا مظہر ہو دو سخا
میرا لیا میں دونوں جہاں میں دل میرے کا مدعا
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

درود و سلام بخدمت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ اظہریت پہ اظہر درود
اَظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

وَاللّیل میں وہ والفجر کا ظہور
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

فاطمہ زہرا، طیبہ، طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

محبس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

اصلِ نسل صفا وَجہ وصلِ خدا
بابِ فصل ولایت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مجتبےٰ سید الاسخیاء والاولیاء
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اس شہید بلا شاہ گمگشتگاں قرار
بیکس دستِ غربت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردن اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی)

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝

یا اللہ جل جلالہٗ

یا محمد المصطفٰی

خزینۂ العلم و العرفان

یعنی

ذکر حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ

حصّہ دوم

مُصنّفہ ومؤلّفہ

سیّد محمد اکبر شاہ گیلانی مثانوی

یا علی المرتضٰی

یا غوث الاعظم

چاہ میراں۔ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

فہرست مضامین

(حصّہ دوئم)

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
	نعت شریف	۱۲
۱	حضرت شاہ علی صابرؒ بن	
	حضرت شاہ بدر دیوانؒ	۱۳
۲	حضرت سید شاہ عبدالشکورؒ	
	بن حضرت سید شاہ علی صابرؒ	۲۰
۳	حضرت سید رشیدؒ بن	
	حضرت شاہ عبدالشکورؒ	۳۲
۴	حضرت سید محمد فاضل شاہؒ بن	
	حضرت سید رشیدؒ	۳۳
۵	حضرت سید ولایت علی شاہؒ	
	بن حضرت سید فاضل شاہؒ	۳۵
۶	حضرت سید امیر علی شاہؒ	
	بن حضرت سید ولایت علی شاہؒ	۳۶
۷	حضرت سید حسین علی شاہؒ بن	
	حضرت سید امیر علی شاہؒ	۳۷
۸	حضرت سید حیات علیؒ بن	
	حضرت سید حسین علیؒ	۲۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۹	حضرت سید چراغ علی شاہؒ	
	بن حضرت سید غلام مصطفےٰ شاہؒ	۴۰
۱۰	حضرت سید اولاد علی شاہؒ بن	
	حضرت سید چراغ علی شاہؒ	۴۳
۱۱	حضرت سید امداد علی شاہؒ بن	
	حضرت سید چراغ علی شاہؒ	۴۴
۱۲	حضرت سید عاشق حسینؒ بن	
	حضرت سید چراغ علی شاہؒ	۴۷
۱۳	حضرت سید محمد حسینؒ بن	
	حضرت سید چراغ علی شاہ	۴۹
۱۴	حضرت سید محمد ارشدؒ بن	
	حضرت سید محمد حسینؒ	۵۲
۱۵	حضرت سید سلطان محمدؒ بن	
	حضرت سید بہادر علیؒ	۵۳
۱۶	حضرت سیّد سید محمدؒ بن	
	حضرت سید سلطان محمدؒ	۵۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۷	حضرت سید فیض محمدؒ بن	
	حضرت سیّد سید محمدؒ	۵۷
۱۸	حضرت سید شفیع محمدؒ بن	
	بن حضرت سید گل محمدؒ	۵۹
۱۹	حضرت سید رستم علیؒ بن	
	حضرت سید حسین علیؒ	۶۰
۲۰	حضرت سید شرف علیؒ بن	
	حضرت سید رستم علیؒ	
۲۱	حضرت سید سبحان علیؒ بن	
	حضرت سید رستم علیؒ	۶۱
۲۲	حضرت سید میرؒ بن	
	حضرت سید علی محمد	۶۳
۲۳	حضرت سید محمد افضلؒ بن	
	حضرت سید عطا محمدؒ	۶۴
۲۴	حضرت سید محمد لطیفؒ بن	
	حضرت سید شفیع محمدؒ	۶۵
۲۵	حضرت سید واجد حسینؒ بن	
	حضرت سید محمد افضلؒ	۶۶
۲۶	حضرت سید احمد حسینؒ بن	
	حضرت سید محمد افضلؒ	۶۷

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۷	حضرت سید علی اکبر شاہؒ بن	
	حضرت سید شاہ نوازؒ	۶۸
۲۸	حضرت سید رحمت علی شاہؒ	
	بن حضرت سید شاہ علیؒ	۶۹
۲۹	حضرت سید محمد چراغؒ بن	
	حضرت سید سبحان علیؒ	۷۰
۳۰	حضرت سید محمد حسینؒ بن	
	حضرت سید نتھے شاہؒ	۷۱
۳۱	حضرت سید درویش محمدؒ بن	
	حضرت سید رشیدؒ	۷۲
۳۲	حضرت سید ہاشم علیؒ بن	
	حضرت سید فرزند علیؒ	۷۳
۳۳	حضرت سید محمد حسینؒ بن	
	حضرت سید ہاشم علیؒ	۷۴
۳۴	حضرت سید شفقت علیؒ	
	بن حضرت سید تیغ علیؒ	۷۵
۳۵	حضرت سید حسین چراغؒ بن	
	حضرت سید احمد شاہؒ	۷۶
۳۶	حضرت سید برکت علی شاہؒ	
	بن حضرت سید تیغ علیؒ	۷۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۳۷	درود و سلام در خدمت افضل الخلائق صلی اللہ علیہ وسلم	۷۸
	باب دوم	
۱	حضرت سید فرید رح بن حضرت سید شاہ عبدالشکور رح	۷۹
۲	حضرت سید محمد ظریف رح بن حضرت سید فرید رح	۸۰
۳	حضرت سید محمد افضل رح بن حضرت سید محمد ظریف رح	۸۱
۴	حضرت سید صابر حسین رح بن حضرت سید میراں بخش رح	۸۲
۵	حضرت سید بدر علی شاہ رح بن حضرت سید قادر بخش رح	۸۳
۶	حضرت سید سلطان اکبر رح بن حضرت سید نجف علی رح	۸۴
۷	حضرت سید فقر علی رح بن حضرت سید محمد شاہ رح	۸۵
۸	حضرت سید مولوی تاج الدین بن حضرت سید محمد شاہ رح	۸۶

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۹	حضرت سید حسین رح بن حضرت سید تاج الدین رح	۸۷
۱۰	حضرت سید عبدالحمید رح بن حضرت سید تاج الدین رح	۸۸
۱۱	حضرت سید ارشاد حسین رح بن حضرت سید محمد چراغ رح	۸۹
۱۲	حضرت سید سجاد حسین رح بن حضرت سید محمد چراغ رح	۹۰
۱۳	حضرت سید ابرار حسین رح بن حضرت سید محمد چراغ	۹۱
۱۴	حضرت سید محمد عارف رح بن حضرت سید فرید رح	۹۲
۱۵	حضرت سید سراج الدین رح بن حضرت سید محمد شاہ رح	۹۴
۱۶	حضرت سید اولاد علی شاہ رح بن حضرت سید تیغ علی شاہ رح	۹۵
۱۷	حضرت سید محمد عارف رح بن حضرت سید ملک شاہ رح	۹۶
۱۸	حضرت سید برکت علی شاہ رح بن حضرت سید محمد عارف رح	۹۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۹	حضرت سید ملک شاہؒ بن حضرت سید عالم شاہؒ	۹۸
۲۰	حضرت سید محمد چراغؒ بن حضرت سید علی شیرؒ	۹۹
۲۱	حضرت سید گوہر شاہؒ بن حضرت سید ملک شاہؒ	۱۰۰
۲۲	حضرت سید محمد انیسؒ بن حضرت سید گوہر شاہؒ	۱۰۱
۲۳	حضرت سید عزت علیؒ بن حضرت سید صاحب شاہؒ	۱۰۲
۲۴	حضرت سید شبیر حسینؒ بن حضرت سید عزت علیؒ	۱۰۳
۲۵	حضرت سید عاشق حسینؒ بن حضرت سید محمد حسینؒ	۱۰۴
۲۶	حضرت سید چراغ علیؒ بن حضرت سید ولایت علیؒ	۱۰۵
۲۷	حضرت سید واصل شاہؒ بن حضرت سید محمد ظریفؒ	۱۰۶
۲۸	حضرت سید علی شیرؒ بن حضرت سید صاحب شاہؒ	۱۰۷
۲۹	حضرت سید صالح شاہؒ بن حضرت سید محمد ظریفؒ	۱۰۸
۳۰	حضرت سید حامد شاہؒ بن حضرت سید غلام محی الدین	۱۰۹
۳۱	حضرت سید مرادی محمد شاہؒ بن حضرت سید شاہ نوازؒ	۱۱۰
۳۲	حضرت سید خورشید علیؒ بن حضرت سید تیغ علیؒ	۱۱۳
۳۳	حضرت سید امداد علیؒ بن حضرت عطا محمدؒ	۱۱۴
۳۴	حضرت سید شاہ چراغؒ بن حضرت سید جہان شاہؒ	۱۱۵
۳۵	حضرت سید قطب شاہؒ بن حضرت سید عامد علی شاہؒ	۱۱۶
۳۶	حضرت سید غلام فریدؒ بن حضرت سید غلام رسولؒ	۱۱۷
۳۷	حضرت سید میاں محمدؒ بن حضرت سید علی محمدؒ	۱۱۹
۳۸	حضرت سید محمد اعظمؒ بن حضرت سید محمد عارفؒ	۲۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۰	حضرت سید شاہ عنایتؒ بن حضرت سید قطب شاہ	۲۰۶
۱۱	حضرت سید شاہ نوازؒ بن حضرت سید مک شاہؒ	۲۰۷
۱۲	حضرت سید باقر حسینؒ بن حضرت سید شاہ مہتابؒ	۲۰۸
۱۳	مناجات در مدح در شان شاہ ولایت حضرت علی المرتضیٰؑ	۲۰۹
	باب ہفتم	
۱	حضرت سید محمد صادقؒ بن حضرت شاہ بدرالدینؒ	۲۱۰
۲	حضرت سید فتح اللہ شاہؒ بن حضرت سید محمد صادقؒ	۲۱۲
۳	حضرت سید اصغر علی شاہؒ بن حضرت سید الٰہی شاہؒ	۲۱۳
۴	حضرت سید منزل شاہؒ بن	
	حضرت سید اصغر علی شاہؒ	۲۱۴
۵	حضرت سید امام شاہؒ بن	
	حضرت سید حیون شاہؒ	۲۱۵
۶	حضرت سید الطاف حسین شاہؒ بن حضرت سید اصغر علی شاہؒ	۲۱۶
۷	حضرت سید محمد اشرف شاہؒ بن حضرت سید الطاف حسینؒ	۲۱۷
۸	مناجات در مدح قصبہ مشانیاں شریف	۲۱۸
۹	ایک نصیحت	″
۱۰	حضرت سید حبیب اللہؒ بن حضرت شاہ بدرالدینؒ	۲۲۰
۱	شجرہ عالیہ قادریہ بدریہ	۲۲۸
۲	خلیفہ اوّل	۲۳۰
۳	خلیفہ دوئم	۲۳۱
۴	نعت شریف	۲۳۴
۵	اپیل	۲۳۵
۶	فہرست عطیات دہندگان	۲۳۸

Marfat.com

نعت شریف

جنت میں کہاں یارو، جو بات مدینے میں
اے کاش میرے کٹتے دن رات مدینے میں

تو میرے سلاموں کی، تو میرے دردوں کی
اے بادِ صبا لے جا، سوغات مدینے میں

ایک عمر سے بہتر ہے، اک عمر سے افضل ہے
ہو جائے بسر جس کی، اِک رات مدینے میں

ڈھلتے ہیں گھڑی بھر میں، سو پاپ مسلمان کے
اس شان سے ہوتی ہے برسات مدینے میں

جینے کا مزہ آتا، مرنے کا مزہ آتا
رہتے جو کبھی ہم بھی، دن رات مدینے میں

بھر جائے دعاؤں سے، آقا کی عطاؤں سے
خالی بھی اگر ہوتے، یہ ہاتھ مدینے میں

کچھ اور مزا ہوتا، کچھ اور سماں ہوتا
پڑھتا جو کبھی انجم، یہ نعت مدینے میں

یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ
اغثنی و مددنی فی سبیل اللہ

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر

در حسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

Marfat.com

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبّ العَالِمِیْن ہ والصّلوٰۃ والسلام عَلیٰ عِبَادِہِ الَذِیْنَ اصطفٰی خُصُوصاً آلہٖ المجتبیٰ ہ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وَآلہٖ وسلم ہ وَالذی بَیدہٖ نفسی لا یُؤمن بَعدی احتّٰی یَحبنی ولا یُحِبنی ذو القَرَبتی مَا قَام مقامِ بعینہٖ ہ

ترجمہ: سب قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے اور صلوٰۃ وسلم ہو اوپر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو افضل العباد ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ وہ میرے اوپر ایمان نہیں لایا جس نے مجھے دوست رکھا اور میرے قرابت داروں کو اپنی جان میں جگہ نہیں دی۔

سید شاہ علی صابر رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت سید حسن بدر الدینؒ مشانوی

حضرت سید شاہ علی صابر رحمتہ اللہ علیہ ۹۶۱ھ کو مشانیاں شریف میں پیدا ہوئے تھے۔ علم ظاہری اور باطنی امور کی تکمیل سید حسن بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ سے کی تھی۔ آپ عالم با عمل، زاہد، عابد، متقی، پرہیزگار، خوش شکل، خوش وضع خوش لباس تھے۔ حافظ قرآن اور عالم حدیث مبارکہ اور مسائل فقہ سے آگاہ تھے۔ اعلیٰ قسم کے قاری اور رموز باطنی سے پوری طرح آگاہ تھے۔ علم تصوف اور سلوک میں ماہر تھے۔ اپنے والد ماجد حضرت سید حسن بدر الدین رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

جو اپنے وقت کے دیوان تھے۔ خرقہ خلافت حاصل کر کے خود سلسلہ عالیہ قادریہ میں لوگوں سے بیعت لیتے تھے اور حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ کے بعد آپ کے جانشین مقرر ہوئے تھے۔ آپ بڑے ولی کامل تھے۔ آپ کے بارے میں علم سلوک کے درس و تدریس میں ایک مستقل باب حضرت حسین علی رح بن امیر علی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے تالیف شدہ قلمی نسخہ میں درج فرمایا ہے قارئین کے استفادہ کے لئے اس میں سے تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہے۔

اقسام طالب حق

طالب حق جو اللہ تعالیٰ کی معرفت پانے کا متلاشی ہو اور اس مقصد کے لئے ریاضت اور مجاہدات کرتا ہو۔ اُس کو طالب صادق یا طالب حق کہتے ہیں۔

طالب کاذب

جو طالب اللہ تعالیٰ کا متلاشی تو ہو مگر اس کے لئے ریاضت یا مجاہدہ نہ کرتا ہو وہ طالب کاذب ہے۔ کیونکہ اس کا یقین ہے کہ جب ملے گا پاؤں گا۔

مرشد کامل کو پانے کی صورتیں

۱۔ بعض سالک مرشد کو تلاش بسیار کے بعد پا لیتے ہیں۔

۲۔ بعض دفعہ کسی سالک کو کسی اللہ والے کا پتہ دے دیتے ہیں۔

۳۔ کئی دفعہ اللہ تعالیٰ بذریعہ غیبی اشارہ کسی ولی اللہ کے پاس بھیج دیتے ہیں اور وہ اس بزرگ سے فیض حاصل کر لیتا ہے۔

بیعت طالب صادق

اپنے مرشد کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنے آپ کو اس کے ہاتھ میں فروخت کر دیتا ہے۔ طالب صادق اپنے مرشد کے ہاتھ میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح کہ غسال کے ہاتھ میں مردہ ہوتا ہے۔ غسال جس طرح چاہتا ہے مردے کی میل

Marfat.com

ختم کر دیتا ہے۔ اس طرح مرشد کامل اپنے مرید کے نقائص دور کر دیتا ہے اور اس کو مائل بہ پرواز کر دیتا ہے۔ اور وہ اپنی روحانی سیر کرنے لگ جاتا ہے۔

بیعت کے اقسام

بیعت کے دو اقسام ہیں۔ ۱۔ بیعت صادق ۲۔ بیعت کاذب

بیعت صادق

جو طالب صادق اپنے مرشد کا من وعن کہا مانے، اس میں اپنی رائے یا وسواس کو داخل نہ کرے۔

بیعت کاذب

سالک اپنے مرشد کے حکم کو اپنی عقل اور نظر سے دیکھے اور اس کے حکم پر عمل کرنے میں اپنا ذاتی نفع اور نقصان کا خیال کرے، مرشد کے حکم پر اپنی عقل و نظر سے تنقید کرے اور مرشد کے حکم کی پرواہ نہ کرے۔

توجہ مرشد

سالک پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کے امر کے مطابق ریاضت اور مجاہدہ میں مصروف رہے اور مرشد کے حکم کی پوری پوری تعمیل کرے اور مرشد اپنے مرید کی اچھی طرح تعلیم اور تربیت کرتا رہے اور سالک کو پیش آمدہ مشکلات کو حل کرتا رہے۔ اس طرح چند روز کی ریاضت سے سالک کا دل جاری ہو جائے گا اور وہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے گا۔

فناء فی الشیخ

جب سالک اپنے مرشد کے بتائے ہوئے ذکر اور فکر میں مصروف رہ کر پریشان اور مضمل رہنے لگے گا اور مرشد کی صحبت میں اس کو سکون اور فرحت میسر ہو گی۔ جب شیخ سے جدا ہو گا تو بڑی پریشانی اور بے قراری میں تڑپے گا اور مرشد کے پاس خوش ہو گا اور مسکرائے گا۔ یہ درجہ فنا فی الشیخ کا ہے۔

Marfat.com

ذکر کلمہ طیبہ، دعائے کریمہ، تسبیح فاطمہ سلام اللہ علیہا، درود پاک اور دیگر اوراد جو مرشد تجویز کرے۔ پڑھنے سے جسم کے گندے مادے دھل جاتے ہیں اور اس میں نور معرفت جاری ہو جاتا ہے۔

ذکر کی اقسام ذکر کی دو اقسام ہیں۔ ذکر خفی جو ذکر پوشیدہ طور پر کیا جائے۔ یعنی ذکر دل میں جاری رکھے اور دنیاوی کاروبار میں بھی مصروف رہے۔ ذکر خفی افضل ہے اور جلد اثر کرتا ہے۔ کیونکہ یہ ریا سے پاک ہوتا ہے۔

ذکر جلی اونچی آواز سے ذکر کرنا۔ یعنی زبان سے اونچی آواز میں ہو، حق ہو یا کلمہ طیبہ، درود شریف پڑھنا۔ جب سالک نیا نیا طریقت میں آتا ہے تو نفس کی سرکشی اسے ذکر سے روکتی ہے۔ سالک اونچی آواز سے ذکر کرتا رہے۔ جب نفس سرکشی چھوڑ دے تو پھر ذکر خفی بہتر ہے۔

ذکر دوام ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہنا اور اللہ تعالیٰ کے سوا سب سے بے تعلق ہو جانا۔ دنیا اور اہل دنیا کو بالکل بھول جائے۔ جس قدر ذکر زیادہ ہوگا اس قدر اس کے جسم میں سے کثافت دور ہوگی۔ کثافت کے زائل ہونے سے روح کا نور اس قدر زیادہ روشن ہوگا اور اللہ کا ظہور نظر آئے گا۔

فکر سالک جب فارغ وقت ہو اپنے افعال اور اعمال کا خود محاسبہ کرے اور اپنے برے اعمال پر افسوس اور اللہ سے معافی اور توبہ کرے اور اچھے اعمال پر مسرت اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے جس نے اس کو نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ برے کاموں سے بچنے اور اپنے شیخ کو راضی کرنے کے لئے ریاضت اور مجاہدات کے لئے تیار

Marfat.com

کرے اور اللہ سے نیک اعمال کرنے کے لئے ہمت اور طاقت عطا کرنے کی دعائیں مانگے اور جو عمل شروع کیا ہے اس پر سختی سے کاربند رہے۔ یہی عمل استقامت اور اثبات ہے جو سالک کے لئے روحانی معراج کا زینہ ہے۔

فکر تمام اپنے خیال کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رکھنا اور غیر اللہ کو دل سے نکال کر ہر فعل اللہ تعالیٰ کی قربت اور خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر کرنا۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کا بجالانا لازمی ہے۔

۱۔ ہر وقت باوضو رہنا۔
۲۔ امور شریعت بجالاتے رہنا۔
۳۔ مرشد کے بتائے ہوئے ذکر اور عمل کو ہر وقت جاری رکھنا۔
۴۔ کم کھانا، کم سونا، کم بولنا، گوشہ نشین رہنا، خالق اور اس کی مخلوق کے بارے میں صادق رہنا۔
۵۔ ہر کام میں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنا۔
۶۔ ہر خوشی اور غمی میں صابر اور شاکر رہنا۔ تمام امور من جانب اللہ تصور کر کے راضی بہ رضا رہنا اور دل میں خیال کرنا کہ اس میں ہی میری بہتری اور عافیت ہے۔

سالک کو ناکام بنانے والے امور سالک میں اگر مندرجہ ذیل خامیاں ہوں اور اس میں یہ نقص پائے جاتے ہوں تو وہ اپنی منزل مقصود پر نہیں پہنچ پاتا ہے۔

ریاء ایسا عمل جس میں سالک کو صرف اپنی بڑائی مطلوب ہو اور اس سے طالب صادق کو صرف لاف زنی مطلوب ہو اور اُس میں ذاتی عمل نہ ہو۔

ریاء کی اقسام ایسا طالب جو تنہائی میں عبادت کرتا ہو مگر جب اس کے حال سے کوئی واقف ہو جائے یا اس کو دیکھ لے تو خوش ہو جائے یہ ریا خفی ہے۔

Marfat.com

ریا جلی طالب صادق لوگوں کو دکھاوے کے لئے اعمال اور نیک کام کرے تاکہ لوگ اس کو پرہیزگار تصور کریں۔ اس لئے ضروری ہے کہ طالب صادق اس فتنہ سے بچتا رہے۔

غضب یا غصّہ انسان کے خلاف جب کوئی دوسرا شخص بات کرتا ہے تو انسان پر قدرتی طور پر ایک ہیجانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اس کیفیت کو غصّہ کہتے ہیں۔

غصّہ کی اقسام غصّہ یا غضب کی تین حالتیں یا اقسام ہیں۔ جن کا ذکر درج ذیل ہے۔

۱۔ افراط غصّہ اتنا بڑھ جائے کہ اپنے آپ پر قابو ہی نہ رہے۔ یہ کیفیت خطرناک ہے۔ اس پر نصیحت یا سمجھانے کا اثر نہیں ہوتا ہے۔

۲۔ تفریط غصّہ تو زیادہ ہو مگر عقل قائم رہے۔ اس میں ہدایت کرنے یا سمجھانے سے انسانی افعالِ بد سے رک جاتا ہے۔

۳۔ اعتدال ایسی طبیعت کہ اپنے خلاف بات پر ناگواری ظاہر نہ کرے اور نہ ہی غصہ محسوس کرے۔

چونکہ انسان غصّہ عقل اور ایمان کا دشمن ہے اس لئے طالب صادق کو ایسے کم کرنے کے لئے مرشد سے ہدایت حاصل کرتے رہنا چاہیئے۔ سالک اس کیفیت کو رفع کرنے کے لئے ذکر اور فکر میں مشغول رہے۔ یہ بہت ضروری ہے۔

وصال آپ کا وصال ۱۰۲۵ھ میں ہوا۔ حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے غسل اور کفن دیا۔ جنازے میں بے شمار مریدین شریک ہوئے اور آپ کو حضرت شاہ بدر دیوان رح کے بائیں پہلو میں دفن کر دیا گیا تھا۔

Marfat.com

اولاد آپ کو اللہ تعالیٰ نے بڑے نیک اور صالح بیٹے عطا فرمائے تھے جن کے اسمائے گرامی حضرت سید عبدالشکور، سید عبدالنبی، سید عبدالحمید۔ ان میں سے سید عبدالشکور سب سے زیادہ لائق اور شان والے تھے۔

تفصیل اولاد حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ علی صابرؒ بن حضرت شاہ بدر دیوانؒ نے سادات کے تین مشہور و معروف گھرانوں میں شادیاں فرمائی تھیں جن سے اولاد حضرت شاہ علی صابرؒ اللہ کے فضل و کرم سے خوب پھلی پھولی ہے۔

زوجہ اوّل ۔ حضرت بی بی فاطمہ عائشہ بنت سید عمرؒ ساکن کوٹلہ سیداں متصل قصبہ دیگوال راجپوتاں۔ اس ولیہ کاملہ، عابدہ، زاہدہ بی بی پاک سے حضرت سید شاہ عبدالشکورؒ پیدا ہوئے تھے جن کی اولاد اللہ کے فضل و کرم سے خوب پھلی۔

زوجہ دوم ۔ حضرت بی بی رحمتؒ بنت حضرت سید میرؒ ساکن چک میراں متصل قصبہ چونڈہ سیداں۔ اس عارفہ کاملہ بی بی سے تین فرزند حضرت سید عبدالنبیؒ حضرت سید ابوسعیدؒ، حضرت سید حامد شاہ پیدا ہوئے تھے۔ مگر اولاد صرف سید عبدالنبیؒ سے جاری ہے

زوجہ سوم ۔ حضرت بی بی جانؒ بنت حضرت سید عبدالنبیؒ ساکن موضع شاہ پور سیداں متصل ڈیلی راجپوتاں تعلقہ ڈلیو۔ اس ولیہ کاملہ بی بی پاک سے دو فرزند حضرت سید کبیر حسنؒ اور حضرت سید حمیدؒ پیدا ہوئے۔ مگر اولاد صرف سید حمید سے جاری ہے۔ ان سب حضرات کا مفصل ذکر ان کے اپنے مقام پر آئے گا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رب العالمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعاقبۃ للمتقین برحمتک یا ارحم الرّٰحمین ۔

حضرت سید شاہ عبدالشکورؒ بن حضرت سید شاہ علی صابر رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید عبدالشکورؒ بن حضرت شاہ علی صابر رحمتہ اللہ علیہ بڑے بلند پایہ ولی اللہ، سیف زبان، مستجاب الدعا، علوم ظاہری اور باطنی میں اعلیٰ مقام اور ارفع شان کے مالک ولی اللہ تھے۔ آپ نے تفسیر، فقہ اور حدیث اپنے والد سید شاہ علی صابر رحمتہ اللہ علیہ سے پڑھے تھے اور علوم باطنی کا فیض اپنے جدّ بزرگوار حضرت سید حسن بدر الدین المعروف والمشہور عمدۃ السالکین، زبدۃ العارفین حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیے تھا۔

ذاتی اوصاف

حضرت سید میراں شاہ عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ ایک بلند پایہ قاریٔ قرآن، مفسر، محدّث اور ایک بہت بڑے خطیب، عالم اور فقیہ تھے۔ بڑے منکسر المزاج، متواضع، صاحب ورع، متوکل، عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ آپ میں وہ تمام خوبیاں تھیں جو آپ کے جدّ بزرگوار حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تھیں۔ آپ میں متضاد خوبیاں جمع تھیں۔ جہاں آپ بڑے صابر اور شاکر تھے وہاں آپ جلالی شان کے بھی مالک تھے۔

Marfat.com

کسب فیض

آپ نے اپنے والد صاحب اور دادا جان یعنی حضرت شاہ علی صابر رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ سے روحانی فیض حاصل کیا تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دونوں بزرگوں سے فیض حاصل کرنے کے مواقع عطا فرمائے تھے جن کی فیض رساں نظریں لوہے کو سونا بنا سکتیں تھیں۔ سید عبدالشکور جو ایک نایاب موتی تھا اپنے بزرگوں کی صحبتوں میں رہ کر گوہر شب چراغ کی طرح چمکا جس کی روشنی میں کفر اور شرک کے گھپ اندھیر سے دور بھاگ گئے اور ایمان و اسلام کا نور چاروں طرف پھیل گیا۔ آپ نے ہاتھی کی عماری پر بیٹھ کر تبلیغ دین فرمائی اور سلسلہ قادریہ بدریہ کا دائرہ بڑا وسیع اور عریض کر دیا اور پنجاب میں ہزاروں لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر دین اسلام قبول کیا یا دیگر مسلمانوں نے اپنے ایمان اور اسلام کی تجدید کرتے ہوئے سلسلہ قادریہ بدریہ میں بیعت کی اور آج تک اس سلسلہ میں منسلک چلے آتے ہیں۔

اتفاقات

یہ اتفاقات زمانہ تھا یا قدرت الٰہیہ تھی کہ حضرت سید شاہ عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ کو ایسے برگزیدہ اولیاء اللہ سے شرف ملاقات اور فیض نصیب ہوا جو اپنے وقت کے بہت بڑے اولیاء اللہ اور بزرگ تھے۔ ان اللہ والوں میں حضرت حیات المیر زندہ پیر، فرزند دلبند حضرت سید عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ تھے، جن کو حضرت سید عبدالقادر جیلانی، محبوب سبحانی، غوث صمدانی نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرما کر حیات جاوداں عطا فرمائی ہوئی ہے۔ اُن کا فرمان، راحت جاں ہے کہ جمال اللہ احیات المیر زندہ پیر تم امام مہدی اور حضرت عیسےٰ سے ملاقات کرو گے۔ تم میرا سلام اُن کو کہہ دینا۔ اور حضرت سید جمال اللہ المعروف حیات المیر زندہ پیر ۱۰۵۳ھ تا ۱۰۶۰ھ تک

Marfat.com

لاہور تشریف لائے تھے اور آپ نے اُن سے کسب فیض کیا تھا۔ میرا شجرہ طالبی جو کہ حضرت سید حسین علی بن امیر علیؒ تالیف کردہ ہے اس میں ایک واسطہ سید حیات المیر کا بھی ہے۔ یعنی حضرت سید عبدالشکورؒ کے پیر و مرشد سید حیات المیر رحمتہ اللہ علیہ کو ظاہر کیا گیا ہے۔

حضرت سید حیات المیر

حضرت سید حیات المیر زندہ پیر بن سید عبدالرزاق بن سید غوث صمدانی، قطب ربانی شہباز لامکان حضرت سید ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ سنہ ۱۰۵۰ھ تا سنہ ۱۰۶۰ھ تک لاہور میں رہے تھے۔ اس وقت سید عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ کا قیام بھی لاہور میں تھا۔ آپ نے دوسرے عقیدت مندوں کے ساتھ یعنی سید شاہ لطیف بری امامؒ، سید شاہ ابوالمعالیؒ، سید محکم الدین المعروف شاہ مقیم حجروی کے ساتھ حضرت حیات المیر زندہ پیر سے کسب فیض کیا تھا۔ جن کی اکسیر نظر سے آپ پارس بن گئے۔ آپ نے شانیاں شریف کی ایک ننھی منی نگری کو ایک اعلیٰ اور ارفع روحانی، علمی، تمدنی اور سیاسی مقام کے مالک قصبہ میں بدل دیا۔

حضرت میاں میرؒ

حضرت غلام سرور لاہوری مؤلف خزینہ اولیاء نے اپنی بلند پایہ معرکۃ الآرا تالیف میں بیان کیا ہے کہ حضرت حیات المیر زندہ پیر کا قیام حضرت میاں میر رحمتہ اللہ علیہ کے ڈیرہ پر تھا۔ اس طرح حضرت سید عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ بھی درگاہ حضرت میاں میرؒ پر ضرور جاتے ہوں گے اور وہاں پر ہی مغل شہزادہ ولی عہد دارا شکوہ اور حضرت سرہندی سے ملاقات ہوئی ہوگی اور بعد میں حضرت سید سید احمد رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ سے شادی کا سبب پیدا ہو گیا تھا۔ کیونکہ حضرت میاں میر رحمتہ

Marfat.com

اللہ قادری سلسلہ سے منسلک تھے اور سلسلہ قادریہ سے منسلک اولیاء اللہ، علماء، محدّث، صوفی اکثر درگاہ حضرت میاں میر پر آتے تھے۔

رسالہ سکینۃ الاولیاء مؤلفہ شہزادہ دارا شکوہ میں بہت سے صوفیاء جو سرہند شریف کے سکونتی ہیں۔ اُن کو حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں میں شمار کرکے اُن کی رہائش لاہور میں بیان کی گئی ہے۔ اس لئے حضرت شاہ عبدالشکور کی شادی سرہند شریف والوں کے ہاں قرار پانے کا یہی سبب ہے۔

تعمیر حضرت سید شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والا صفات کی خوشنودی طبع کے لئے مغل شہزادہ دارا شکوہ نے اپنے والد شہنشاہ ہند شاہ جہاں بادشاہ سے ایک خطیر رقم منظور کروا دی تھی جو برائے تعمیر روضہ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ چلہ جات لاہور، امرتسر، بٹالہ اور قلعہ نما رہائش گاہ۔ حضرت شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ بمع کئی عدد کنوئیں، مسجد، دیوڑھی وغیرہ تعمیر ہوئے تھے۔ مغل شہزادہ نے اس پر ہی اکتفار نہیں کیا بلکہ فنی سہولت اور ہنرمندوں کی خدمات بھی فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ چلہ جات اور روضہ پاک کے لئے ہزاروں ایکڑ اراضی وقف کروائی تھی۔ اس طرح حضرت شاہ بدر دیوان کا روضہ بالکل اُن خطوط پر اور اُسی نمونہ کا تیار ہوگیا جیسا کہ مغل بادشاہ نورالدین جہانگیر کا لاہور میں تیار ہوا تھا۔ مجھے تو حضرت شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ شہزادہ ولی عہد کی کچھ زیادہ ہی دوستی اور راہ رسم معلوم ہوتی ہے کہ اپنے دادے کا مقبرہ بنانے کے ساتھ ساتھ اپنے دوست کے دادے کا روضہ بھی بنا دیا گیا تھا تاکہ حق دوستی ادا ہو۔

دوسرا پہلو۔ اس کے علاوہ یعنی عام روایت سے ذرا ہٹ کر اگر

Marfat.com

سوچا جائے کہ حکومت وقت نے صرف کاریگروں اور ساز و سامان سے ہی امداد فرمائی تھی تو اتنی بڑی تعمیر و ترقی کے لئے حضرت عبدالشکور نے اپنی کیمیا گر نظر سے یا دست غیب سے دولت پیدا فرما کر بادشاہ کے مقبرہ سے بھی اچھا مقبرہ بنوا دیا۔ مگر ہزاروں ایکڑ اراضی جو کہ دربار کی تعمیر و مرمت کے لئے وقف تھی وہ کیونکر مل گئی۔ اس لئے یہ ہی بات درست ہے کہ شاہ جہاں نے داراشکوہ کی سفارش پر مشائیاں والی سرکار کا احسان مانتے ہوئے اُن کے روضہ کا تعمیر کرنا اور ان کی اولاد کی توقیر اور عزت کرنا اپنا فرض خیال کیا۔ ویسے بھی اہل تاتار حضرت جمال الدین قادری کی تبلیغ اور کوشش سے حلقہ بگوش اسلام ہو گئے تھے۔ اس لئے مغل بادشاہ بڑے صادق الیقین اور اولیاء اللہ کے معتقد تھے۔

سید عبدالشکور

سید عبدالشکور عین اللہ تعالیٰ نے اپنے جد حضرت سید عبدالقادر جیلانی، محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا جلال، سید امام حسن مجتبےٰ علیہ السلام کا حلم اور مولائے کائنات حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام کا علم اور حضرت امام حسین سید الشہدائے کربلا علیہ السلام کا صبر اور عشق جناب باری تعالیٰ اور محبت دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ پائے جاتے تھے۔ اس داعی حق نے اپنے باپ، دادا کا پیغام دور دور تک پہنچایا تھا۔ اس مرد مجاہد، ولی کامل، داعی اسلام نے اپنے اہل بصیرت برادران اور اقربا کے ساتھ نواحی اضلاع جالندھر، ہوشیار پور، امرتسر، فیروزپور، لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور گجرات کے اضلاع میں سلسلہ قادریہ، بدریہ کو پھیلایا اور لوگوں کے گھروں ڈیروں، مسجدوں میں جا کر درس اسلام دیا۔ ہزاروں لوگوں کو دائرہ اسلام

Marfat.com

میں داخل کیا اور لاکھوں کو اعمال صالح کا درس دے کر عارف اور کامل بنایا تھا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ ثانی کو ثانیاں شریف بنانے والا سید عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ تھا۔

ایک کارنامہ

اگر وراثت نامہ از سید عبدالشکور کو غور سے دیکھا جائے تو اس میں سے ایسے ایسے رموز و اسرار کا پتہ چلتا ہے کہ انسانی عقل اور فکر کی ان تک رسائی ممکن نہیں ہے۔ وراثت کے مسئلہ کو اپنے علم و عرفان کی بنا پر ایسے حل کر گئے کہ مولائے کائنات کے کلیے اور فارمولے دوبارہ ذہن نشین ہو گئے۔ یعنی روایت ہے کہ ایک دفعہ ملائکہ جناب باب العلم علیہ السلام کے علمی ارتفاع اور مسائل قضا یعنی منصفی کا اندازہ کرنے کے لئے عدالت علی المرتضےٰ میں حاضر ہوئے۔ یہ تین شخصوں کا وفد تھا اور آپس میں متنازعہ مسئلہ یہ تھا کہ ان تینوں کی ملکیت سترہ اونٹ تھے اور اس میں ایک کا نصف حصہ، دوسرے کا تیسرا حصہ اور تیسرے کا نانواں حصہ تھا اور ان کو تقسیم کرنا تھا۔ ہر ایک پورے حصے کا طلبگار تھا۔

حضرت علی المرتضےٰ نے پورا مقدمہ سماعت فرمایا اور قمبر غلام رضی اللہ تعالیٰ کو حکم دیا کہ ایک اونٹ اس میں اور ملا دو۔ قمبر رضؓ نے ایسا ہی کر دیا۔

فیصلہ

آپ نے نصف حصہ والے کو فرمایا کہ اپنا نصف الگ کرے اس نے ۹ اونٹ الگ کر لئے۔

پھر آپ نے تہائی والے کو حکم دیا کہ اپنا حصہ الگ کرے۔ اس نے ۶ اونٹ الگ کر لئے۔

پھر آپ نے تیسرے حصہ دار کو حکم دیا کہ اپنا نانواں حصہ الگ

Marfat.com

کرے۔ اس نے اپنا حصّہ دو اونٹ الگ کر لیئے۔

بعد میں آپنے اپنے غلام کو حکم دیا کہ تم اپنا اونٹ گھر لے جاؤ
ملائکہ اس فیصلہ کے بعد درود و سلام بر محمد اور آل محمد پڑھتے ہوئے غائب
ہو گئے۔ سبحان اللہ۔

امام سیوطی نے تاریخ خلفاء میں ایک اور قصّہ کا ذکر کیا ہے کہ ایک دفع
تین آدمی آپ کی عدالت میں حاضر ہوئے اور اپنا معاملہ فیصلہ کے لئے بیان کیا
کہ ہم دو آدمیوں کے پاس کچھ روٹیاں تھیں۔ یعنی میرے پاس تین اور میرے اس
ساتھی کے پاس پانچ روٹیاں تھیں۔ ہم جب کھانے لگے تو ایک مسافر ہم
میں شامل ہو گیا۔ جاتے ہوئے وہ آٹھ دینار اپنا خرچ دے گیا ہے۔ اب
یہ میرا ساتھی مجھے تین دینار دیتا ہے اور خود پانچ دینار لیتا ہے۔ مگر میرا
مطالبہ ہے کہ مجھے چار دینار ملنے چاہیئے۔ حضرت علی المرتضےٰ نے فرمایا
کہ جو تیرا بھائی خوشی سے دیتا ہے لے لو ٹھیک ہے مگر اُس شخص نے
عرض کیا، نہیں حضرت ہمارے ساتھ انصاف کریں۔ تب حضرت علی المرتضےٰ
نے فرمایا کہ بھائی انصاف تو یہ ہے کہ تمہارا حق صرف ایک دینار بنتا ہے۔ اسے
لے لو۔

تشریح:۔ اس شخص نے عرض کی، حضرت وہ کس طرح۔ اس پر آپ
نے فرمایا کہ بھائی تین روٹیاں تیری اور پانچ روٹیاں تیرے ساتھی کی۔ کل آٹھ
روٹیاں ہوئیں۔ تم تینوں نے آٹھ روٹیوں کے ۲۴ ٹکڑے کھائے۔ یعنی ہر
ایک نے آٹھ ٹکڑے کھائے۔ تیرے نو ۹ ٹکڑے تھے۔ آٹھ تم نے خود
کھائے اور ایک مہمان نے کھایا۔ اس کے ۱۵ ٹکڑے تھے۔ آٹھ اس نے
کھائے، سات مہمان نے کھائے۔ صرف ایک ٹکڑا تمہارا کھایا ہے۔

Marfat.com

ایک ٹکڑے کی قیمت ایک دینار ہے ۔جس کے تم حقدار ہو۔

اب سید عبدالشکور نے لفظ مثانی کی نسبت سے آٹھ حصہ داروں کو سات حصوں میں تقسیم کرنا ہے ۔ان آٹھ حق داروں کے اسمائے گرامی یہ ہیں جن کو وراثت تقسیم ہونا ہے ۔

اقرباء

۱۔ حضرت سید النبی بن سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ ۔ برادر حقیقی

۲۔ حضرت سید عبدالحمید بن سید شاہ علی صابرؒ ۔ برادر حقیقی

۳۔ حضرت سید فتح اللہ شاہ بن سید محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ ۔ برادر عم

۴۔ حضرت سید قطب شاہ بن سید محمد لطیف رحمۃ اللہ علیہ ۔ برادر عم

۵ حضرت سید رشید بن سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ پسر خود

۶۔ حضرت سید فرید بن سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ ۔ پسر خود

۷۔ حضرت سید احمد بن سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ پسر خود

تقسیم وراثت نامہ کے دستخط مندرجہ بالا بزرگ حیات تھے اور حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر صاحبزادگان حضرت حامد الٰہیؒ حضرت سید ابوسعیدؒ ۔ حضرت سید کبیر حسنؒ اور سید شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان ، حضرت سید عبدالعزیزؒ ۔ حضرت سید محمد سعیدؒ ، حضرت سید محمد شریفؒ وصال کر چکے تھے ۔اس لیئے آپ نے اہل حیات اقرباء کو اپنی خلافت ظاہری اور باطنی تقسیم کر کے ان کو اپنے خلفاء مقرر کرتے ہوئے اپنے اوصیاء نما کر کے تقسیم نامہ خلافت لکھ دیا ۔یہی طریقہ کار ہمارے بزرگان دین اہل آل واطہار علیہ السلام اور اولیاء کرام کا تھا ۔

تقسیم نامہ وراثت وخلافت

یعنی تقسیم نامہ برائے وراثت ظاہری
یہ تقسیم نامہ سرکاری طور پر ۱۰۵۵ھ

Marfat.com

میں لکھا تھا۔ جس میں حضرت شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذاتی ملکیت کو اپنے برادران اور فرزندان میں تقسیم کر دیا تھا۔ اس تقسیم کی رو سے ۸۰ بیگھ چاہی زمین میں سے اپنے فرزندان کو ۳۰ بیگھ اور برادران کو ۵۰ بیگھ زمین دے دی۔ ذاتی مکان اور دیگر اشیاء صرف یعنی اسلحہ، جانور، قالین، کتب بھی تقسیم کر دی گئیں۔ اس فراست نامہ (وراثت نامہ) میں فرزندان کے ناموں کو اخفاء میں رکھا گیا تھا۔ جس کا ذکر ہم آئندہ کریں گے اور برادران میں سید عبدالنبی، سید عبدالحمید، سید حامد، سید کبیر، سید ابو سعید کا ذکر ہے۔

فرزندوں کے ناموں کا اخفاء

سید فرید اور سید رشید تو موجود تھے مگر سید احمد ابھی تک اپنے ننھال میں پرورش پا رہے تھے۔ اس لئے آپ نے بیٹوں کے ناموں کو اخفاء میں رکھا آپ کے وصال کے بعد حضرت سید احمد اپنے والد بزرگوار کی نشانیوں کو لے کر مثانیاں شریف آئے۔ سید رشید نے اُن کے آنے پر بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور اپنی جائیداد میں سے اُس کا حصّہ اسے دے دیا۔ مگر سید فرید نے ان سے تعاون نہ کیا۔ اگر سید احمد اپنے والد کی حیات ظاہری میں تشریف لاتے تو اپنا پورا حصہ ۱۰ بیگھ زمین وصول کر لیتے۔ مگر وراثت کو لفظ مثانیاں کی نسبت سے ۷ حصوں میں تقسیم ہونا تھا۔ اگر سید احمدؒ کچھ وقت پہلے آجاتے تو کئی ایک مشکلات کا پیدا ہونے کا امکان تھا۔

وضاحت

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ مثانیاں یعنی جمع مثانی جس میں سات آیات قرآنی شامل ہیں جو تمام قرآن کے مفہوم اور مضمون کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اس تمام سورہ شریفہ یعنی الحمد شریف کا مفہوم "بسم اللہ" شریفہ میں بند ہے اور بسم اللہ شریفہ کا تمام مضمون لفظ "ب"

Marfat.com

یں بند ہے۔ اور لفظ ب کا مفہوم نقطہ ب میں بند ہے۔
اصل نقطہ ب جو منبع انوار واسرار الٰہیہ ہے وہ مدینہ اور سرکار مدینہ ہے۔
اُس کی تفصیل بسم اللہ، نجف اشرف، کربلا معلےٰ، جنت بقیع، ساحرہ
باطمین۔ مشہد، روضہ غوث پاک بغداد ہے۔
الحمد شریف جوان مخازن کی تفصیل ہے۔ اُن میں روضہ پاک حضرت علی
ہجویری، اجمیر شریف کلیر شریف، اُوچ شریف، سخی سرور، لال شہباز قلندر
شانیاں شریف ہیں۔
الحمد شریف کی سات آیات کی نسبت سے حضرت عبدالشکور نے اپنے
سات خلفاء وراثت باطنی کے لئے اور سات ورثا اور اپنی وراثت ظاہری
کے لئے یعنی سکنی زمین، مال مویشی، اسلحہ، کتب، قالین وغیرہ کے لئے نامزد
کئے تھے۔

یاد رکھیں سید عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ ہم سب کے پیر و پیشوا اور محسن ہیں۔
جن کی وجہ سے ہم ظاہری اور باطنی دنیا میں سرفراز ہوئے اور
آج تک ہمارے حال اور مآل میں برابر کے شریک ہیں اور حضرت شاہ بدر دیوان
رحمتہ اللہ علیہ کے سچے عاشق، مرید اور ان کی اولاد کے پاسباں، محافظ، خیر خواہ
اور محسن ہیں۔ ورنہ اپنی خلافت اور وراثت کو کون یوں اپنے اقرباء پر قربان کرتا
ہے۔ کیا ہم میں اُن جیسی سیرت، حمیت ہے کہ ہم اپنے بھائیوں اور چچا زاد بھائیوں
کو اپنی جائز اور پیدا شدہ جائیداد اپنے ہاتھوں تقسیم کریں۔ نہیں یقیناً نہیں۔
اس کے علاوہ ایسا خاندان جو سات سمندر پار سے آکر آباد ہوا تھا۔ ملکی
قوانین کی رو سے کوئی بھی سکنی جائیداد خرید نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ ڈومیسائل کے
بنائے ہوئے قوانین عملداری نافذ تھے۔ سید عبدالشکور نے ذاتی اثر و رسوخ

Marfat.com

سے کچھ اراضی اپنے نام کروا کر اپنے برادران کے نام ہبہ کر دی تاکہ ان کو بھی سکنی حقوق مل جائیں ۔ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو قانون عملداری کے ہوتے ہوئے سید عبدالنبی ، سید عبدالحمید بطور مالک قصبہ مشانیاں شریف نہ بنتے ۔

بعد میں سید احمد علی شاہ پیر ولد سید نور شاہ کے دیوانی مقدمہ کی رو سے تمام سادات مشانیاں شریف جو اولاد شاہ بدر دیوان میں سے تھی خانقاہ بدر دیوان کے نام وقف اراضی کے مالک بن گئے ۔ یہ ملکیت خلافت باطنی یعنی حصہ دربار کی رو سے تھی ۔

سید عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ نے دربار حضرت شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ کو اس طرح تقسیم کر دیا ۔

۱ ۔ حضرت سید قطب شاہ بن حضرت سید محمد لطیف رحمتہ اللہ علیہ ۔ برادر عم ۱/۸

۲ ۔ حضرت سید فتح اللہ شاہ بن حضرت سید محمد صادق رحمتہ اللہ علیہ ۔ برادر عم ۱/۸

۳ ۔ حضرت سید عبدالنبی بن حضرت سید شاہ علی صابر رحمتہ اللہ علیہ ۔ برادر خورد ۳/۱۶

۴ ۔ حضرت سید عبدالحمید بن حضرت سید شاہ علی صابر رحمتہ اللہ علیہ ۔ برادر خورد ۳/۱۶

۵ ۔ حضرت سید مزید بن سید عبدالشکور ۔ پسر خورد ۳/۱۶

۶ ۔ حضرت سید رشید بن سید عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ

۷ ۔ جب حضرت سید احمد بن حضرت سید عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے تو ان کو ۱/۱۶ حصہ دے دیا گیا تھا ۔

اس طرح دربار حضرت شاہ بدر دیوان کے حصہ دار بھی خلفاء بھی سات ہو گئے جو شانی کے لفظ سے مطلوب تھے ۔

خانوادے بعد میں یہی سات خلفاء کی اولاد خانوادے یا پتیاں مشہور ہوئیں ۔ مثلاً پتی سید رشید ، پتی سید فرید ، پتی سید احمد

Marfat.com

سید عبدالنبی وغیرہ

وصال آپ کا وصال ۱۰۷۵ھ میں بروز جمعہ ۹ ربیع الثانی ہوا اور مشانیاں شریف میں دفن ہوئے۔ میلہ نوچندی جو ہر ماہ کی دوسری جمعرات ہوا کرتا تھا۔ اس کو نوچندی اسی لئے کہتے تھے۔

تفصیل اولاد حضرت میراں شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ

حضرت میراں شاہ عبدالشکور بن حضرت شاہ علی صابرؒ کے تین شادیاں رہائیں تھیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

زوجہ اوّل ۔ حضرت بی بی جنتؒ بنت حضرت سید حبیب اللہ بن حضرت سید شاہ حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ۔ اس عارفہ، کاملہ، طیبہ، طاہرہ بی بی پاک سے حضرت سید رشیدؒ اور حضرت سید محمد سعیدؒ و سید عبدالعزیز پیدا ہوئے تھے مگر اولاد صرف حضرت سید رشید سے جاری ہے۔ سید رشید نجیب الطرفین ہونے کی وجہ سے اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے۔

زوجہ دوئم ۔ حضرت سیدہ فاخرہ بی بی بنت حضرت سید حامد شاہ ساکن اُچہ شریف۔ اس ولیہ کاملہ بی بی سے حضرت سید فریدؒ، حضرت سید شریف اور سید جان محمد رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تھے مگر اولاد صرف حضرت سید فرید سے جاری ہے۔

زوجہ سوئم ۔ حضرت بی بی سیدہ ام کلثوم بنت حضرت سید حاجی علیم حمزہ شاہ ساکن سرہند شریف۔ اس زاہدہ اور عابدہ بی بی سے حضرت سید احمدؒ [illegible] ہوئے تھے جن سے اولاد جاری ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیا
والمرسلین وآلہ واصحابہ واولیائہ اجمعین۔

حضرت سید رشید بن سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید رشید بن سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۳۲ھ میں پیدا ہوئے علم ظاہری کی تکمیل اپنے والد محترم سے کر کے علوم باطنی کے لئے اپنے والد ماجد کے بیعت ہوئے اُن کی زیر نگرانی سلوک کی منازل طے کر کے ولی کامل بن گئے اور اُن سے ہی خرقہ خلافت حاصل کیا۔

اوصاف آپ بہترین مقرر، صاحب الطرز والبیان عالم دین تھے۔ بڑے قانع، متوکل، صابر اور شاکر تھے۔ زبان میں اللہ تعالیٰ نے اثر دیا ہوا تھا بڑی گونج دار آواز میں وعظ کہتے تھے۔ ایک بہترین مفسر قرآن الحکیم تھے اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عبور تھا۔ ایک عرصہ تک تبلیغ دین اسلام میں مصروف رہے۔ بڑے خوش وضع، خوش شکل اور متواضع تھے۔ آپ کو دیکھنے والا یا ملاقات کرنے والا خود بخود یادِ خدا میں محو ہو جاتا تھا۔ آپ میں اپنے اجداد کے اوصاف حمیدہ پائے جاتے تھے۔ آپ نے حضرت سید شاہ بدر دیوان کا مشن جاری رکھا اور اپنے صاحب بصیرت برادران اور فرزندان کے ساتھ پنجاب کے دور دراز علاقوں میں سفر کیا اور ضلع امرتسر، ہوشیار پور، جالندھر، گورداسپور میں ہزاروں لوگوں کو حلقہ اسلام میں داخل کیا تھا اور بہت سے سالکین کو کاملین کیا تھا۔

وصال:۔ آپ کا وصال ۱۱۰۵ھ ۶ محرم بروز سوموار ہوا۔ شاہیاں شریف میں دفن ہوئے۔

اولاد:۔ آپ کی نسل پتی سید رشید سے جاری ہے۔ یعنی سید محمد فاضل شاہ اور سید درویش محمد آپ کے خلفاء اور جانشیں تھے۔

Marfat.com

بِسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرّحیم

الحمدُ للّٰہ رَب العالمین ہ الصّلوٰۃ وَالسلام علیکَ یا رسولَ اللّٰہ وَآلک واَصحابِکَ یا نُورٌ مِّن نورَ اللّٰہ ہُ

حضرت سید محمد فاضل شاہؒ بن حضرت سید رشیدؒ

حضرت سید محمد فاضل بن حضرت سید محمد رشید رحمتہ اللہ علیہ اسم با مسمّٰی تھے۔ یعنی آپ فاضل اور کامل تھے۔ علم البیان کی نعمت ورثہ میں ملی ہوئی تھی۔ عربی اور فارسی کے زبردست عالم تھے۔ اپنے دلائل اور علمی قوت کے سہارے اپنی بات دوست اور دشمن سے منوا لیتے تھے۔ آپ کے عہد میں اسلامی سلطنت کو زوال آنا شروع ہوا اور ہر طرف غیر مسلم پیش قدمی کرتے ہوئے نظر آئے۔ اس پر آپ کو بہت تشویش ہوئی اور غیر مسلموں کے خلاف صف بندی کرنے میں مصروف ہوئے۔ سکھوں کی قوت توڑنے کے لئے نادر شاہ درانی جب پنجاب پر حملہ آور ہوا تو سکھوں کی ایک بہت بڑی جمعیت گورداسپور میں کلانور کے مقام پر تھی۔ اس چھاؤنی کی نشان دہی کرنے والا اور ہراول دستہ میں کارروائی کروانے والا مشانیاں کا سید محمد فاضل تھا۔ اس کارروائی سے کلانور کی سکھ چھاؤنی ویران ہو گئی مگر نادر شاہ جلد ہی واپس کابل لوٹ گیا۔

سکھوں کا ایک دستہ جو بندہ بیراگی کے تحت مسلمانوں کے خلاف انتقامی کارروائی میں مصروف تھا اُس نے مشانیاں شریف پر قبضہ کر لیا اور ایک مسجد میں اپنی عدالت لگا کر بے شمار مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ مسجد قتل گڑھ کا نام اس روز سے جاری ہوا تھا۔ آج بھی اس مسجد کو مسجد قتل گڑھ ہی کہتے ہیں۔ قصبہ مشانیاں شریف اور دربار شاہ بدر دیوان پر سکھ ایک عرصہ تک قابض رہے۔ آخر انگریزوں نے سکھوں کو قصبہ مشانیاں شریف اور دربار حضرت شاہ بدر دیوان سے بے دخل کیا تھا۔

Marfat.com

جس کا ذکر علیحدہ کتاب میں ہوگا ۔

وصال حضرت فاضل شاہ رحمتہ اللہ علیہ بھی سکھوں کے انتقام کا نشانہ بنے اور شہید ہوئے ۔

آپ کی اولاد آپ کے صاحب زادے سید ولایت علی آولاد جاری ہے جو آپ کے جانشین اور خلیفہ تھے ۔

گیارھویں شریف

سلسلہ قادریہ میں گیارھویں شریف قادریوں کے مال وجان اور ان کی روحانی، جسمانی نشوونما کے لئے بڑی فیض رساں ہے ۔ آپ اس کا اہتمام کیا کریں اس کا طریقہ یہ ہے ۔

پہلے تعوذ پھر تسمیہ شریف پڑھیں ۔ بعدہٗ قرآن الحکیم کا کوئی رکوع یا سورۃ شریف پڑھیں ۔ پھر سورۃ الکافرون پڑھ کر تین بار سورۃ اخلاص پڑھیں ۔ پھر معوذین پڑھ کر الحمد شریف پڑھیں ۔ بعدہٗ سورۃ بقرۃ کی پہلی چار آیات پڑھ کر آیت شریف اِن رحمتہ اللہِ قریب مِنَ المحسنینَ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رحمتہ لِلْعَالَمِیْنَ پڑھیں ۔ پھر سورۃ اخزات کی آیت ۳۹ اور ۵۵ پڑھیں ۔ پھر کوئی سا درود شریف اور صلوٰۃ السلام پر خیر الانام نادعلی اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی کی شیاء اللہ پڑھیں ۔ پھر سورۃ شریف الصفات کی آیت ۱۷۹ پڑھیں ۔ اس کے بعد کلمہ تمجید کا پہلا حصہ پڑھیں ۔

دعا بموجب طریقہ ایصال ثواب کر کے اہل خانہ اور تمام مسلمانوں کے لئے دعائے خیر پڑھے اور تبرک تقسیم کیا جائے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمد للہِ رَب العَالَمِیْن ہ والصّلوٰۃ والسّلام عَلیٰ محمدِ المبعوث
الجودِ وَالکرم وَالحکمہ والعِلم وَآلہ واَصحَابہ واُولیائہ وبَارِک وسّلم ہ

حضرت سید ولایت علی بن سید فاضل شاہ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید ولایت علیؒ بن حضرت سید فاضل شاہؒ مالک اور حامل ولایت علی المرتضےٰ علیہ السلام تھے اور اپنے بزرگوں کے صحیح جانشین تھے۔

اوصاف بڑے مستجاب الدعا تھے۔ ہر وقت درود وظائف میں مشغول رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قناعت کا مادہ عطا کیا ہوا تھا۔ ہر وقت مصروف عبادت رہتے اور سوائے ضروریات زندگی کے سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے۔ بڑے غریب پرور ہمدرد بزرگ تھے۔

اولاد آپ کی اولاد آپ کے صاحبزادے سید امیر علی سے جاری ہے۔

وصال آپ کا وصال ۶۰ سال کی عمر میں بروز سوموار ۷ محرم الحرام ۱۱۹۰ھ میں ہوا۔ اور قبرستان مشانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

خدایا بحق نبی فاطمہ اسلام اللہ علیہا
کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

اگر دعوتم رَد کنی وَر قبول
من و دَست و دامانِ آلِ رسول

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ الصلوٰۃ وَالسلام علیٰ محمدٍ معدنِ الجودِ والکرمِ منبع العلم وَالحکم وَآلہٖ وَاَصْحَابہٖ وَاولیائہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ ہ

حضرت سید امیر علی بن حضرت سید ولایت علی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید امیر علی بن حضرت سید ولایت علی رحمتہ اللہ علیہ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور فاضل تھے۔ روایت ہے کہ آپ نے دوسو بہ کے نزدیک لوگوں کو دینی تعلیم دینے کے لئے ایک درس قائم کیا ہوا تھا۔ اس درس کے صدر معلم آپ خود ہی تھے۔ اس روایت کی شہادت آپ کی وہ کتب مہیا کر رہی ہیں جو آپ کے زیر مطالعہ رہی ہیں۔ جن میں سے کچھ اب بھی میرے قبضہ میں ہیں۔ مثلاً اکسیر ہدایت از حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ، مذاق العارفین از حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ، منہاج النبوت از حضرت علامہ عبدالحق محدث دھلویؒ، مثنوی مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ، تفسیر جلالین وغیرہ۔ یہ کتب میں نے ہجرت کے وقت آپ کی لائبریری سے اٹھا لی تھیں اور باقی کتب غیر مسلموں کی بے حرمتی سے بچانے کے لیے کنوئیں میں گرا دی تھیں۔ صرف ۲۰۰ کتب میں لے کر پاکستان آگیا تھا۔

ان کتب میں ایک قلمی نسخہ شجرہ سادات پر مشتمل ہے۔ کچھ قلمی نسخہ جات تصوف اور دیگر درود وظائف پر ہیں جو اپنی تاثیر اور روحانی فیض کے اعتبار سے بے مثل اور بیش بہا اسرار کا حامل ہیں۔

وصال۔ آپ کا وصال ۷۰ سال کی عمر میں بروز جمعۃ المبارک ۱۷ جمادی الثانی ۱۲۳۵ھ میں ہوا تھا۔ آپ قبرستان شاہیاں شریف میں مدفون تھے۔ **اولاد**۔ آپ کی اولاد میں آپ کے صاحبزادے حضرت سید حسین علی، حضرت سید شاہ علی حضرت سید بہادر علی المعروف المشہور سید بھون شاہ سے جاری ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وشافع المذنبین وجد الطیبین والطاہرین وبارک وسلم علیہ

حضرت سید حسین علی بن سید امیر علی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید حسین علی بن حضرت سید امیر علی بڑے عالم فاضل اور اپنے والد حضرت سید امیر علی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ اور مرید تھے۔ آپ نے تمام علوم ظاہری اور باطنی اپنے والد سے ہی حاصل کئے تھے۔ حضرت سید امیر علی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے تالیف شدہ قلمی نسخہ میں بار بار اپنے نسبی اور روحانی فرزند سید حسین علی رحمتہ اللہ علیہ کے لئے دربار خداوندی میں دعائیں ان الفاظ میں مانگی ہیں "رحمت رب الرحیم بر حسین علی" ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی مانگی ہوئی دعا مستجاب رب العالمین ہوئی اور حضرت حسین علی کو اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے دُرثا دیئے جو اپنے وقت کے ولی کامل اور داعی رسول اللہ غوث پاک اور شاہ بدر دلیوان تھے۔ جنہوں نے زمانے کے مصائب برداشت کر کے تبلیغ اسلام کو قریہ قریہ اور گلی گلی جاری رکھا تھا۔

اوصاف سید حسین علی رحمتہ اللہ علیہ بڑے عابد، زاہد اور پاک ظاہر اور پاک باطن بزرگ تھے۔ بڑے خوش وضع، خوش شکل اور صالح اطوار و کردار کے مالک تھے خوش بیان صاحب طرز مقرر اور قاری قرآن الحکیم تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز جمعرات، شوال ۱۲۷۰ھ میں بعمر ۵۵ سال ہوا۔ آپ قبرستان شانیاں شریف میں دفن تھے۔

اولاد آپ کی نسل سید قاسم علی رحمتہ اللہ علیہ سے جاری ہے اور آپ کے دوسرے صاحبزادے سید حیات علی جو ولی کامل تھے نرینہ اولاد سے محروم رہے۔

Marfat.com

اور دریا میں کود گئے۔ پیچھے پیچھے مریدین کو آنے کا حکم دیا۔ آپ دریا میں جس طرح آگے جاتے پانی پیچھے ہٹتا جاتا تھا۔ آخر آپ گاؤں کی حد پر آ گئے۔ مریدین نے کہا کہ حضرت یہاں ہی ہمارے گاؤں کی حد ہے۔ آپ نے وہاں پر جھنڈا گاڑھ دیا اور دریا سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ آئندہ اس جگہ سے آگے ہرگز نہ جانا۔

مریدین بڑے صادق الیقین تھے۔ انہوں نے دریا کے ساتھ ساتھ اراضی ہمارے نام منتقل کروا دی۔ یہ اراضی کلیم پر برآمد ہوئی اور ہر دو کی چھچھر والی موضع میں الاٹ ہے۔

کرامت نمبر ۳ ایک دفعہ سید مصطفےٰ شاہ بن سید قاسم علیؒ نے یعنی آپ کے بھتیجا نے عرض کیا کہ حضرت دعا فرمائیں میرے گھر اللہ تعالیٰ ایک اور بچہ عطا کرے تاکہ میرا بیٹا چراغ علی شاہ کا دل بہل جائے۔ آپ نے فرمایا کہ بیٹا فکر نہ کریں ایک چراغ کے ساتھ چراغ ہوں گے۔ اب چراغ علی کے واقعی ساتھ چراغ ہوئے۔ یعنی چار بیٹے اور تین بیٹیاں۔

وصال جب آپ سے کرامات کا سلسلہ وسیع ہو گیا اور ہر طرف آپ کے بارے میں چرچے ہونے لگے تو آپ عین عالم شباب میں وصال کر گئے یعنی صرف ۳۵ سال کی عمر میں ۱۲۸۵ھ میں بروز پیر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

اولاد آپ کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ صرف ایک بیٹی حضرت مائی فضل بی بی المعروف مائی پھیلاں تھی جن سے اولاد ہوئی۔ یعنی سید شاہ حضورؒ، سید صابر حسینؒ سید باقر حسین، سید محمد علی شاہ پسران سید سبحان شاہ کے فرزند تھے جو خود صاحب علم اور کمال تھے۔

Marfat.com

بسم اللہِ الرّحمٰن الرّحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبّ العَالَمِیْن ہ والصّلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وَآلہٖ واَصْحَابِہٖ وَاولیا ئِہٖ اَجْمَعِیْن ۔ بِرَحْمَتِکَ یا ارحم الرّحمین ہ

حضرت سید حیات علی بن حضرت سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید حیات علی بن سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم ولی کامل سیف الزبان اور صاحب حال بزرگ تھے ۔ بڑے خاموش طبع اور متوکل اور صابر و شاکر تھے ۔ علاوہ ان خصوصیات کے بڑے جلالی طبع کے مالک تھے اور سیف زبان تھے ۔ جو بات منہ سے نکل جاتی وہ پوری ہو جاتی تھی ۔ اس لئے آپ سے اہل خانہ اور مریدین خائف رہتے تھے ۔

کرامات ایک دفعہ آپ مریدین کے ہاں موضع بھلائی اور ضلع امرتسر میں قیام پذیر تھے کہ ایک مرید نے عرض کیا کہ حضرت دعا فرمائیں ۔ ہمارے ہاں مویشی میں برکت ہو ۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی ہر مادہ مویشی دو بچے دے گی ، بہت اضافہ ہوگا ۔ چنانچہ ہر بھینس ، گائے ، بکری ، گھوڑی دو بچے جننے لگی ۔ اس مرید نے حاضر ہو کر دوبارہ عرض کی کہ حضرت دعا کریں کہ ہر مادہ مویشی صرف ایک بچہ جنے اور زندہ رہے ۔ آپ نے کہا کہ ٹھیک ہے ایسا ہی ہوگا ۔ مگر مادہ کا پہلا بچہ ہمارا ہوگا ۔ اس طرح اس گاؤں میں سے بہت سے مویشی ہمارے ہاں آتے تھے ۔

کرامت نمبر ۲ آپ ایک دفعہ موضع بورے راجپوتاں ضلع ہوشیار پور میں مقیم تھے کہ دریائے بیاس میں سیلاب آگیا ۔ پانی گاؤں میں داخل ہو گیا ۔ مریدین گھبراہٹ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا حضرت یا حضرت مدد کریں ، دریا کا پانی گاؤں میں داخل ہو گیا ہے ۔ ہماری مدد فرمائیں ۔ آپ نے فوراً ایک جھنڈا ہاتھ میں لیا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین ۵ الصلوٰۃ والسلام علیٰ محمدن المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وَاَصحابہٖ وَاُولیائہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّم عَلیہ ۔

حضرت سید چراغ علی شاہ ولد حضرت سید غلام مصطفےٰ شاہ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید چراغ علی شاہ ولد حضرت سید غلام مصطفےٰ شاہ رحمتہ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے ۔ اگرچہ زیادہ پڑھے ہوئے نہ تھے لیکن بڑے زیرک اور معاملہ فہم تھے ۔ مسائل فقہ، شریعت اور طریقت پر عبور تھا ۔

اوصاف بڑے دانا اور معاملہ فہم تھے ۔ قیافہ شناس اور تدبر و فراست میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے ۔ انسان کے ظاہری خدوخال دیکھ کر اس کے اوصاف اور صفات معلوم کر لیتے تھے ۔ عام جانوروں کے اوصاف عموماً اور گھوڑوں کے خصوصاً جانتے تھے ۔ ان کے علاج اور دیگر خامیوں سے واقف تھے ۔ بڑے خوش وضع، خوش لباس اور نیک اطوار تھے ۔ اکثر فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں ہیں، اولاد صالح اور جائز ذرائع سے حاصل شدہ دولت کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہوتی ہیں ۔ مگر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص کرم ہے کہ یہ دونوں نعمتیں اللہ تعالیٰ نے مجھے دے رکھی ہیں ۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے ۔ آخری عمر میں بیٹوں کی بے وقت موت سے غم زدہ رہتے اور اکثر تنہائی پسند ہو گئے ۔ سوائے ضروری کاموں کے گھر پر رہتے تھے اور عبادت میں مصروف رہتے تھے ۔ بڑے صاحب کرامت، سیف زبان اور مستجاب الدعا بزرگ تھے آپ سے بے شمار کرامات ظہور میں آئی تھیں ۔

کرامت ۱ روایت ہے کہ ایک دفعہ موضع بھلائی پور ضلع امرتسر کے ر؛

Marfat.com

میلہ نوچندی شاہ بدر دیوانؒ میں شرکت کے لئے آئے۔ اُن کے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ قصبہ مشانیاں شریف سے ۲ میل کے فاصلہ پر ایک نہر بہتی تھی۔ اس پر پن چکی لگی ہوئی تھی۔ وہاں پر سب لوگوں نے اپنے منہ ہاتھ دھوئے۔ وضو کئے۔ عورتوں اور بچوں نے غسل بھی کئے۔ ان عورتوں میں ایک نو بیاہتا عورت تھی۔ اس نے اپنا طلائی ہار اُتار کر نہر کے کنارے رکھ کر غسل کیا۔ بعد میں جب کپڑے پہنے تو طلائی ہار نہر میں گر گیا۔ اُس بی بی نے بالکل ذکر نہ کیا اور گاؤں میں آکر دربار شاہ بدر دیوان رحمتہ اللہ علیہ پر درود وسلام پڑھا۔ حضرت چراغ علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کی رات بسر کرنے کے بعد دوبارہ دربار حضرت شاہ بدر پر حاضری دی۔ درود وسلام پڑھا اور اپنے گاؤں چلے گئے۔

اس واقعہ کا علم اس کی ایک رشتہ دار عورت کو بھی ہو گیا جو بدعقیدہ تھی۔ وہ فوراً دوڑی ہوئی اُن کے گھر گئی اور بتایا کہ خوب میلہ ہوا، ہزاروں روپے کے زیور سے محروم ہو گئے ہو۔ مرید بڑا صادق الیقین تھا بولا، کچھ پروا نہیں ہے۔ ہمارا پیر خانہ لج پال گھرانہ ہے۔ ۱۲ برس بعد بیڑی نکال سکتا ہے۔ ہفتہ بھر کے بعد زیور بھی نکال دے گا۔ ایک ہنر مند غوطہ خور کو ساتھ لے کر اُس جگہ آیا اور وہ غوطہ غور صرف اپنی پہلی ڈبکی میں طلائی ہار نہر سے باہر نکال لایا۔ مرید اور اس کے دیگر رشتہ دار طلائی ہار لے کر حضرت شاہ بدر دایان رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک اور پیر سید چراغ علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے حضور پیش ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ بیٹا اللہ اور اس کے پیارے رسولؐ نے تیرے یقین اور میری آبرو کو شیطانی لعین سے بچایا ہے اور اپنی رحمت کے صدقہ سے محفوظ رکھا ہے۔ اے اللہ تیرا شکر ہے

اس بی بی صاحبہ سے میں نے یہ تمام کہانی اس کی زبانی سنی ہے جو بڑی ایمان افروز ہے یہ بی بی اب ضعیف ہے اور موضع ڈھارہ والی ضلع شیخوپورہ میں رہائش پذیر ہے۔ سبحان اللہ

Marfat.com

کرامت ۲

ایک دفعہ موضع گگ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور میں ایک مرید پر آسمانی بجلی گری۔ وہ بری طرح جل گیا۔ مقامی طبیب اور ڈاکٹر اس کے علاج سے عاجز آ گئے۔ اُس مرید نے اپنے اہل خانہ کو کہا کہ مجھے میرے پیر کے پاس لے جاؤ۔ اقرباء اس کو اٹھا کر حضرت پیر چراغ علی شاہ صاحب کے پاس لے آئے۔ آپ نے اُس پر دعا پڑھ کر دم کیا اور ہاتھ پھیرا۔ تو اس مرید نے کہا کہ بس اب میں ٹھیک ہو گیا ہوں اور بہت جلد صحت یاب ہو گیا۔

وصال

حضرت سید چراغ علی شاہ ۳۰ اگست ۱۹۴۷ء بروز سوموار بمطابق ۱۷ شوال ۱۳۶۶ھ وصال کر گئے اور قبرستان مثانیاں شریف میں دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اولاد

آپ کو اللہ نے چار فرزند عطا فرمائے تھے جو نہایت ہی حلیم الطبع صاف گو اور صلح جو تھے۔ اُن کے نام نامی و اسمائے گرامی حضرت سید اولاد علی شاہؒ، حضرت سید امداد علی شاہؒ، حضرت سید عاشق حسینؒ، حضرت سید محمد حسینؒ تھے۔ ان سے اولاد جاری ہے۔

الٰہی بپاس شاہ دستگیر
بہر کار مشکل مرا دستگیر

الٰہی بپاس شاہ بدرالدین
بکش جملہ حاجات دنیا و دین

الٰہی برحمت بہ بین سوے ما
کہ فردا نہ گردد خجل روئے ما

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ
الْمُرْسَلِیْنَ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حضرت سید اولاد علی شاہ بن سید چراغ علی شاہ رح

حضرت سید اولاد علی شاہؒ بن سید چراغ علی شاہؒ بڑے عالم فاضل اور زاہد و عابد
ے۔ ابتدائی تعلیم مولانا غلام مرتضےٰ سے علم ابتدائی سکول قصبہ شانیاں شریف سے
مل کی تھی مگر تصوف کی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی تھی۔

وصاف آپ بڑے زیرک، کم گو، معاملہ فہم، دور اندیش، متوکل اور صابر و شاکر تھے۔ طبیعت میں بڑا انکسار اور کلام میں لجاجت ٹھاس تھی۔ جب بات کرتے دل کو تسکین اور فرحت حاصل ہوتی تھی۔ دینی ئل کو بڑی سادگی اور خوش اسلوبی سے بیان کرتے تھے۔ تنہائی پسند اور شب بیدار تھے۔ ے قول و فعل سے کسی کی دل آزاری کو گناہ تصور کرتے۔ اکثر اپنے اقربا کو نیکی علیم فرماتے۔ اس میں مزید وضاحت فرماتے کہ سب سے نیک عمل یہ ہے کہ مخلوق خدا اپنی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رکھے۔

صال آپ کا وصال ۲ محرم ۱۳۶۹ھ کو بروز سوموار ہوا اور موضع ہردو کے چھچھر والی ضلع گوجرانوالہ میں دفن ہیں۔ خدا آپ کی قبر پر باران رحمت فرمائے۔ آمین

ولاد آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے عطا فرمائے جو آپ کے صحیح جانشین ہیں۔ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب، سید افتخار علی شاہ صاحب، سید سرفراز حسین شاہ احب ایڈووکیٹ، سیاسی اور سماجی کارکن، ان کی شخصیت شیخوپورہ کی سیاسی و معروف میت ہے خدا ان کو اور عروج اور سرفرازی عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین ہ والصّلوٰۃ وَالسّلام علیٰ محمدٍ معَون الجودوَ
منبع عِلْم وَالحِکْم وَآلہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاولیالہٖ وَبارک وَسلم ہ

حضرت سید امداد علی شاہ بن حضرت سید چراغ علی شاہ رحمتہ اللہ ع

حضرت سید امداد علی شاہ بن حضرت سید چراغ علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ بڑے عالم
اور عامل وکامل تھے۔ ابتدائی تعلیم معلم قصبہ سے حاصل کی تھی۔ تصوف اور طریق
اپنے والد سید چراغ علی شاہ سے حاصل کی تھی۔ علم الکلام اور طرز بیان بہت ہ
دل نشین اور پیارا تھا۔ اُن کی زبان میں اللہ تعالیٰ نے ایسی قدرت اور شرینی ر
ہوئی تھی کہ کلام شروع کرتے اور اس طرح دلائل اور امثال سے اُس کی وضاح
فرماتے کہ سننے والا آپ کا کلام بالکل ساکت اور جامد بن کر سنتا رہتا اور آپ
لگاتار طریقت اور معرفت کے دلچسپ مضمون کے اسرار اور رموز بیان کرتے
سامع اپنی تسکین قلب اور علم کی تشنگی بجھاتے رہتے تھے۔

کرامات

میں نے مرید حضرت کی زبانی سینکڑوں کرامات کا ذکر جو آپ سے ظہور
آئیں سنا ہے۔ ان میں چند ایک کا ذکر پیش ہے۔ موضع گٹ دا
ضلع فیصل آباد کے مرید ابراہیم کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت سید امداد علی شا
اور حضرت سید عاشق حسین ہمارے ہاں قیام پذیر تھے۔ گاؤں کے ایک بدعقید
زمیندار کے پاس بڑی خودسر اور اڑیل گھوڑی تھی، جو کسی کو اپنے اوپر سوار نہیں ہ
دیتی تھی۔ اس نے گاؤں کے شریر نوجوانوں کو بلوا کر وہ گھوڑی اُن کو دی اور
کہ اگر پیر صاحب کرامت والے ہیں تو گھوڑی پر سوار ہو جائیں گے ورنہ گھوڑ
سے گر کر چوٹ کھائیں گے۔ ہم دونوں طرح سے ہی فائدہ میں رہیں گے۔ یا گھوڑ

Marfat.com

ت ہوجائے گی یا پیر صاحب گاؤں آنا چھوڑ دیں گے ۔ چنانچہ وہ گھوڑی لے
دروازہ پر آگئے ۔ اور کہنے لگے کہ حضرت جی آپ اگر سچے سید اور پیر ہیں تو اس
ڑی پر سوار ہو کر دکھائیں ۔ یہ اچانک معاملہ درپیش دیکھ کر ایک بھائی نے
سے کو دیکھا ۔ مگر خاموش رہے ۔ آخر سید امداد علی شاہ صاحب نے اُن
وں کو سمجھایا کہ عزیزو ، ہماری سادات اور پیری سے گھوڑی کا کیا تعلق ہے
عاجز ، مسافر لوگ ہیں ۔ اپنے بزرگوں کا پیغام اور تعلیم دین سے لوگوں کو آگاہ
ے ہیں ۔ مگر ان میں سے ایک شریر نے جواب دیا کہ حضرت جی آپ کے بزرگ
ج ، چاند ، سمندر ، پہاڑ ، زمین ، ہوا پر حاکم تھے ، مگر آپ اس گھوڑی سے
تے ہیں ۔ یہ سن کر اُن کا چہرہ سرخ ہو گیا ۔ فرمایا اٹھو عاشق حسین گھوڑی پر
ری کرو ۔ گھوڑی کچھ نہ کہے گی ۔ جانثار بھائی نے اُٹھ کر گھوڑی کی لگام تھام
رسید امداد علی شاہ نے اس کے کان میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری ۔ گھوڑی
ں کھڑی رہی ۔ عاشق حسین سوار ہوئے ۔ اُس کو خوب دوڑایا ۔ تھوڑی دیر
بعد واپس آگئے ۔ گھوڑی پسینہ میں شرابور ، کانپ رہی تھی ۔ عاشق حسین
ترے ، اس کو ایک ٹانگ مار کر کہا کہ یہ گھوڑی کچھ بھی نہیں ہے ۔ سب
حیران تھے کہ ایسا کیوں ہوا ۔ یہ گھوڑی تو کئی آدمیوں کو گرا چکی ہے ۔ اس
ہ یہ کرامت ظہور میں آئی ۔ اور بہت سے نوجوان اور دیگر اشخاص حلقہ ارادت
شامل ہو گئے ۔

کرامت ۲

حضرت سید امداد علی شاہ صاحب ایک دفعہ موضع چھریاں ضلع
ہوشیار پور میں مقیم تھے ۔ چند دنوں کے بعد آپ واپس گاؤں
رہے تھے کہ ایک مریدنی راستہ میں گوبر کے اوپلے بنا رہی تھی ۔ آپ نے اُسے
کہ بیٹی تم نے مجھے فتوح کیوں نہیں دی ۔ اس نے کہا کہ پیر جی میں اوپلے

Marfat.com

بتاتے رہی۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا بناتی ہی رہو۔ اس کے بعد آپ گاؤں تشر
لے گئے۔ وہ عورت وہیں بیٹھی رہی اور اُس کے ہاتھ پاؤں شل ہو گئے۔ اُ
کے لواحقین شاہ صاحب کے پیچھے گاؤں آئے اور صحت کے لئے دعا کروائی
وہ عورت صحت یاب ہو گئی۔

وصال آپ کا وصال ۱۱ محرم ۱۳۶۴ھ کو بروز جمعرات ہوا تھا اور قبرستان شا
شریف میں دفن ہوئے۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔

اولاد آپ کے تین صاحبزادے سید صغیر حسین، سید علمدار حسین اور سید محمد
ہیں، جو بڑے نیک اور صاحب عمل ہیں۔ ان میں سے سید علمدار شیخو
میں سکونت پذیر ہیں جو آپ کے (سید امداد علی شاہ) کے خلیفہ اور جانشین ہیں۔
سید علمدار حسین شب بیدار، زاہد اور عابد ہیں۔ بڑے مستجاب الدعا ہیں
ایک بہت بڑی تعداد ان کے حلقہ ارادت میں شامل ہیں۔

بر رسول اللہ دہ اے جاں درود
گو گردن دیدۂ نفس یہود

از درود مصطفےٰ را یاد کن
روح سلمانی ز قید آزاد کن

○ حرم وطیبہ و بغداد و مثانیاں شریف
جوت بڑتی ہے تیری، نور ہے چھنتا تیرا
تیری سرکار میں لایا ہوں میں شافع اُن کو
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ الصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سید المرسلین وآلہٖ اَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ہ

حضرت سیّد عاشق حسین بن حضرت سیّد چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عاشق حسین بن سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب العلم ور مستجاب الدعا تھے۔ ہمارے خاندان میں حضرت سید حیات علی بن حضرت سید حسین علی کے بعد سید عاشق حسین ہی ایسے بلند پایہ اولیاء اللہ ہیں جو ہمیشہ اپنی جلالی شان ں رہتے تھے۔ ان کے بارے میں روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت سید عاشق حسین یک نمبر ۳۶ گ ب ضلع فیصل آباد میں قیام پذیر تھے اور جس مرید کے ہاں آپ کا یام تھا۔ اتفاق سے اُس گھر میں شادی کی تقریب شروع ہو گئی۔ مہمانوں کی وجہ سے آپ کا قیام دوسرے مرید کے ہاں کر دیا گیا اور مرید صادق الیقین نے ڈرتے رتے عرض کی کہ یا حضرت یہاں بیاہ ہے۔ مہمانوں کے رش کی وجہ سے آپ کے آرام ور عبادت میں رکاوٹ نہ آئے۔ آپ کا قیام عارضی طور پر دوسرے گھر کر دیا ہے۔ پ اس جگہ تشریف لے جائیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے بہت اچھا کیا ہے۔ چنانچہ آپ اس گھر چلے گئے۔ مگر اس مرید نے بات کرنے میں تھوڑی سی غلطی کی۔ آپ کو جلال آگیا اور اٹھ کر مسجد میں آ گئے۔ وہ بدعقیدہ شخص مسجد میں بھی پیچھے گیا کہ مسجد بھی تو ہماری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں یہ اللہ کا گھر ہے جو ہمیشہ آباد رہے گا۔ تیرا گھر تو جلد ہی بے آباد اور تباہ ہوگا۔ وہ بدعقیدہ شخص بڑبڑاتا ہوا واپس چلا گیا۔ ارادت مندوں کو کچھ خبر نہ ہوئی۔ آپ صبح کی نماز ادا کر کے گاؤں واپس آ گئے۔ کے تھوڑے عرصہ بعد آپ وصال کر گئے۔

Marfat.com

وہ بدعقیدہ شخص دیوانہ ہوگیا۔ شادی والے افراد بھی عتاب الٰہی کا شکار ہو
غرض وہ سب گاؤں کا خاندان برباد ہوگیا۔ اس دیوانے کو زنجیروں میں باندھ کر
اس کے ورثاء شانیاں شریف لائے۔ اس عرصہ میں حضرت سید عاشق حسین وصال
کر چکے تھے۔ اُسے سید اولاد علیؒ، سید امداد علیؒ اس ولی کی قبر پر لائے اور معافی
کے لئے دعائیں کیں۔ وہ تندرست ہوگیا۔ بعد میں وہ روپوش ہوگیا۔ شادی والی
بی بی کا حال میں نے خود دیکھا وہ بے اولاد رہی۔ ڈیرہ والے مرید اور دیوانے
کے گھر ویران ہوگئے ہیں جو میں نے خود دیکھے ہیں۔ سمبڈیال بھی تک آباد ہے بلکہ
پہلے سے زیادہ بارونق ہے۔

وصال حضرت سید عاشق حسینؒ بروز جمعہ رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ میں وصال
کر گئے تھے اور قبرستان شانیاں شریف دفن ہیں۔

اولاد آپ کے دو صاحبزادے سید شاہ حسین اور سید لال حسین آپ کے خلیفہ
اور جانشین ہیں۔

سید شاہ حسین بڑے سیف زبان، نیک اور صالح تھے۔ دسمبر ۱۹۸۳ء
بروز سوموار وصال کر گئے تھے۔ ان کے چار صاحبزادے آباد حسین، فضل حسین
علی حسین، سید حسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے اور ہدایت یافتہ بنائے
آمین۔

الٰہی بپاس جناب امیر علیہ السلام
گناہ ہم بہ بخشا و عذرم پذیر

الٰہی بپاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نگہدار مارا ز نار جحیم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۵ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الکونین والثقلین
محمد ن المصطفیٰ والمرتضیٰ حبیب رب العالمین وآلہ واصحابہ وبارک وسلم ۵

حضرت سید محمد حسین بن سید چراغ علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت جی بہت عابد اور زاہد تھے۔ اُن کی سادگی اور اخفائے راز کی وجہ سے ہم اہل خانہ اُن کی روحانی اور فیض رسانی سے غافل رہے۔ جب ہم ان کے روحانی اور علمی قابلیت کے بارے میں مریدین کے ذریعے مطلع ہوئے تو افسوس کرنے لگے کہ ہم نے اُن سے فیض حاصل کرنے میں بڑی غفلت اور کوتاہی کی ہے۔

آپ اکثر ہم کو لیلۃ القدر یا دیگر ایام متبرکہ میں خاص خاص عبادات کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ صراط التسبیح کی اکثر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ہر جمعہ کو صراط تسبیح ضرور ادا کرنی چاہیئے۔ آپ جب کبھی فارغ ہوتے، طریقت اور تصوف کے مسائل بیان فرماتے۔ قرآن الحکیم کی بعض آیات کی تفسیر فرماتے تھے۔ درود شریف اور کئی دعاؤں کی تاثیر کے بارے میں ذکر فرماتے۔ قصیدہ غوثیہ اور درود المستغاث کے بارے میں اکثر تاکید فرماتے تھے اور وضاحت کرتے کہ اس کے اس حصہ سے اس حد تک ورد کرنے سے کونسا عمل ہا صل آجاتا ہے۔ یہ بھی فرماتے کہ یہ چیز اس دن اور یہ دعا اس رات میں پڑھنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ طب کے بے شمار نسخوں کے بارے میں بیان فرماتے رہتے تھے۔ تعویزات کے بارے میں بھی اکثر بیان کرتے۔ اکثر مسائل شریعت کے بارے میں وضاحت کرتے رہتے تھے۔ نماز اور روزہ، وضو، کلمہ طیبہ کے بارے میں بڑی بڑی اہم اور فائدہ مند نقاط بیان کرتے رہتے تھے۔ اگرچہ ہم نے اُن سے علم طب، علم اعمال،

Marfat.com

علم تصوف، تاریخ، شریعت، طریقت، معرفت وحقیقت میں بہت کچھ
حاصل کیا۔ مگر دنیاوی مصروفیت اور عدم توجہ کی وجہ سے اُن سے وہ کچھ نہ حاصل
کر سکے جو ان کے پاس تھا۔ اُن کے اچانک وصال نے ہم کو پورا پورا فائدہ حاصل
کرنے میں ناکام کر دیا۔ یہ تھوڑا بہت جو کچھ ملا ہے اُن کا کرم ہے یا اللہ
اور اس کے رسول کا فضل ہے۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ العالمین۔

کرامات

آپ سے بہت سی کرامات جو اُن کے ارادت مندوں نے بیان کیے
ہیں۔ ان میں سے چند ایک کرامات کا ذکر پیش ہے۔

چک نمبر ۹ گ ب والے کا مرید بڑا صادق الیقین ہے۔ اس نے مجھ سے
ذکر کیا کہ ایک دفعہ پیر محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گھر میں قیام پذیر تھے
رات کو تمام مریدین اور دیگر مہمان مجلس میں جمع تھے۔ ایک شخص نے استفسار
کیا کہ حضرت نماز کے شروع میں تکبیر اُولیٰ کے وقت جو دونوں ہاتھ اٹھاتے ہیں
اس کی کیا حقیقت ہے۔ حضرت جی نے کھڑے ہو کر یہ مسئلہ سب کے سامنے
بیان کیا کہ تکبیر اُولیٰ میں پہلے انسان اپنے رب کے سامنے سیدھا کھڑا ہوتا ہے
جو حرف الف کا نقشہ ہے۔ پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہے جو لفظ
اللہ کا نقشہ ہے۔ پھر رکوع میں جا کر حرف میم بن جاتا ہے جو لفظ اللہ کا عبد
ہے۔ پھر سجدہ میں جا کر لفظ محمد کا نقشہ بن جاتا ہے۔ ذات خداوند حرف م
اور لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتی ہے
اور ذات محمد حرف ا اور لفظ اللہ کو دیکھ کر اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار
کرتی ہے۔ اللہ اور اس کے محبوب پاک خوشی اور مسرت حاصل کرنا ہی اس
کا مطلوب اور مقصود عمل و کردار ہے۔ اس سے فضل اور رحمت ہوتی ہے

Marfat.com

کرامت ۲ چک نمبر ۴۶ LOA ضلع مظفر گڑھ کے مرید نواب دین نے ایک روایت بیان کی ہے کہ اُن کی بیوی کو برص (پھلبہری) کی بیماری تھی۔ اس کی اولاد پیدا ہو کر مر جاتی تھی۔ اُس بی بی نے ڈاکٹروں اور حکیموں سے بہت علاج کروایا۔ مگر کچھ آرام نہ ہوا۔ اپنی پریشانی پیر محمد حسین رحمتہ اللہ علیہ سے بیان کی۔ آپ نے ایک نقش لکھ دیا اور اُس کو بڑا گوشت نہ کھانا، مچھلی، لہسن سے پرہیز کرنے کا حکم دے دیا۔ اس صادق الیقین نے پیر کی ہدایت پر عمل کیا۔ اللہ نے ۸ لڑکے اور لڑکیاں عطا کئے۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ کُنُوْدٍ کے مصداق اولاد سے اُکتا گئی۔ سب ممنوعہ اشیاء کا استعمال شروع کر دیا۔ بیماری نے دوبارہ حملہ کر دیا۔ نشتر ہسپتال میں چھ ماہ تک زیر علاج رہی۔ ایک آنکھ ضائع ہو گئی۔ سب کہانی مجھ سے بیان کی۔ احقر نے بھی تجویز کیا کہ پرہیز اُن ہی اشیاء کا کرو۔ مگر نقش دوبارہ لکھ دیا۔

کرامت ۳ قصبہ دھارووالی ضلع شیخوپورہ کا مرید اللہ دتہ ڈوگر بیان کرتا ہے کہ میری ایک بھینس کی آنکھ میں زخم ہو گیا۔ بہت علاج کروایا، مگر آرام نہ آیا۔ آپ سے التجا کی کہ حضرت دم کر دیں۔ آپ نے کھیت کی مٹی لانے کو کہا۔ مٹی آپ کے حضور پیش کی۔ آپ نے کچھ پڑھ کر مٹی پر دم کیا۔ مٹی بھینس کی آنکھ پر چھڑک دی گئی۔ چند ایام کے بعد بھینس کی آنکھ بالکل درست ہو گئی۔ آپ سے بے شمار کرامات، خرق عادات واقعات کا ظہور ہوا ہے۔ اختصار کے پیش نظر اُن کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

وصال ۔ آپ کا وصال یکم محرم ۱۳۸۸ھ کو ہوا تھا۔ آپ کی قبر فیصل آباد میں مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چھ فرزند عطا کئے ہیں۔ سید محمد رشید شاہ، سید محمد ارشاد سید زاہد حسین، سید ساجد حسین، سید حامد حسین، سید نعیم، اشرف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمد للہ ربّ العالمین ہ والصلوٰہ والسلام علیٰ سیدالانبیاء والمرسلین وآلہٖ واصحابہٖ واولیاللہٖ اجمعین بمنک یا ارحم الراحمین ۔

سید محمد ارشد بن سید محمد حسین رحمتہ اللہ علیہ

سید محمد ارشد بن سید محمد حسین رحمتہ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم قصبہ شانیاں شریف میں حاصل کی، میٹرک بیرنگ ہائی سکول بٹالہ سے پاس کیا۔ پنجاب یونیورسٹی میں بطور کلرک ۱۹۴۶ء میں بھرتی ہو گئے۔ اپنی خداداد قابلیت اور محنت، دیانت سے ترقی کرتے گئے اور اکاؤنٹس آفیسر پنجاب یونیورسٹی لاہور کے عہدے پر فائز ہو گئے۔ ۱۹۷۹ء میں ریٹائر ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد بٹ برادر لاہور میں بطور اکاؤنٹنٹ ملازم ہو گئے۔ اپنے قول و فعل اور محنت اور دیانت سے فرم کے مالک کو بہت زیادہ متاثر کیا۔ انہوں نے ترقی دی۔ ۷ جنوری ۱۹۸۵ء کو بعارضہ دورہ دل اللہ کو پیارے ہو گئے اور قبرستان چلہ شاہ بدر دیوان لاہور میں دفن ہو گئے۔ مرحوم کی دیانت اور شرافت نیک عادات اور افعال کے بارے میں پنجاب یونیورسٹی، فرم، اہل محلہ، دوست احباب نے بہت سے قصے بیان کئے مگر ایک قصہ تو بہت ہی عجیب ہے۔ وہ یہ کہ فرم میں بہت سی ادویات تیار ہوتیں تھیں۔ اتفاق سے کچھ چینی کم ہو گئی۔ شاہ صاحب نے بازار سے اُس ہی قسم کی چینی خرید کر فرم کے کھاتے میں جمع کر دی اور دوستوں کے مشوروں پر عمل کرنے سے معذوری ظاہر کی کہ چینی کم یا اور قسم کی چینی ملانے سے دوائی خراب ہو گی اور فرم کو خسارہ ہو گا۔

اولاد ۔ آپ کو اللہ نے پانچ بچے یعنی لڑکے عطا کئے۔ سید وسیع اقبال ابوذر، سید وسیع احمد عرفش، سید حسین سمیع عباس، محمد تقی فراز، احمد نسیح وقاص۔ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمد للہِ ربّ العالمین ہ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ محمدٍ مّعدنِ الجودِ لکرم ہ منبع العِلم والحکم وآلہٖ واصحابہٖ وبارِک وسلّم ہ

سید سلطان محمد رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید سلطان محمد رحمتہ اللہ علیہ ایک بلند پایہ عالم دین، ولیّ کامل باکرامت اولیاء اللہ تھے۔

نجرہ نسب آپ کا شجرہ نسب پانچ واسطوں سے حضرت سید رشیدؒ بن حضرت سید عبدالشکور رحمتہ اللہ علیہ سے مل جاتا ہے۔ یعنی سید محمد بن سید سلطان محمد بن سید بہادر علی المعروف بھون شاہ بن امیر علی بن ولایت علی بن فاضل شاہ بن سید رشید بن حضرت شاہ عبدالشکور قدس اللہ تعالیٰ۔

اوصاف آپ بہت بڑے مبلغ دین اسلام تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے لحن داودی اور علم الکلام کے اعلیٰ ترین اوصاف سے نوازا ہوا تھا۔ آپ نے سلسلہ قادریہ بدریہ کے تحت بے شمار مخلوق خدا کو تعلیم فرما کر سلسلہ قادریہ میں داخل فرمایا تھا۔ آپ سے بے شمار کرامتیں ظہور میں آئیں تھیں جن میں سے چند ایک کا بیان بغرض تازگی ایمان یہاں پر کیا جاتا ہے۔

کرامت روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ دریائے بیاس سے پار کسی گاؤں میں مقیم تھے۔ گاؤں والوں نے کچھ روئی بطور نذر پیش کی۔ آپ نے دو مریدوں کو یہ روئی دے کر شتانیاں شریف روانہ کیا۔ بیڑی والے ملاح نے روئی کی جگہ رکھنے کے بہانے سے دونوں عقیدت مندوں کو بیڑی پر سوار کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ مرید بھی طیش میں آ گئے اور دریا کو پیدل ہی عبور

Marfat.com

کرنے کا ارادہ کرکے دریا میں چلنا شروع کیا تو ملاح نے بہت شور مچایا۔ مگر وہ نہ مانے اور کہنے لگے کہ ہم کو روئی والے حضرت دریا سے پار کرلیں گے۔ چنانچہ وہ بیڑی سے پہلے ہی دریا پار کرکے کنارے پر آ گئے۔

جب مٹانیاں شریف میں پہنچے تو رات ہوگئی۔ انہوں نے رات ایک مسجد میں بسر کرکے صبح شاہ صاحب کے گھر جانے کا ارادہ کرکے مسجد میں لیٹ گئے۔ رات کو حضرت سلطان محمد رحمۃ اللہ علیہ آئے اور فرمانے لگے۔ بچو دریا میں کود کر تم نے دنیا اور آخرت میں اپنا بیڑا پار کروا لیا ہے۔ جلد اٹھو اور گھر جاکر آرام کرو۔ مسجد صرف عبادت کے لئے ہے۔ یہاں پر سونا یا دیگر ضروریات کے لئے قیام کرنا منع ہے۔

اس طرح وہ دونوں مرید آپ کے گھر آ گئے۔ دو دن آرام کے بعد واپس گئے تو حضرت نے فرمایا کہ پیر اور مرید ظاہر اور باطن میں ایک ساتھ ہوتے ہیں۔

وصال آپ کا وصال ۱۰ ربیع الثانی بروز جمعۃ المبارک ۱۳۱۰ھ میں پایا تھا۔ آپ قبرستان مٹانیاں شریف میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے چار فرزند سید گل محمدؒ، سید عطا محمدؒ، سید سید محمدؒ، سید علی محمدؒ تھے جن سے آپ کی اولاد جاری ہے۔

نسیما سوئے بطحا گذر کن
زحال من بہ آنجناب نظر کن

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ہ

حضرت سید سید محمد بن حضرت سید سلطان محمد

حضرت سید سید محمد بن حضرت سید سلطان محمد بن سید بہادر علی بن سید ولایت علی شاہ قادری مثانوی بلند پایہ عالم اور فاضل تھے۔ علم حدیث و فقہ سے پوری طرح آگاہ تھے۔ قرآنی آیات کی بڑے اچھے انداز سے تفسیر فرماتے اور آپ حافظ قرآن تھے۔ ضلع ہوشیار پور میں درس قرآن اور حدیث دیا کرتے تھے۔ آپ سے بے شمار کرامتیں روایت کی جاتی ہیں۔ جن میں سے چند کا بیان کر دینا کافی ہوگا۔

روایت ۱ : ایک دفعہ آپ ہوشیار پور سے آ رہے تھے کہ راستہ میں ایک جگہ آرام کے لئے قیام فرمایا۔ وہاں ایک بدعقیدہ شخص رہتا تھا۔ غالباً اس گاؤں کا چوہدری تھا۔ اس نے حضرت جی سے عذاب قبر کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں مفصل جواب دیا مگر اُس شخص نے قبول نہ کیا بلکہ قبر کے عذاب یا ثواب سے بالکل منکر رہا۔ مزید بیان کیا کہ حضرت میں نے کئی قبریں کھلی دیکھی ہیں۔ کسی ایک میں بھی باغ لگا ہوا یا آگ جلی ہوئی نہیں دیکھی ہے۔ آپ نے بہت سمجھایا کہ اس طرح کہنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ توبہ کرو۔ مگر وہ نہ مانا۔ آخر آپ نے فرمایا کہ خود دیکھ لینا اور آپ وہاں سے رخصت ہو گئے بعد میں وہ بدعقیدہ شخص بے [illegible] ہو گیا اور قبر میں ملائکہ اس سے سوال کرتے تھے اور دوزخ اور جنت [illegible] تھے۔ جب وہ شخص ہوش میں آیا تو آپ کے پیچھے بھاگتا ہوا آیا ہے اور بصد عجز معافی کا خواستگار ہوا کہ حضرت

Marfat.com

آپ درست فرماتے ہیں ۔ میں نے عذاب قبر اور ثواب قبر خود دیکھ لیا ہے ۔ آئندہ نیک کام کروں گا ۔ آپ معاف کر دیں ۔

روایت ۲ = روایت ہے کہ آپ کا ایک مرید مثانیاں شریف میں آیا اور التجا کرنے لگا کہ حضور میری بیوی کو ایک شریر آدمی اغوا کر کے لے گیا ہے اُسے واپس کروا دیں ۔ حضرت جی نے فرمایا کہ اس کو دفعہ کرو ۔ مگر وہ شخص رو رہا تھا کہ بچے بہت روتے ہیں ۔ حضرت جی آپ ہی دعا کریں کہ وہ آجائے ۔ سوائے آپ کے میرا کوئی سہارا نہیں ہے ۔ دشمن بڑے طاقت ور ہیں ، ان کا مقابلہ ممکن نہیں ۔ آخر آپ نے اُسے بتایا جاؤ وہ آگئی ہے ۔ جب وہ شخص گھر آیا تو وہ عورت اس سے ذرا پہلے آئی تھی ۔ کسی فقیر نے صدا دی ۔ وہ اُسے خیرات دینے کے لئے آئی تو اس گھر کی چوکھٹ پر کھڑی تھی ۔ اس نے اپنے خاوند سے معافی مانگی اور آئندہ نیک بننے کا وعدہ کیا ۔ مزید یہ بیان کیا کہ وہ سندھ میں تھی اور آناً فاناً یہاں آگئی ہے ۔

وصال آپ کا وصال بروز سوموار ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ ہوا تھا ۔ آپ قبرستان مثانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے ۔

اولاد آپ کے بیٹے سید محمد احسن ، سید فیض محمد اور سید منور حسین ہیں ان کی اولاد اپنے باپ کے علم کی صحیح جانشین ہے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط الصَّلٰوۃُ وَالسلام علیٰ محمدٍ مقدِن الجودِ الکرَم ہ منبع العلم والحکم وآلہٖ واَصحابہٖ وبارک وسلم ہ

حضرت سید فیض محمد بن حضرت سیّد سید محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید فیض محمد بن حضرت سیّد سید محمد بن حضرت سید بہادر علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عامل کامل اور عبادت گذار بزرگ تھے۔ علم دوستی اور خاندان سے محبت کو بیان کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ نے پہلی دفعہ حضرت بابا شاہ بدر دیوان رح کا شجرہ نسب تحریر کر دکھایا۔ یہ وہ مشکل اور محنت طلب کام تھا جو صدیوں میں نہ ہو سکا۔ اس شجرہ کی از حد ضرورت تھی جو حضرت سید فیض محمد کے طفیل میسر آئی۔ اس کار عظیم کے عوض آپ کو جس قدر بھی دعائیں دی جائیں کم ہیں۔ ورنہ اتنے بڑے خاندان کا شجرہ نسب تحریر کرنا انسان تو کیا جنات سے بھی ممکن نہیں ہے۔ احقر نے اُن کی مجلس میں بیٹھ کر کسبِ فیض کیا ہے۔ میں نے تمام زندگی حضرت جی کو عبادت میں مشغول دیکھا۔ مثنیاں شریف میں اکثر بزرگوں کی قبروں پر سفید ملگوتی لباس میں درود و وظائف میں مشغول دیکھا اور یہاں پاکستان میں اُن کی مجلس میں ہمیشہ شریعت۔ طریقت کے مسائل پر بحث ہوتی رہی۔ والد محترم سید واجد حسین، سید احمد حسین اُن سے اکثر تبادلہ خیال کرتے رہتے رحمۃ اللہ فیض محمد رحمۃ اللہ علیہ ذکر اذکار میں مشغول رہتے اور مسائل میں نہ پڑتے۔ گدی نشین کے فقہاء کو اتنا معلوم تھا کہ مسائل حضرت سے دریافت کرتے ہیں۔ والد صاحب یا سید احمد حسین کسی مسئلہ کو اپنے علم انداز میں بیان کرتے۔ جب وہ غصہ میں آکر اسی مسئلہ کو اپنے بہت انداز میں بیان

Marfat.com

کرتے۔ جب وہ غصہ میں آکر اسی مسئلہ کو شرعی یا تصوف کی رو سے اس کی حقیقت بیان کرنا شروع کر دیتے تو خاموش ہو کر بیٹھے رہتے۔ اس طرح یہ بحث و مباحثہ کی محفلیں پہروں قائم رہتی اور [illegible] پر سیر حاصل بحث کی جاتی۔ یہ اکتساب علم کا انوکھا طریقہ تھا جو مٹھیاں شریف والے پیر اپنے تعلق دار کو پیش کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ مٹھیاں شریف والے پیروں کو ہر مسئلہ کے بارے میں کافی علم ہوتا ہے مگر کسی کتاب یا صفحہ کے بارے میں معلومات نہیں ہوتیں ویسے ہر مسئلہ کا ادرا پورا علم رکھتے ہیں۔

وصال آپ کا وصال ۱۹۷۱ء میں ہوا۔ مزار لاہور میں چلہ حضرت بابا شاہ بدر دیوان کے اندر ہے۔

اولاد ان کے بیٹے سید معظم حسین اور سید محمد ظہیر اپنے باپ کے تبلیغ کے علم کو سنبھالے ہوتے ہیں۔

۵

محبوب ہیں کبریا کے غوث الثقلین — فرزند ہیں مصطفےٰ کے غوث الثقلین
کیا پوچھتے ہیں ان کی پائگہ [illegible] — فرزند ہیں اولیاء کے غوث الثقلین
کروں اُن کی شمائل کا وصف بیاں — سراپا خوبیاں تھیں اُن سے عیاں
ہماری نسبت کا واسطہ یا حضرت دستگیر — ورد ہے یہ صبح شام رحم کن پر عاجزاں
اے قادر و اے خدائے عبدالقادر — قدرت وہ دستہائے عبدالقادر

برعاجزی ما نظرِ رحمت کن
رحم اے قادر برائے عبدالقادر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ہ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسول اللہ صاحب
الکوثر مَدْنِی المنیر اللہ وآلہٖ واصحابہٖ واولیا لہٖ اجمَعِیْن ہ

حضرت سید شفیع محمد بن حضرت سید گل محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شفیع محمد بن حضرت سید گل محمد بڑے نیک اور با عمل بزرگ تھے۔ اپنے
اور دوستوں سے محبت اور مروت کرنے والے تھے۔

نجرہ نسب حضرت سید شفیع محمد بن سید گل محمد بن حضرت سلطان محمد بن حضرت
سید بہادر علی شاہ المعروف کھون شاہ۔

وصاف آپ کو اللہ تعالیٰ نے رفاعی کاموں میں تعاون اور اُن کی تکمیل اور
تعمیری جذبہ سے سرفراز کیا ہوا تھا۔ اس لئے آپ کو یہ امتیازی حیثیت
حاصل ہے کہ آپ نے اپنے دور صدارت بدریہ کمیٹی شانیاں شریف میں ضریح حضرت
شاہ بدر و ایوان، حوض، مسافر خانے اور مسجد شاہ بدر میں توسیع اور کنوئیں پر آبپاشی
کے لئے سامان مہیا کروایا۔ ایسے اولعزم بزرگ جو کسی قوم یا خاندان کی فلاح اور
بہبود کے لئے اپنا قیمتی وقت، سرمایہ، کاوش، جذبہ اور حسن کردار ادا کریں بہت
ہی کم پیدا ہوتے ہیں۔

وصال آپ کا وصال بروز جمعۃ المبارک ۱۲ محرم الحرام ۱۳۵۰ھ کو ہوا اور اپنے
آبائی قبرستان شانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

اولاد آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند حضرت سید حاجی محمد لطیف، حضرت
حاجی سید محمد رشید، سید محمد شریف، سید محمد سعید، نیک اور خیر
بزرگ ہیں، عطا کئے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین ہ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیدا نبیاء والمرسلین
وَآلِہٖ وَاصحابِہٖ وَاُولیاللہٖ اجمعین ہ برحمتک یا اَرحمُ الرّاحمین ہ

حضرت سید رستم علی بن حضرت سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ

سید رستم علی بن سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد، زاہد اور شب بیدار بزرگ تھے۔ ضروریات زندگی کے علاوہ گھر سے باہر نہ آتے تھے۔ بڑے متوکل ا صابر و شاکر تھے۔ مسائل تصوف اور معرفت میں بڑا کمال تھا۔ بڑے مستجاب الدع تھے۔

وصال آپ کا وصال سنہ ۱۳۰۵ھ میں ہوا تھا۔ اس دن جمعہ کا روز تھا۔ قبرستا مثانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

اولاد آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین فرزند دیئے تھے جن کے اسمائے گرامی، سی شرف علی، سید سبحان علی، سید سردار علی تھے۔

سید شرف علی رحمۃ اللہ علیہ

بڑے زاہد اور عابد تھے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے تھ آپ اپنے بزرگوں کے جانشین تھے۔ بڑے متوکل اور صابر شاکر تھے۔

وصال آپ کا وصال مورخہ ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ بروز پیر ہوا تھا۔ اد قبرستان مثانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد سید تھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان کے بیٹے سید محمد حسین رح، سبا فضل حسین رح تھے۔ جن سے اولاد جاری ہے۔

Marfat.com

سید سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ

سید سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے قانع اور متوکل تھے۔ بڑے عابد اور زاہد تھے۔ مستجاب الدعا اور سیف زبان تھے۔

وصال آپ کا وصال مورخہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ بروز اتوار کو ہوا۔ اور قبرستان مثانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کی اولاد سید محمد چراغ رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہے۔

حضرت سید سید میر بن حضرت سید علی محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید سید میرؒ بن حضرت سید علی محمدؒ بن حضرت سید سلطان محمدؒ بڑے نیک اور عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہر وقت ذکر خفی اور جلی میں مصروف رہتے تھے۔ اپنے ملنے والوں سے بڑی حلیمی اور عاجزی سے خطاب کرتے تھے یعنی آپ سے بڑا ہو یا چھوٹا آپ اس کو بڑے اچھے اچھے القاب سے پکارتے اور فرماتے کہ "بھاگ یہ بات اس طرح ہے"۔ "سوہنیا یہ اس طرح ہے"۔ آپ نے تمام عمر عبادت اور ریاضت میں صرف کر دی۔ ہمیشہ سب کے لئے دعائیں فرماتے رہتے تھے اُن کی دعا اکثر بارگاہِ خداوندی میں قبول ہوتی تھی۔

وصال آپ کا وصال ماہ صفر ۱۹۸۳ء میں ہوا تھا اور چلہ حضرت شاہ بدر دیوان لاہور میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید سید محمد، سید ظہور محمد، سید سید الہ اور سید علی غفران شاہ بڑی نیک اور عابد و زاہد ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمد للہِ ربّ العالمین ہ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ محمدٍ خیر الخلائق و
افضل الانبیاء والمرسلین وآلہٖ واصحابہٖ واولیائہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین

حضرت سید محمد افضل بن حضرت سید عطار محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد افضل بن حضرت سید عطا محمد بن حضرت سلطان محمد بن سید
بہادر علی شاہ قادری بدری رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل بزرگ تھے۔ آپ کا
کلام مدلّل اور حوالہ جات سے پُر ہوتا ہے۔ مرزائیوں اور مسلمانوں سے مناظرے
میں اکثر شریک ہوتے اور اُن کو دندان شکن جواب حضرت سید محمد افضل رحمۃ اللہ
علیہ کی طرف سے دیا جاتا۔ مگر شاہ صاحب کی طرف سے جو سوال کیا جاتا اس کا
جواب مرزائی مناظرین کے پاس نہ ہوتا اور شرمندہ ہو کر دوسرا سوال کر دیتے
ایک مناظرہ میں حضرت جی نے ایک مرزائی کو مرزائی کہہ کر مخاطب کیا۔ اُس نے
جواباً کہا کہ ہم احمدی ہیں۔ آپ ہمیں مرزائی کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں۔ میں آ
کو جولاہا کہوں گا۔ شاہ صاحب نے موقع پر موجود کمشنر صاحب کو مخاطب
کر کے کہا کہ آپ سن رہے ہیں۔ اس نے میری بے عزتی کی ہے۔ میں اپنی حیثیت
عرفی کا مقدمہ پیش کرتا ہوں۔ وہ مرزائی مبلغ فوراً بولا کہ حضرت جی نے بھی میرے
مرزائی کہہ کر بے عزتی کی ہے۔ آپ نے فوراً کہا کہ مرزا صاحب کی نسبت کی وجہ سے
آپ کو مرزائی کہا ہے۔ اس نے بھی جواب دیا کہ امام ابوحنیفہ کی نسبت سے آپ کو
جولاہا کہا ہے۔ شاہ صاحب نے فوراً کہا کہ میں تو شافعی المذہب ہوں۔ آپ نے
غلط کہا ہے۔ اس جواب پر وہ مرزائی مبلغ شرمندہ ہوا اور مناظرے سے فرار
اس کا جواب یہ تھا کہ وہ ایسے زیرک اور عالم بزرگ سے مقابلہ کر۔

Marfat.com

سے قاصر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم وافر عطا کیا ہوا ہے۔

دوسری مثال

ایک دفعہ کوئی صاحبزادہ مسواک کرتا ہوا جا رہا تھا جیسے عام لوگ کرتے ہیں۔ اُسے راستے میں سید محمد ظریف مل گئے کاندھے کو زور سے پکڑ کر جھٹکا دیا اور فرمانے لگے کہ برخوردار پانی لے کر مسواک کرو۔ بغیر پانی کے مسواک کرنا مکروہ ہے۔ نزدیک ہی حضرت سید محمد افضل کھڑے تھے۔ انہوں نے صرف اُن کو چڑانے اور مسخری سے کہا کہ جاؤ ٹھیک ہے۔ پھر کیا تھا مناظرہ کے لئے میدان صاف تھا۔ دلائل پر دلائل دونوں طرف سے شروع ہو گئے [illegible] پوچھتے کہ مکروہ کیوں ہے سید محمد ظریف جواب دیتے کہ [illegible] دہن گندگی ہے اس لئے مکروہ ہے۔ سید محمد افضل فرماتے کہ گوشت کی بوٹی کو [illegible] ہوئے کئی کئی دفعہ چوستے کے لئے منہ میں ڈالتے ہیں، نکالتے ہیں۔ سچ بتائیں کہ کبھی آپ نے اُس کو پھینکا ہے۔ اتنے عرصہ میں ایک اچھا سا ہجوم بن گیا تھا۔ دونوں طرف سے جواب و سوال ہونے لگے۔ مسواک کے مسئلہ اب لعاب دہن کے حرام یا حلال ہونے پر آ گیا۔ سید محمد ظریف فرماتے کہ لعاب دہن جب تک منہ میں رہے پاک ہے۔ جب باہر آ جائے تو مکروہ ہے بلکہ پلید ہے۔ سید محمد افضل فرماتے کہ انگلی لو، لعاب دہن لگا کر قرآن اور دیگر متبرک کتابوں کی ورق گردانی کرتے ہیں۔ وقت درود شریف انگلیوں کے سروں کو چومتے ہیں۔ کسی مریض کے زخم پر لعاب دہن لگاتے ہیں۔ اگر پلید ہے تو انگلیوں کو کاٹ دینا چاہئے۔ سید محمد ظریف فرماتے ہیں کہ سب غلط ہے۔ سید محمد افضل مزید یہ دلیل دیتے ہیں کہ اکثر بچوں کا منہ چوم لیا جاتا ہے۔ تلاوت کے وقت قرآن نبی کو بوسہ دینا ثواب ہے۔ اس کے بارے میں کیا خیال ہے، وہ کہتے یہ ناجائز ہے۔ یہ

Marfat.com

بحث اپنا موضوع بدلتی ہوئی رات گئے تک قائم رہی ۔ اس میں خدا معلوم کتنے شریعت اور طریقت کے مسائل پہ بحث ہوئی اس میں شامل افراد ان کے علم سے فیض پاتے ۔ جو مسائل بڑے بڑے فقیہہ برسوں اپنی کتب میں بیان کرنے میں لگا دیتے ہیں وہ گھنٹہ دو گھنٹہ کی مجلس میں حل ہو جاتے اور سامع کو از بر ہو جاتے ۔ آپ سچے عاشق رسول تھے ۔ مجھے ان کا صلوٰۃ و سلام جہری حالت میں پڑھنا اب تک یاد ہے ۔ میرے کان اسی رعب و دبدبہ والی آواز اب تک سن رہے ہیں یعنی یا حبیب سلام وعلیک یا رسول سلام وعلیک صلوٰۃ اللہ علیک کی بھاری آواز میں تکرار کرتے میں نے سنا ۔ مسئلہ وحدت الوجود میں بڑی دسترس تھی ۔ علامہ اقبال کا کلام اکثر سید محمد حسین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول قصور سے سنتے اور اس کی تشریح بڑے دل آویز طریقہ سے فرماتے ۔ ایسے درویش صفت اللہ والا اس دور میں کہاں میسر آتے ہیں ۔

وصال | ساری عمر کے ذکر اور فکر کو بطور توشہ آخرت لے کر آپ ۱۲ شعبان ۱۳۶۴ھ میں اللہ کے دربار میں حاضر ہوئے ۔

اولاد | آپ کے صاحبزادے سید واجد حسین سید احمد حسین سید حیدر حسین کہ باپ کی طرح عالم اور فاضل ہیں ۔ ان کی رہائش رکھ ماچھیکے میں ہے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمد للہِ ربّ العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاءِ والمرسلین
وآلہٖ واصحابہٖ واولیا لہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ہ

حاجی سید محمد لطیفؒ بن حضرت سید شفیع محمد رحمۃ اللہ علیہ

حاجی سید محمد لطیف رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد تھے۔ علم شریعت اور طریقت میں کمال تھا۔ قرآن عظیم بڑی اچھی طرح پڑھتے تھے۔ دینی مسائل پر عبور تھا۔ طب میں بڑا تجربہ اور کمال تھا۔ بڑے خدا ترس اور طبیعت میں بڑا انکسار تھا۔ غریبوں کی دادرسی کرتے تھے۔ بدریہ کمیٹی مثانیاں شریف کے کئی سال صدر رہے۔ دربار حضرت شاہ بدر دیوانؒ کی دیواروں پر چپس کا کام آپ ہی نے کروایا تھا۔ آپ کے پاس ایک قلمی نسخہ بزرگوں کا تحریر شدہ تھا۔ جس میں اعمال اوراقوال تحریر تھے۔ میں نے عالم مشاہدہ میں آپ کا بڑا بلند روحانی مقام دیکھا ہے۔ اگر میرا یہ مشاہدہ درست ہے تو پھر یہ روحانیت کے بلند مقام پر فائز تھے۔ اللہ اکبر۔

وصال بروز سوموار ۱۲۔ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ میں وصال کر گئے۔ قبر شریف موضع ولڑیاں ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

اولاد ان کے بیٹے سید مظفر حسین، سید مدثر حسین اپنے باپ کے صحیح جانشین ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد خیر الخلائق واافضل الانبیاء والمرسلین وآلہ واصحابہ واولیاء لہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ہ

حضرت سید واجد حسین بن حضرت سید محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ

سید واجد حسین بن سید محمد افضل رح بلند پایہ عالم تھے۔ بڑے اچھے مخرج کے مالک تھے۔ بعض دفعہ خالص عربوں کا لہجہ اختیار کر جاتے۔ محرم الحرام میں مجلس امام حسین علیہ السلام میں فضائل اور مصائب تحت اللفظ میں ادائیگی کا فیض اللہ سے پایا تھا۔ میں نے اتنا اچھا قاری آج تک نہیں دیکھا۔ جب فضائل آل اطہار کا ذکر کرتے تو حاضرین مجلس جھوم جھوم جاتے اور جب اپنے مخصوص انداز میں مصائب بیان کرتے تو مجلس میں ایک شور آہ و بکا مچ جاتا۔ عام دینی مسائل بڑی عام فہم زبان میں بیان کرتے۔ اعمال و اقوال میں کافی قدرت تھی۔ صرف و نحو میں مہارت تھی۔ ان سب کے ہوتے ہوئے طبیعت میں بڑی جلالت پائی جاتی تھی۔ میں نے ان کی صحبت میں رہ کر دین کا اچھا خاصا علم حاصل کیا تھا۔ مجھ پر بڑی مہربانی اور شفقت فرماتے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا کرم فرمائے۔ آمین۔

وصال آپ کا وصال ۱۳۹۲ھ میں ہوا۔ قبر شریف موضع رکھ ماچھیکے ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

آپ کے چھوٹے بھائی آپ کے مرید اور خلیفہ تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین
آلہٖ واصحابہٖ واولیائہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین ہ

سید احمد حسین بن سید محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ

سید احمد حسین بن سید محمد افضل رح بڑے عالم وفاضل تھے۔ بے شمار حدیث نبوی
نی یاد تھیں۔ قرآن مجید کا بیشتر حصہ زبانی یاد تھا۔ ریاضت ومجاہدات میں زیادہ
ت گذارتے تھے۔ علم تاریخ سے بڑی لگن تھی۔ علامہ اقبال رح کا کلام ضرور سناتے۔
م تصوف میں بڑا علم رکھتے تھے اور اس پر خود عمل کرتے اور دوسروں کو ہدایت
اتے تھے۔ مجھ سے اکثر بحث ومباحثہ رکھتے۔ بڑے بڑے دقیق مسائل دریافت
ماتے۔ اگر مجھ سے سوال کا جواب نہ بن پڑتا تو میں الٹا اُن پر سوال کر دیتا۔ میری
ی چالاکی کو سمجھ جاتے اور خوب ڈانٹتے تھے۔ اصل میں مجھے علم تصوف کی طرف
ل کرنے میں سید احمد حسین رح کا بڑا ہاتھ ہے۔ ایسے مشفق ومہربان عالم دین
مت والوں کو نصیب ہوتے ہیں۔ اللہ نے ان کو اتنا وسیع علم دیا تھا کہ تاریخ
سیر حدیث، فقہ، صرف ونحو، علم الکلام یا نگیت (راگ رنگ) کا کوئی
ئلہ دریافت کیا جائے، اُن کے پاس اس کا تسلی بخش جواب ہوتا تھا اللہ تعالیٰ
نے ان کو علم لدنی سے نوازا ہوا تھا۔

وصال آپ سنہ ۱۴۰۱ھ میں وصال کر گئے۔ ان کی قبر موضع کھاچھیلے ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید صفدر رضا باپ کے صحیح جانشین ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ و آلہ واصحابہ یا سیدی یا رسول اللہ وبارک وسلم علیہ اجمعین ہ

حضرت سید علی اکبر شاہؒ بن حضرت سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید علی شاہؒ بڑے عالم اور کامل بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

حضرت سید علی اکبر شاہؒ بن حضرت سید شاہ نوازؒ بن حضرت سید قادر نوازؒ بن حضرت سید عرب علیؒ بن حضرت سید بہادر علی المعروف المشہور سید بھادن رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید علی اکبر شاہؒ بڑے زاہد اور عابد بزرگ تھے۔ ہر وقت درود و وظائف یعنی قصیدہ غوثیہ، دعائے صلیانی، قصیدہ بردہ اور دیگر وظائف کو بڑی محبت اور عشق سے پڑھتے تھے۔ آپ بہت بڑے عالم اور کامل تھے۔ علم طب سے بہت زیادہ رغبت تھی۔ بہت سے لوگوں کا علاج مفت کر دیتے تھے۔

حضرت سید علی اکبر شاہ بڑے نفاست پسند، خوش لباس اور خوش وضع بزرگ تھے۔ آپ بڑے خلیق، صاحب فیض، بامروت اور دردمند دل کے مالک تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعا اور حق گو بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا اور دم میں بہت فیض رکھا ہوا تھا۔

وصال آپ کا وصال بروز جمعہ مورخہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۲۰۳ھ کو ہوا تھا۔ آپ کو چلہ حضرت سید بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں دفن کر دیا گیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید سلطان اکبر شاہ، سید اللہ دتہ شاہ اور سید سلطان احمد نیک اور عبادت گذار عابد اور زاہد ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمدُ لِلّٰہِ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ و آلک صحابِکَ یا سیّدی یا حبیب اللہ و بارک و سلم علیہ ہ

حضرت سید رحمت علی شاہؒ بن حضرت سید شاہ علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید رحمت علی شاہؒ بڑے باکمال اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے حضرت سید رحمت علی شاہؒ بن حضرت سید شاہ علیؒ بن حضرت سید نصر اللہ شاہؒ بن حضرت سید مدد شاہؒ بن حضرت سید آفتاب حسینؒ بن حضرت سید فقر شاہؒ بن حضرت سید درویش شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید رحمت علی شاہؒ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ ہر وقت درود و وظائف میں مصروف رہتے تھے۔ عمر کے آخری حصّہ میں قوت سمع سے معذور ہو گئے تھے۔ بعض اوقات عربی زبان میں اچھے اچھے شعر بھی کہہ لیتے تھے۔ قرآن شریف کی تلاوت بڑی اچھی طرح کرتے تھے اور بڑی بلند آواز سے کرتے تھے۔ حضرت جی بڑے مستجاب الدعا اور صاحب فیض بزرگ تھے۔ اپنے اقربا اور عزیز و اقارب سے بڑی مروّت اور محبت سے ملتے تھے اور ان کے دکھ درد میں شریک رہتے تھے۔

حضرت سید رحمت علی شاہ علیہ الرحمۃ سے بہت سی کرامات کا ظہور ہوا تھا جن کا ذکر ایک علیحدہ کتاب میں کیا جائے گا۔ یہ رسالہ اس کے لئے ناکافی ہے۔

وصال حضرت سید رحمت علی شاہ مورخہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۹۷۱ء میں وصال کر گئے تھے ان کا مزار موضع رکھ ماچھیکے میں زیر تعمیر ہے۔

اولاد حضرت سید رحمت علی شاہ صاحب کے صاحبزادے سید اشفاق حسین سید اخلاق حسین، سید مشتاق حسین، سید اشتیاق بڑے عابد اور نیک ہیں اللہ تعالیٰ ان پر مزید رحمتیں کرے اور نیک نام بنی جائیں۔ آمین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیاء والمرسلین وآلہٖ وآصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ؕ

حضرت سید محمد چراغؒ بن حضرت سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ

سید محمد چراغ بن سید سبحان علیؒ بڑے عابد اور زاہد تھے۔ آپ سیف زبان اور مستجاب الدعا تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

شجرہ نسب حضرت سید محمد چراغؒ بن حضرت سید سبحان علیؒ بن حضرت سید رحم علی بن حضرت سید حسین علیؒ بن حضرت سید امیر علیؒ بن حضرت سید ولایت علیؒ بن حضرت سید فاضل شاہؒ بن حضرت سید رشیدؒ بن حضرت سید شاہ عبدالشکور قدوۃ السالکین وعمدۃ العارفین نبیرہ حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ علیہ مثانیاں شریف والی سرکار۔

اوصاف حضرت سید محمد چراغؒ بن حضرت سید سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ ایک پرہیزگار، درشب بیدار بزرگ تھے۔ آپ بڑے خوش وضع، خوش شکل اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز جمعرات ۱۷ صفر ۱۳۴۴ھ کو ہوا تھا۔ آپ قبرستان مثانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے دیئے تھے جن کے نام سید یاد حسینؒ، سید حسن چراغؒ، سید حسین چراغؒ تھے جو خود بھی بڑے زاہد اور عابد بزرگ تھے۔

خدا رحمت کند بر ایں پاک طینت
و نیک سیرت و صورت را

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدا الانبیاء والمرسلین وآلہ واصحابہ واولیائہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

حضرت سید محمد حسینؒ بن حضرت سید نتھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد حسین بن حضرت سید نتھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوش لباس اور خوش شکل اور زاہد و عابد تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد حسینؒ بن حضرت سید نتھے شاہؒ بن حضرت سید شرف علیؒ بن حضرت سید رستم علی شاہؒ بن حضرت سید حسین علی رحمۃ اللہ علیہ یعنی سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کا شجرہ چوتھی پشت میں مل جاتا ہے۔

اوصاف آپ بڑے عالم، فاضل، سخن ور تھے۔ عربی اور فارسی میں مکمل دسترس تھی۔ آپ بڑے سیف زبان اور مستجاب الدعا تھے

وصال۔ آپ کا وصال بروز جمعۃ المبارک ۶ شوال ۱۲۹۵ھ ہوا تھا۔

اولاد۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین فرزند دیئے تھے جن کے اسمائے گرامی حضرت سید خورشید احمدؒ۔ سید صفدر علیؒ، سید اللہ رکھا رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ سید اللہ رکھا رحمۃ اللہ علیہ بڑے نیک اور صفات عالیہ کے مالک تھے۔ آپ کو خدا تعالیٰ جنت فردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

توں ہیں محبوب سبحانی مقدس مطلب ربانی
حبیب غوث صمدانی مدد کر یا شاہ جیلانی
مدد کر یا شاہ جیلانی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہِ ربّ العالمین ؕ الصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وآلہٖ واصحابہٖ واولیائہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ؕ

سید درویش محمدؒ بن سید رشید رحمۃ اللہ علیہ

سید درویش محمدؒ بن سید سید رشیدؒ بڑے عالم فاضل تھے۔ آپنے دادا حضرت شاہ عبدالشکورؒ سے فیض حاصل کیا تھا۔ سادات مثانیاں کے اکثر بزرگ آپ کے طالبین میں سے تھے۔ زبان بڑی سیف تھی۔ اللہ سے جو کچھ چاہتے پا لیتے تھے۔ بڑے متوکل اور صابر و شاکر تھے۔ دنیاوی جاہ و جلال سے دور رہتے تھے۔ آپ کی قبر شریف موضع مثانیاں شریف میں اپنے اجداد کے ساتھ ہے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید حسین چراغؒ آپ کے جانشین تھے۔ حضرت سید حسین چراغؒ بڑے صاحب نسبت ولی اللہ تھے۔

وصال آپ کا وصال ۶ ذوالحجہ ۱۱۵۲ھ کو ہوا تھا۔ آپ کو قبرستان مثانیاں شریف میں دفن کیا گیا تھا۔

سرتاج پیران قطب جہانی — میراں محی الدین شیخ زمانی
خضر طریقت شمع ہدایت — بحر حقیقت گنج معانی

مدد کر یا شاہ جیلانی
یا حیدر کے دلبر زہرا کے جانی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ ربّ العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا الانبیاء والمرسلین وآلہٖ واصحابہٖ واولیائہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ؕ

سید ہاشم علیؒ بن سید فرزند علی رحمۃ اللہ علیہ

سید ہاشم علیؒ بن سید فرزند علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال عالم، زاہد اور عابد تھے۔ اللہ تعالیٰ سے بڑا فیض پایا تھا۔ اپنے باپ کی طرح ان کی زبان بھی بڑی سیف تھی۔ ہاتھ اُٹھا کر جو دعا مانگتے بارگاہ رب العزت میں قبول ہوتی۔ روایت ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم معلوم تھا۔ ہر وقت درود و وظائف میں مصروف رہتے۔

وصال ان کا وصال موضع شانیاں شریف میں ۲۲ رجب المرجب ۱۳۰۱ھ کو ہوا تھا۔ چنانچہ ان کی قبر شریف بھی آبائی قبرستان شانیاں شریف میں ہے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید محمد حسینؒ آپ کے صحیح جانشین تھے حضرت سید محمد حسینؒ بڑے مستجاب الدعا بزرگ تھے۔ آپ نے تمام عمر تبلیغ دین اسلام میں صرف کر دی۔ بے شمار لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد اللہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین
وآلہ واصحابہ واولیائہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ؕ

حاجی سید محمد حسینؒ بن سید ہاشم علی رحمۃ اللہ علیہ

حاجی سید محمد حسینؒ بن سید ہاشم علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے پایہ کے بزرگ تھے اپنے عزیز و اقارب سے بڑی محبت کرتے تھے۔ عامل اور کامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے زبان میں بڑا اثر دیا تھا۔ طرز کلام بڑا ہی دل آویز تھا۔ کسی مسئلہ پر یا کوئی بھی بات کرتے تو بڑے پیار اور محبت سے کرتے۔ بڑی حساس طبیعت کے مالک تھے۔ دوست ہو یا دشمن ہر کسی کے دکھ پر تڑپ اٹھتے اور خوشی میں بڑی مسرت کا اظہار کرتے۔ تالیف قلب کا علم و عمل ان کے پاس تھا۔ مدمقابل پر ان کے کلام کا بڑا اثر ہوتا تھا اور وہ فوراً ان کے تابع ہو جاتا تھا۔ اس بات کا مشاہدہ میں نے خود کیا ہے۔ مستجاب الدعوات تھے۔ عاشورہ کے روز ایک خاص دعا بڑی اچھی طرح پڑھتے اور ان سے مانگی ہوئی دعا بارگاہ رب تعالیٰ میں قبول ہوتی۔ بڑے سخی ابن سخی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی صالح اور خدمت گذار اولاد سے نوازا۔ آپ نے لمبی عمر پائی ہے اور سعادت مند اولاد نے جی بھر کر اُن کی خدمت کی تھی۔ خدا ایسی اولاد ہر کسی کو عطا کرے جو دوسروں کے لئے قابل تقلید بنے۔ آمین۔

وصال آپ کا وصال ۱۹۶۲ء میں ہوا۔ چلہ شاہ بدر دیوان میں دفن ہوئے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید ارشد حسین، سید حید رحسین، سید علمدار حسین سید حامد حسین اور سید مشتاق حسین آپ کے صحیح جانشین ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء و المرسلین و آلہ و اصحابہ و اولیائہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

حاجی سید شفقت علی شاہؒ بن سید تیغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حاجی سید شفقت علی شاہؒ بن سید تیغ علی شاہؒ بڑے عابد و زاہد بزرگ تھے۔ اُن کے مدارج ولایت کے بارے میں روایت ہے کہ ایک دن سید مدد حسین شاہ قادری بدری نے ایک دن مجھ سے ایک واقعہ بیان کیا کہ میں شملہ پہاڑی پر صوفی برکت علی کے پاس گیا ہوں۔ اس نے مجھے نماز کی تلقین کی۔ میں نے اُن کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت میں عرصہ ۶ سال سے لگاتار تہجد پڑھتا ہوں۔ صوفی صاحب نے فرمایا مجھے نظر نہیں آ رہی ہے۔ سید مدد حسین نے وجہ دریافت فرمائی تو صوفی صاحب نے کہا کہ کوئی ولی اللہ آپ سے ناراض ہے اب پریشانی یہ ہے کہ میں وہ ولی اللہ کہاں سے دریافت کروں۔ میں نے کہا کہ تیرے گھر والے پیر صاحب نہ ہوں۔ اس نے کہا کہ میری تو ان سے کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے دوبارہ کہا کہ حضرت ایک ولی آپ کے گھر میں ہے یعنی آپ کے والد صاحب۔ سید مدد حسین نے جواب دیا کہ ہاں وہ مجھ سے بغیر کوئی خاص وجہ کے ناراض ہو جاتے ہیں۔ میں ان کی خدمت تو بہت کرتا ہوں۔ میں نے بھائی مدد حسین سے کہا کہ بس یہی اللہ کا ولی ہے ان کو راضی کر لو۔ خیر یہ تو ایک واقعہ تھا جو عرض کیا۔ آخری وقت تک نماز پڑھتے رہے۔

وصال: آپ ۱۹۸۹ء میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ قبر چلہ حضرت شاہ بدر دیوان لاہور میں ہے۔

اولاد: آپ کے صاحبزادے سیّد مدد حسین، سید دلاور حسین، سید اللہ رکھا شاہ آپ کے صحیح جانشین ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہِ ربّ العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسُولُ اللہ الذی جعلک خاتم الانبیاءِ والمرسلین وآلہٖ واَصحابہٖ وبارک وسلم علیہ ؕ

حضرت سیّد حسین چراغؒ بن حضرت سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید حسین چراغ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید حسین چراغؒ بن حضرت سید احمد شاہؒ بن حضرت شاہ علی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید حسین چراغ رحمۃ اللہ علیہ اولیائے مشانیاں شریف میں بڑے ظاہر ولی اللہ تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعا اور صاحب فیض اور نسبت بزرگ تھے۔ آپ کی دعا سے ہر قسم کی بیماری جاتی رہتی تھی۔ بے شمار لوگوں کو صرف آپ کے فرمانے سے کہ "اللہ تم کو شفا دے گا" سے شفا ہو جاتی تھی۔ آپ کا یہ فیض آپ کے وصال کے بعد بھی جاری رہا تھا۔ جو کوئی بیمار آپ کی قبر پر جاکر سلام کر کے آپ سے فیض مانگتا، اس کی بیماری جاتی رہتی تھی۔ اس طرح حضرت حسین چراغ رح ظاہراً اور باطناً صاحب تصرف اور صاحب نسبت و کرامت ولی اللہ تھے۔

وصال حضرت سید حسین چراغ علیہ الرحمت کا وصال بروز سوموار ۱۲ شوال ۱۳۲۰ھ کو ہوا تھا۔ آپ کی قبر مشانیاں شریف میں تھی۔

اولاد حضرت حسین چراغ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے حضرت سید تیغ علی رح بھی بڑے ولی کامل اور باکمال بزرگ تھے۔ آپ تمام عمر تبلیغ اسلام میں مصروف رہے تھے۔ ان کی کوششوں سے بے شمار لوگ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درود و سلام در خدمت افضل الخلائق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا نبی سلام علیک ، یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک ، صلوٰۃ اللہ علیک

اوّلین موج خلائق اور سب فائقوں پہ فائق
ہم جو بھی ثنا کریں وہ لائق یا نبی سلام علیک

معراج کو سدھارے وہ خیر الوریٰ ہمارے
سب انبیاء کریں نظارے صفیں باندھ کر پکارے

یا نبی سلام علیک ، یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک ، صلوٰۃ اللہ علیک

حُور ملک تمامی ، ہاتھوں میں شمعیں نورانی
یہ حکم تھا ربانی کرو مل کر سب نعت خوانی

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام ، صلوٰۃ اللہ علیک

حشر میں جب ہو جانا میرے آقا جی مجھے نہ بھولا جانا
اپنی کملیاء میں مجھے چھپانا ، یہ کرم مجھ پر فرمانا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

مشکل ہوا ہے جینا ، دل نہ ہوا اور چاک سینہ
الٰہی مدینہ تھامنے میرا سفینہ

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک یا رسول سلام علیک

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علی سیدا لانبیاء والمرسلین وآلہٖ واصحابہٖ واولیاءِ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ہ

سید برکت علی شاہ بن سید تیغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سید برکت علی شاہ بن سید تیغ علی شاہ رح برادر سید شفقت علی شاہ رح بڑے زاہد اور عابد تھے۔ خوش وضع، خوش لباس اور خوش گفتار بزرگ تھے۔ جناب سیدنا امام حسین علیہ السلام کے سچے عاشق تھے۔ ان کے مصائب پر بڑے پریشان حال ہو جاتے تھے۔ شب بیدار عامل کامل تھے۔ بڑے صاحب مروت اور خدا ترس بزرگ تھے۔

وصال آپ نے ۱۹۷۳ء میں وصال کیا۔ آپ کی قبر شریف موضع ہردو کے چھچھر والی میں ہے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید لال حسین، دلدار حسین اور سید علمدار حسین آپ کے صحیح وارثین ہیں۔ سید لال حسین بڑے نیک اور صالح بزرگ تھے۔ آپ اپنے اقرباء اور عزیزوں سے بڑی شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے۔ آپ کا وصال ۱۹۵۱ء میں ہو گیا تھا۔ آپ ہردو کے چھچھر والی ضلع گوجرانوالہ میں دفن ہیں۔

کر ذکر نور زہرا کے نور دو عین کا
رکھ ورد نام بادشہ مشرقین کا

اے مرد حق شناس نہ حیراں ہو یاد رکھ
مشکل پڑے تو تھام لے دامن حسین کا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین
آلہ واصحابہ واولیاء اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ہ

سید سید فرید بن سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ

سید سید فرید بن سید عبدالشکورؒ بڑے زاہد، عابد، متوکل اور عارف للہ ولی اللہ تھے۔ علم تفسیر، حدیث، صرف ونحو اور دیگر اعمال اپنے والد سے حاصل کئے تھے۔ خرقہ ارادت بھی اپنے والد سے حاصل کیا تھا۔ علم تصوف ں اپنے سب بھائیوں سے افضل تھے۔ حضرت سید سید فریدؒ بڑے ستجاب الدعا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے توکل علی اللہ عطا کیا ہوا تھا۔ سب پھر راہ خدا میں دے دیتے تھے۔ اپنے والد کے بعد لنگر اور دربار حضرت باشاہ بدر دیوانؒ کا انتظام ان کے ہاتھ میں تھا۔

وصال ان کا وصال بروز سوموار ۱۷ ربیع الثانی ۱۱۱۵ھ میں ان کے بھائی حضرت سید سید رشیدؒ کے کئی برس بعد ہوا۔ ان کا مزار حضرت شاہ بدر دیوانؒ کے مزار سے جانب مشرق تھا۔

اولاد آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو فرزند حضرت سید ظریفؒ اور حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ دیئے تھے۔ جنہوں نے اس مشن کو جاری رکھا اور دعوت اسلام کو اپنی زندگی کا ماحاصل قرار دیا تھا۔ سبحان اللہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم؛

الحمد للہ رب العالمین ۃ والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمدِ نِ المصطفیٰ و
المرتضیٰ والمجتبیٰ واولیائھم وبارک وسلم علیہ ہ

حضرت سید محمد ظریفؒ بن حضرت سید فرید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد ظریف بن حضرت سید سید فریدؒ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ اپنے والد حضرت سید سید فریدؒ سے علم ظاہری اور باطنی حاصل کیا اور خرقہ ارادت بھی انہی سے حاصل کیا۔ بڑے متوکل اور خدا ترس بزرگ تھے۔ ہمیشہ یاد خداوندی میں محو رہتے تھے۔ بے شمار لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔

وصال ان کا وصال بروز جمعرات ۹۔ جمادی الاوّل ۱۱۵۱ھ میں ہوا اور قبرستان مثانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کو اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنی رحمت خاص سے پانچ فرزند عطا کئے تھے۔ سید محمد افضل، سید محمد کامل، سید محمد واصل، سید محمد عالم شاہ، سید محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے اجداد کے صحیح جانشین تھے اور انہوں نے اپنی تمام زندگی اشاعت دین و تبلیغ دین کو جاری رکھا۔ اور بے شمار لوگ حلقہ اسلام میں شامل ہوئے تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہِ ربّ العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین
آلہٖ واصحابہٖ واولیاءِ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین ٥

حضرت سید محمد افضلؒ بن حضرت سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد افضل بن حضرت سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ بڑے عامل اور کامل بزرگ تھے۔ بڑے خوش وضع اور شیریں سخن تھے۔ دینی مسائل کو عام فہم زبان میں بیان کرتے آپنے سلوک کی منزلیں اپنے والد کے زیر ہدایت طے کیں۔ آپ اپنے وقت کے صاحب کرامت بزرگ تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز سوموار ۸، ذوالحجہ ۱۱۹۲ھ میں ہوا تھا۔ اور مشانیاں شریف میں دفن تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید حسن علیؒ اور سید حسین علیؒ آپ کے صحیح جانشین تھے۔ جنہوں نے آپ کے دینی مشن اور تبلیغ اسلام کو جاری رکھا۔ علاقہ کے ہزاروں لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے تھے۔ ان اللہ والوں نے دنیا اور آخرت میں فلاح پائی تھی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الذی بعثلک تاج الانبیاء والمرسلین وآلہ واصحابہ واولیائہ اجمعین ہ

حضرت سید صابر حسینؒ بن حضرت میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید صابر حسین بن حضرت سید میراں بخش بن فقر علی رحمۃ اللہ علیہ موضع مثانیاں شریف کے نمبردار تھے۔ مگر یہ نمبرداری یا سرداری ان کے دینی امور میں خلل نہیں ڈالتی تھی۔ بڑے سادہ اور درویش صفت تھے۔ ایک دفعہ آپ کو معلوم ہوا کہ نیا طبقہ کلمہ طیبہ غلط پڑھتا ہے اور حضرت جی راستہ میں چلتے ہوئے ان سے کلمہ طیبہ سنتے اور اگر ضرورت سمجھتے تو خود پڑھ کر سناتے۔ میں نے کلمہ طیبہ کی تصحیح آپ سے ہی کی ہوئی ہے۔ اس وقت سے آج تک میں نے اُن کے بتائے ہوئے کلمہ کی درست قرأت سینکڑوں لوگوں کو بتائی ہے۔

وصال آپ کا وصال ۶ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ میں بروز بدھ ہوا تھا۔ اور موضع راجہ ضلع گوجرانوالہ میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید احمد حسین، سید امجد حسین اور سید ارشد حسین آپ کے ہی نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلائق محمدٍ
فضل انبیاء والمرسلین وآلہٖ واصحابہٖ واولیائہم اجمعین ہ

حضرت سید بدر علی شاہؒ بن سید قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید بدر علی شاہ المعروف سید بڈھے شاہؒ بن سید قادر بخشؒ بن سید حسن علیؒ بن حضرت سید افضل شاہؒ بڑے ولی کامل بزرگ تھے۔ علم حدیث، فقہ، تاریخ اپنے دادا سید حسن علیؒ سے پڑھا تھا۔ طریقت کا علم اپنے والد سے حاصل کیا تھا۔ آپ عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہمیشہ یادِ خدا اور مراقبے میں رہتے تھے۔ گھر کے باہر بغیر کسی ضرورت کے نہ نکلتے تھے۔ بڑے سیف زبان اور مستجاب الدعا تھے۔ مناجات اور دیگر دعائیں بڑی عاجزی اور محبت سے پڑھتے تھے۔ روایت ہے کہ نماز کے وقت آپ پر بالکل استغراق کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

وصال آپ نے ۱۵ شوال ۱۳۰۲ھ بروز سوموار وصال پایا اور مثانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

اولاد سید بدر علی شاہ کے صاحبزادے سید نجف علی شاہ بھی بڑے عالم فاضل اور باعمل بزرگ تھے۔ انہوں نے آپ کے مشن تبلیغ اسلام کو جاری رکھا تھا۔ اور اس نیک اور اچھے کام میں اپنی تمام زندگی گذار دی۔ سبحان اللہ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وآلہ واصحابہ واہل بیتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ؕ

حضرت سید سلطان اکبرؒ بن حضرت سید نجف علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید سلطان اکبر شاہؒ بن حضرت سید نجف علی شاہؒ بن سید بدر علی شاہ بڑے عالم فاضل تھے آپ نے اپنے باپ سید نجف علی اور دادا سید بدر علی سے علم فقہ، حدیث، تفسیر، صرف و نحو و دیگر اعمال قرآنی حاصل کئے تھے۔ عربی اور فارسی زبان میں بڑی قدرت تھی۔ فقہ کے مسائل کو بڑی خوبی سے بیان کرتے تھے۔ آپ کا تحریر شدہ ایک قلمی نسخہ تھا جو گم ہو گیا۔ اس میں بڑی کارآمد باتیں تھیں۔

وصال آپ کا وصال بروز اتوار ۱۱ شعبان ۱۳۵۲ھ میں ہوا تھا۔ اور مٹانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید محمد رفیق، سید عبدالشکور اور سید محمد لطیف آپ کے صحیح جانشین ہیں۔ یہ سب حضرات زاہد، عابد اور خوش وضع بزرگ ہیں۔ سید محمد رفیق شاہ صاحب نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرثیہ حضرت امام مظلوم شہید دشت کربلا علیہ السلام کو بڑی اچھی طرح اور مؤثر طریقہ سے ادا کرنے کا فن رکھتے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمد للّٰہِ رَبّ العالمین ؕ اَلصّلوٰۃ وَالسّلام علیک یا رسول اللہ الذی جعلک فخرا الانبیاء وَالمرسلین وآلِہٖ وَاَصحابِہٖ وَاولیائِہٖ اَجمعین ؕ

حضرت سید فقر علی شاہؒ بن حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید فقر علی شاہ بن حضرت سید قادر بخش بن حسن علی بن محمد افضل بن محمد طریف بن سید فرید رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل بزرگ تھے۔ مغلیہ عہد میں قاضی مقرر تھے۔ ان کی معاملہ فہمی اور علم دانی کے بڑے بڑے عالم مداح تھے۔ مگر آپ یہ سب کچھ چھوڑ کر خلوت نشیں ہو گئے اور آپ نے یادِ خدا میں اپنا بقیہ وقت گزار دیا تھا۔

وصال آپ کا وصال بروز منگل ۱۰ رجب المرجب ۱۳۲۷ھ کو ہوا تھا۔ اور شانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید میراں بخش اور سید علی بڑے صاحب علم اور نیک بزرگ تھے۔ حضرت سید میراں بخش بڑے صاحب کرامت اور سیف زبان بزرگ تھے۔ ان کی دعائیں دربارِ خداوندی میں مقبول اور منظور ہوتی تھیں۔ بے شمار لوگوں نے آپ سے روحانی فیض حاصل کیا تھا۔

بحر و بر اُن کی ٹھوکر سے لرزاں
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمد للّٰہِ ربّ العالمین ہ وَالصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیدالاولین وَالاٰخرین وَآلہٖ وَاصحابہٖ اَجْمَعِیْن بِرَحمتک یَا اَرحمُ الرّحمین ہ

حضرت سیّد مولوی تاج الدینؒ بن حضرت سیّد محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولوی سیّد تاج الدینؒ بن حضرت سید محمد شاہؒ بن حضرت سید احمد شاہؒ بن حضرت سید غلام قادرؒ بن حضرت سید غلام رسولؒ بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ، عربی اور فارسی کے بہت بڑے عالم تھے۔ علم الکلام، صرف ونحو میں بہت بڑی مہارت تھی۔ مروجہ علوم میں بڑی دسترس تھی۔ بڑے عبادت گذار اور متوکل تھے۔ کلام میں بڑی مٹھاس اور درد تھا۔ ہر بات دل کی گہرائی میں ڈوب کر کرتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کا کلام بہت با اثر اور قابلِ قبول ہوتا تھا۔ ورد و وظائف آپ کا شعار تھا۔ بڑی باوضع اور پروقار شخصیت کے مالک تھے۔

وصال آپ نے بروز جمعہ المبارک ۱۱ ذیقعد ۱۳۴۶ھ کو وصال کیا تھا اور مٹانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید عبدالحمید اور سید حسین بھی بڑے عالم اور باکمال بزرگ تھے اور اُن کے صحیح جانشین تھے۔ سید حسین عربی اور فارسی کے زبردست علم اور معلم تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین والسلام علی آلہٖ وبارک وسلم علیہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین ۔

حضرت مولوی سید حسینؒ بن حضرت مولوی سید تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولوی سید حسینؒ بن حضرت مولوی سید تاج الدین بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل بزرگ تھے۔ عربی و فارسی میں اپنے والد محترم سے دسترس حاصل کی ہوئی تھی۔ دیگر علوم ظاہری اور باطنی بھی اپنے والد سے حاصل کئے تھے۔ آپ بڑے اچھے مخرج اور باوقار آواز کے مالک تھے۔ اِن کے علم اور زبان دانی کے دیگر علمائے دین بھی معترف تھے۔ سفید لباس اور سر پر رومی ٹوپی یا سفید پگڑی ہی رکھتے تھے۔ روائتی علم اور فلسفہ کا علم بہت رکھتے تھے۔ بڑے عالم اور متوکل تھے۔ صبر و شکر ان کا خاصا تھا۔

وصال آپ سنہ ۱۳۶۵ھ میں سندھ کی طرف مریدوں کے ہاں گئے ہوئے تھے۔ اور لاپتہ ہو گئے۔ اس لئے ان کی تاریخ وصال معلوم نہیں ہے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید محمد شاہ، سید احمد شاہ اور سید محمد ادریس بڑے نیک اور صالح لوگ ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہِ ربّ العالمین ؕ والصلوٰۃ والسلام علیٰ فخر الانبیاء والمرسلین والعاقبۃ للمتقین برحمتک یا ارحم الراحمین ؕ

حضرت سید عبدالحمیدؒ بن حضرت سید تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عبدالحمید بن حضرت سید تاج الدین بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔ آپ بھی پولیس کے محکمہ سے ریٹائرڈ ہو کر قصبہ شانیاں میں تشریف لائے تھے۔ اپنے والد حضرت سید تاج الدینؒ اور بھائی حضرت سید حسینؒ سے کافی علم حاصل کیا ہوا تھا۔ بڑے عبادت گذار اور غیرت پسند تھے۔ اکثر تنہائی میں رہ کر درود و وظائف میں مشغول رہتے تھے۔

وصال آپ نے ۱۱ ربیع الاوّل بروز جمعرات ۱۳۵۲ھ کو وصال پایا تھا اور شانیاں شریف میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید فیض الحسن اور ریٹائرڈ کرنل سید فضل حسین بہت اچھے کردار، علم دوست اور علم پرور انسان ہیں۔ ہمیشہ بڑے خلق اور پیار سے پیش آتے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحَمد للہِ رَبِّ العٰلمِیْنَ ہ وَالصلوٰۃَ وَالسلام علیٰ تاج الانبیاءِ وَالمرسلین وَآلہٖ واصحابہٖ واولیائہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ہ

حضرت سید ارشاد حسینؒ بن سید محمد چراغ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سید ارشاد حسینؒ بن حضرت سید محمد چراغ شاہ بن حضرت سید محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس بڑے عالم فاضل تھے۔ علم طب میں بڑی مہارت تھی۔ اکثر اقرباء اور اہل خانہ کا علاج مفت کرتے تھے۔ بڑے سخی اور علم دوست بزرگ تھے۔ اگرچہ آپ نے خرقہ ارادت نہیں پہنا مگر دو وجہ سے اُن کو اوّل اور امتیازی حیثیت حاصل ہے۔

نمبر ۱ ۔ آپ کے بزرگوں میں بہت سے حافظ قرآن تھے اور آپ نے اس کو اپنی اولاد میں جاری رکھا۔ ان کے تین چار بچے حافظ قرآن ہیں۔

نمبر ۲ ۔ ہٹ والی مسجد، منزل شاہ والی مسجد اور روضہ حضرت سیدہ فاطمہ صغریٰ المعروف بی بی پاکدامن کی تعمیر نو اور آبادکاری آپ کی کوششوں سے ہوئی۔ یہ وہ نیک کام ہیں جو آپ کے نامہ اعمال میں سنہری حروف سے درج ہیں۔

وصال آپ نے ۱۱ شعبان بروز اتوار ۱۳۷۲ھ میں وصال فرمایا۔ اور ساہیوال میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید دلشاد حسین، سید حافظ عباد حسین بقا۔ عابد اور زاہد ہیں اور آپ کے صحیح جانشین ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ شمس الانبیاء والمرسلین برحمتک یا ارحم الرحمین وآلہ واصحابہ واولیائہ وبارک وسلم علیہ ۔

حضرت سید سجاد حسین بن حضرت سید محمد چراغ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سجاد حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے ۔ آپ نے تمام عمر زہد اور عبادت میں صرف کر کے ولایت کبریٰ میں مقام حاصل کیا تھا ۔ میری آپ سے جب بھی ملاقات ہوئی اُن کو محو عبادت دیکھا تھا ۔

حضرت سید سجاد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے بھائی حضرت سید ابرار حسین رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے چچا مولانا حضرت تاج الدین سے حاصل کیا تھا ۔ آپ نے اپنی محنت اور مشقت سے اس میں کمال حاصل کیا تھا ۔ آپ بہت شب بیدار اور مستجاب الدعا تھے ۔ بے شمار مخلوق خدا نے آپ سے فیض روحانی حاصل کیا تھا ۔ تقسیم ہند اور پاکستان بن جانے کے بعد آپ ضلع ساہیوال میں آباد ہو گئے تھے ۔ اُس علاقہ میں بے شمار لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں منسلک ہیں ۔

وصال حضرت سید سجاد حسین رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ ہے ۔ آپ چک نمبر ۱۲/۱۱۰ ضلع ساہیوال میں دفن ہیں ۔

اولاد آپ کے صاحب زادے حضرت وصی حیدر ، نذر محی الدین ، عارف باللہ تھے ۔ تیسرے صاحبزادے سید محمود الحسن بڑے متقی عابد اور زاہد انسان ہیں ۔ اللہ ان پر مزید رحمت فرمائے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علی محمدن المصطفیٰ و
نبیب الکبریاءِ وآلہٖ وبارک وسلم علیہ ہ

حضرت سیّد ابرار حسین رحؒ بن حضرت سیّد محمد چراغ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابرار حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ اور اولیاء اللہ میں
ے تھے ۔ روایت ہے کہ آپ محکمہ پولیس میں بڑے عہدہ پر فائز تھے ۔ خواب
ں زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فیضیاب ہوئے تھے حضورؐ
نے کچھ ہدایات فرمائیں ۔ آپ نے صبح محکمہ پولیس سے اپنا نام خارج کروا لیا اور
ثانیاں شریف آگئے تھے ۔ مثانیاں شریف میں آپ نے ایک علیحدہ مکان میں
ہائش اختیار کر کے عبادت میں مصروف ہو گئے ۔ آپ جتنا عرصہ بھی زندہ رہے
س مکان میں ہی رہے ۔ باہر بالکل نہ نکلتے ۔ بس ہر وقت عبادت میں مصروف
ہتے تھے ۔ اُس حجرہ میں ہی آپ کا وصال ہو گیا ۔ سادات میں سے بہت سے سالکین نے
پ کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی ۔ آپ کی زیر تربیت رہ کر انہوں نے ولایت
لبریٰ میں اپنا مقام حاصل کیا تھا ۔ ان سالکین میں حضرت سید محمد شریف المعروف
لالہ شریف اور سید شبیر حسین زیادہ مشہور ہیں ۔ دونوں بزرگ اولیاء اللہ میں شمار ہوتے تھے ۔

وصال ایک عرصہ تک عبادت میں رہ کر آپ نے ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ میں
وصال فرمایا ۔ مثانیاں شریف کے شمال میں مزار حضرت سید ابرار حسین اب
بھی موجود ہے ۔ آپ اس طرف کسی دیگر آبادی کو قائم نہیں ہونے دیتے ۔ یہ کرامت
اہل مثانیاں میں آباد غیر مسلموں نے زائرین کو بیان کی ہیں ۔

اولاد حضرت سید ابرار حسین رحمۃ اللہ علیہ تمام عمر مجرد رہے تھے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحمد للہ ربّ العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وآلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ وبارک وسلم علیہ

حضرت سید محمد عارفؒ بن حضرت سیّد فرید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد محمد عارف بن حضرت سید فریدؒ بڑے عالم فاضل اور کامل ولی ا
تھے۔ آپ نے علوم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد محترم حضرت سید فرید رحم
سے کی تھی۔

حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد، متواضع، حلیم الطبع
بزرگ تھے۔ آپ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ
بڑے مستجاب الدعا، خلیق اور صاحب مروت علم دوست اور صاحب نسبت ا
اللہ تھے۔

حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ اللہ سے ڈرنے والے اور اُس کے حبیب
جناب محمدِ المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عاشق اور سنت رسول
پر عمل کرنے والے کاملین میں سے تھے۔ آپ نے تمام عمر درود و وظائف ا
چلہ کشی میں صرف کر دی تھی۔

وصال آپ کا وصال بروز سوموار، محرم الحرام ۱۱۵۵ھ کو ہوا تھا اور شاہیا
شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد عالمؒ، حضرت سیدنا صر علیؒ بڑ
عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ انہوں نے اپنے اجداد کے مشن کو جار
رکھا تھا۔

Marfat.com

علم تصوف ۔ تشریحات

۔ **عابد** ۔ فرائض خداوندی کو پورا کرنے والا عابد ہوتا ہے ۔

۔ **زاہد** ۔ فرائض کے علاوہ عبادات سرانجام دینے والا مثلاً نفل درود و ظائف، حقوق العباد پورا کرنے والا ۔

صاحب نسبت ۔ ایسا اللہ کا ولی جو اپنے ارادت مندوں کو مدد اور اعانت رسے ۔ مثلاً ایک سالک نے کسی کو کہا کہ میرا یہ کام کر دو ورنہ میں بددعا دوں گا اور اس آگ میں جل کر مر جائے گا ۔ کسی دوسرے ولی اللہ نے اُن کا یہ دعویٰ سنا فوراً اس نے دعویٰ کا جائزہ لیا ۔ مگر اس میں ایسی کوئی بات نہ دیکھی ۔ اس نے کہا کہ تو بالکل قص ہے ۔ تیری بددعا سے کچھ نہ ہوگا ۔ اُس نے کہا نہیں میری بددعا سے یہ ہلاک ہوگا ۔ اس نے اُس کے مرشد کا پوچھ کر اس سے رجوع کیا وہ بھی ناقص ہی تھا ۔ اُس نے کہا کہ بھائی تو کیا ہے ۔ تیر مرشد میں بھی یہ طاقت نہیں ہے ۔ اس نے پھر کہا ہے ۔ اُس نے اس کے دادا پیر کا پوچھ کر اس سے رجوع کیا تو وہ اپنی قبر میں تھ میں اٹھا کر بیٹھا تھا کہ جب میرا یہ مرید میرے نام کی دہائی دے کر دعا نگے گا میں آمین کہہ کر اس کو قبول خداوند تعالیٰ کرا دوں گا ۔ اب اس ولی اللہ نے اس شخص کو کہا کہ اِس کا کام فوراً کر دو، ورنہ اس کی دعا سے تو ہلاک ہو جائے گا ۔

صاحب فیض ۔ اللہ تعالیٰ کا وہ ولی جس کے نام سے دعائیں قبول ہوتی ہیں ۔ اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے ۔

صاحب مروت ۔ کسی کو بے مانگے عطا کرنا ۔ یا کسی کی طلب سے اُس کو زیادہ عطا کر دینا ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمدُ للہ ربّ العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدالانبیاءِ والمرسلین وآلہٖ طیبین وطاہرین واصحابہٖ اکرامینؓ اولیائہٖ المقربین ؕ

حضرت سید سراج الدینؒ بن حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا شجرہ نصب اس طرح ہے۔ حضرت سید سراج الدین بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید احمد علی شاہ بن حضرت غلام قادر بن حضرت محمد عارف بن حضرت سید فرید رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

حضرت سید سراج الدین بن حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال اور زاہد عابد ولی تھے۔ آپ نے تمام عمر تبلیغ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گزار دی۔ آپ کی زبان حق بیان میں بہت اثر تھا۔ ہزاروں لوگ آپ کے سلسلہ ارادت میں شامل ہو گئے تھے۔

حضرت سید سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعا بزرگ تھے۔ ہر وقت یاد خدا میں مصروف رہتے تھے۔ لوگوں سے بہت کم ملتے تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز جمعرات مورخہ ۷ شوال ۱۳۶۲ھ میں ہوا تھا اور آپ ہوشیار پور میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید رشید احمد، حضرت سید بشیر احمد، حضرت سید میر احمد بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ آپ کے چوتھے صاحبزادے سید نذیر احمد اور پوتے سید عزیز احمد بھی بڑے عابد اور زاہد اور صاحب کرامت بزرگ ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

الحمد للہ رب العالمین ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الذی جعلک فخر الانبیاء والمرسلین وآلہ واصحابہ وبارک وسلم ۔

حضرت سید اولاد علی شاہؒ بن تیغ علیؒ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید اولاد علی شاہ رحمت اللہ علیہ بڑے باکمال ظاہراً ولی اللہ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ سید اولاد علی شاہ بن تیغ علی شاہ بن سید عمر شاہ بن حضرت سید غلام علی شاہ بن حضرت سید سیف علی شاہ بن حضرت سید مشک علی شاہ بن حضرت سید ناصر علی شاہ بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ ۔

حضرت اولاد علی شاہ نے علم ظاہر اور باطنی کی تکمیل اپنے والد سید تیغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی ۔ جو خود بھی ولایت کبریٰ سے منسلک تھے ۔ آپ نے خرقہ خلافت بھی ان ہی سے حاصل کیا تھا اور اس میں کمال حاصل کیا تھا ۔

بعد میں حضرت اولاد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت گلاب شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی اور بڑے بڑے مجاہدات میں مصروف رہے تھے اس طرح حضرت اولاد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ولایت کبریٰ میں داخل ہوئے تھے ۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں تھیں جن کے بیان کرنے کے لئے ایک علیحدہ کتاب درکار ہے ۔

وصال حضرت اولاد علی شاہ صاحبؒ بروز پیر ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۵۵ھ میں وصال کر گئے تھے ۔ آپ کا مزار مٹانیاں شریف میں مرجع خاص و عام تھا اور ماہ ہاڑھ میں ایک بڑا بھاری عرس ہوتا تھا ۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید عاشق حسین اُن کے جانشین ہیں اور خود بھی بڑے باکمال اور صاحب فیض بزرگ ہیں ۔ آپ میاں چنوں میں آباد ہیں ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمد للّٰہِ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ
سیّدا الانبیاءِ والمرسلین وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین ہ
برحمتک یا ارحم الرّاحمین ہ

حضرت سیّد محمد عارفؒ بن حضرت سید ملک شاہؒ رحمۃ اللہ علیہ

سید محمد عارف بن حضرت سید ملک شاہ بن حضرت سید عالم شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم، فاضل بزرگ تھے۔ علم تفسیر، حدیث اور علم فقہ میں بڑی واقفیت رکھتے تھے۔ علم طب اور علم صرف و نحو میں بڑے ماہر تھے۔ ہر وقت ریاضت و مجاہدہ میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کو سعدی شیرازیؒ کے گلستان اور بوستان کے اکثر شعر اور رباعیات یاد تھیں۔ بڑے سخن ور اور سحر البیان تھے۔ قرآن کریم کی قرأت بڑے دل نشیں انداز سے کرتے تھے۔

وصال آپ کا وصال ۱۲ر شعبان ۱۳۸۵ھ میں ہوا تھا اور قصبہ مثانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید برکت علی، سید عبدالسلام، سید نذیر حسین، سید بشیر حسین اور سید محمد لیٰسین آپ کے صحیح جانشین ہوئے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الذی جعلک امام الانبیاء والمرسلین و آلک واصحابک یا شافع المذنبین ؕ

حضرت سید برکت علی شاہؒ بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

سید برکت علی شاہؒ بن سید محمد عارفؒ بن حضرت سید ملک شاہؒ رحمۃ اللہ علیہ [illegible] سے سخی اور متوکل تھے۔ روایت ہے کہ تالیف قلوب میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ ایک دفعہ جس پر نظر ڈالتے تھے وہ پھر ان ہی کا ہو رہتا تھا۔ ان کی یہ کرامت میں نے اُن کے مریدوں سے سُنی ہے۔ بڑے خوش وضع ہنس مکھ اور صاحب مروت بزرگ تھے۔ اپنا بیشتر وقت یاد الٰہی میں گزارتے تھے۔

وصال آپ کا وصال ۱۱۹۱ھ میں ہوا۔ قبر شریف رکھ ماچھیکے ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید شوکت علی، سید لیاقت علی، سید اصغر علی، سید بشارت علی اور سید رفاقت علی آپ کے جانشین ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَکَ شَمْسَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

حضرت سید ملک شاہؒ بن حضرت سید عالم شاہؒ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ملک شاہؒ بن حضرت سید عالم شاہؒ بن حضرت سید شہاب الدین بن حضرت سید بلاکی شاہؒ بن حضرت سید واصل شاہؒ بڑے بلند پایہ بزرگ تھے۔ بڑے حسین و جمیل اور مرنجاں مرنج بزرگ تھے۔ روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ کو جنات اٹھا کر کسی ملک میں لے گئے تھے۔ وہاں پہاڑ ہی پہاڑ۔ جنات نے دس دن تک اپنے پاس رکھا۔ لیکن آپ ہر وقت روتے رہتے تھے۔ آپ نے اُن کے کسی بھی کھانے وغیرہ کو ہاتھ نہ لگایا۔ آخر وہ تنگ آکر آپ کو مکان کی چھت پر پھینک گئے۔ حضرت سید ملک شاہؒ کی اولاد آج تک اُن کے نام کی نیاز دیتی ہے۔ حضرت جی بڑے عابد و زاہد مسجد میں اکثر ورد و وظائف میں مصروف رہتے تھے۔ متوکل اور قانع تھے۔

وصال آپ نے جمعۃ المبارک ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ میں وصال فرمایا اور مشانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحب زادے سید گوہر شاہؒ اور سید محمد عارف کے صحیح جانشین تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہِ ربّ العالمین ہ الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ الّذی جعلک امام الانبیاء والمرسلین وآلہٖ واصحابہٖ واولیائہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّحمین ہ

حضرت سیّد محمد چراغؒ بن حضرت سیّد علی شیرؒ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد چراغؒ بن حضرت سید علی شیرؒ رحمۃ اللہ علیہ بڑے زاہد اور عابد تھے ہر وقت تسبیح ہاتھ میں رکھتے۔ بڑے ہنس مکھ اور خلیق تھے۔ اکثر بچوں کے کان پکڑ کر بڑے زور سے کھینچتے تھے۔ اُن کو دیکھ کر ہم دور سے ہی بھاگ جاتے تھے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ مسمد قتل گڑھ میں عموماً بچے کھیلتے رہتے۔ کیونکہ یہ مسمد پیپل کے درخت کے سائے میں تھی اور ہم کھیلتے کھیلتے مسمد کی دیوار پھلانگ جاتے اور اکثر بے وضو ہوتے۔ بس ہماری یہی بات حضرت جی کو ناگوار گزرتی اور وہ ہمارے کان زور سے کھینچ کر چھوڑ دیتے۔ حضرت جی کو اللہ تعالیٰ نے علم ظاہری اور باطنی سے نوازا ہوا تھا۔ بڑے سخی اور فیاض تھے۔

وصال آپ کا وصال ۱۱ شوال ۱۳۸۲ھ کو ہوا تھا اور ملتان میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحب زادے سید محمد حسین، سید علی حسین، سید نصیر حسین اور سید نذیر حسین آپ کے صحیح جانشین ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الذی جعلک شمس الانبیاء والمرسلین وآلہ واصحابہ وبارک وسلم ؕ

حضرت سید گوہر شاہؒ بن حضرت سید ملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید گوہر شاہ بن حضرت سید ملک شاہ بن حضرت سید عالم شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل تھے۔ علم طب میں کمال درجہ رکھتے تھے۔ بڑے عالم اور کامل بزرگ تھے۔ بڑے قناعت پسند تھے۔ آپ غربا کا علاج مفت کرتے تھے اور اس کے علاوہ ان کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے شفا عطا کی ہوئی تھی۔

وصال آپ کا وصال بروز بدھ ۱۵ شوال ۱۳۵۷ھ میں ہوا تھا اور شانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد انیس نے آپ کا مشن جاری رکھا۔ سید محمد انیس رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ طبیب۔ اعلیٰ مہارت کے حامل نباض اور عاشق نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اُن کا ذکر علیحدہ بھی کیا گیا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الذی جعلتک شافع الامت والمومنین برحمتک یا ارحم الراحمین ہ

حضرت سید محمد انیسؒ بن حضرت سید گوہر شاہؒ رحمۃ اللہ علیہ

سید محمد انیس بن حضرت سید گوہر شاہ بن حضرت سید ملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد تھے۔ علم طب اور دیگر علوم اپنے باپ سے سیکھے تھے۔ طب میں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی فضیلت دی تھی۔ مریض کو دیکھ کر اس کی زندگی اور موت کا بتا دیتے تھے۔ بڑے بلند پایہ نبض شناس تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو علم طب میں بڑے علم و ہنر عطا کئے تھے۔ حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کے سچے عاشق اور مرید تھے۔ سیاہ لباس پہنتے تھے۔ محرم الحرام میں سب سے پہلے حضرت امام حسینؑ کی مجلس عزا، آپ ہی نے منعقد کرانا شروع کی تھیں۔ بڑی درد انگیز آواز میں مرثیہ امام مظلوم پڑھتے تھے۔ علم فقہ اور حدیث میں بڑی واقفیت تھی۔ نماز کے پابند اور شب بیدار تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز پیر ۱۱ رجب ۱۳۶۲ھ ہوا تھا اور مشانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید عبدالحی، سید محمد جمیل، سید محمد حفیظ اور سید محمد نصیب آپ کے صحیح جانشین ہیں اور نیک لوگ ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہِ ربّ العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الذی جعلک فخر الانبیاءِ والمرسلین وسلامٌ علیٰ آلِکَ واصحابک یا رحمت العالمین ہ

حضرت سید عزت علیؒ بن حضرت سید صاحب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عزت علی رحمۃ اللہ علیہ علماء اور اہل مجاہدہ میں سے تھے۔ آپ نے علم ظاہر اپنے والد ماجد سے حاصل کیا تھا اور علم باطن یعنی طریقت اور حقیقت بھی ان سے ہی حاصل کیا تھا۔ آپ عابد اور زاہد اور اللہ سے ڈرنے والے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے تھے۔ ہر وقت درود و سلام میں مصروف رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ولایت کے درجہ پر فائز کیا ہوا تھا۔

وصال آپ کا وصال عین عالم شباب میں ہو گیا تھا۔ یعنی ستمبر ۱۹۰۵ء میں آپ انتقال فرما گئے

اولاد آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک عابد اور زاہد فرزند عطا فرمایا تھا جو ان کی طرح ہی عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتا تھا۔ اُن کا نام نامی و اسم گرامی حضرت سید شبیر حسین رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ جو اپنے وقت کے ولیِ کامل تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الذی
لک غیر الخلائق یا نبی اللہ انت مولینا وھا دینا خذ بیدِ بینا ولو صلنا
ل ربنا بحق الک واصحابک یا رسول اللہ ٥

حضرت سید شبیر حسینؒ بن حضرت سید عزت علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شبیر حسین رح کے والد ماجد حضرت سید عزت علی بچپن ہی میں وصال کر
لئے تھے۔ مگر آپ نے عبادت اور ریاضت کا مادہ اپنے اسلاف کی وراثت سے پایا
تھا۔ آپ نے تمام زندگی زہد اور عبادت میں گزاری۔ جب بھی آپ سے شرف ملاقات
ہوئی آپ کے ہاتھ میں تسبیح اور آپ کو ورد و وظائف میں مصروف دیکھا۔ ایسا بھی
اتفاق ہوا کہ آدھی رات یا دن کے کسی وقت آپ کو دیکھا آپ جانماز پر کھڑے عبادت
میں مصروف ہوتے تھے۔ عمر کے آخری حصہ میں آپ اکثر حالت خشکر میں رہتے تھے۔
جب ہوش میں آتے بہت گریہ کرتے اور تڑپتے تھے۔ ان کا رونا اور تڑپنا کیوں
تھا یہ ایک راز ہے جس پر کوئی مطلع نہیں ہوا تھا۔

آپ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ کے عاشق اور سچے محب تھے۔ جشن گیارویں شریف
ضرور دلواتے تھے۔ سماع سے بڑا لگاؤ تھا۔ محفل سماع میں بڑے روتے اور تڑپتے تھے اور
وجد میں رہتے تھے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظہور میں آئیں جن کے لئے ایک علیحدہ کتاب کی
ضرورت ہے۔ اُن کی یہ کرامت ہی کافی ہے کہ آپ نماز عید کی امامت کے بعد حالت دعا
میں اللہ کے دربار میں جا کھڑے ہوئے۔ یعنی وصال کر گئے۔

وصال۔ آپ کا وصال یکم شوال ۱۳۴۱ھ کو ہوا تھا اور آپ کا مزار موضع ڈھکی ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

اولاد۔ آپ کا صاحبزادہ سید گلزار حسین آپ کا صحیح جانشین ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وآلک واصحا
یا سیدی یا حبیب اللہ وبارک وسلم علیہ ؕ

حضرت سید عاشق حسین بن حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عاشق حسین رح بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی اور کچھ فیض اپنے بڑے بھائی سید حسین رح سے بھی پایا تھا جو بڑے عابد اور زاہد ولی اللہ تھے۔

حضرت سید عاشق حسین رح کا شجرہ نسب اس طرح ہے حضرت سید عاشق حسین بن حضرت سید محمد حسین بن حضرت سید نبی بخش بن حضرت سید احمد شاہ بن حضرت سید فیض علی بن حضرت سید غلام رسول بن حضرت سید ناصر علی بن حضرت سید محمد عارف رح

حضرت سید عاشق حسین رح بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہر وقت درود وظائف میں مصروف رہتے تھے۔ سوائے ضروری کام کے گھر سے باہر نہ آتے تھے۔ آپ بڑے صابر، شاکر اور حلیم الطبع اور صاحب نسبت ولی اللہ تھے آپ بڑے مستجاب الدعا اور سیف زبان اور صالح اطوار نیک اطوار خصائل بزرگ تھے۔ تمام عمر تبلیغ دین میں صرف کر دی۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی اور اپنی روحانی بیماریوں سے شفا پائی تھی۔

وصال آپ کا وصال بروز پیر ۱۱ شوال ۱۳۹۵ھ ہوا تھا۔ آپ قبرستان سید شاہ جمال رح کے قبرستا میں مدفن ہیں۔ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

اولاد آپ کے صاحبزادے سید حامد حسین، سید عبدالقیوم، سید افضل حسین، بڑے عابد اور زاہد انسان ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہِ ربّ العالمین ؕ الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ وآلک
واصحابک یا سیّدی یا حبیب اللہ وبارِک وسلم ؕ

حضرت سید چراغ علی شاہؒ بن حضرت سید ولایت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ بڑے زاہد اور عابد اور صاحب نسبت ولی تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید چراغ علی شاہ بن حضرت سید جہاں شاہ بن حضرت سید مودجدین بن حضرت سید محمد عالم بن حضرت سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوش وضع، خوش لباس اور صاحب مروت بزرگ تھے۔ آپ ہر وقت درود و وظائف میں مصروف رہتے تھے۔ آپ تنہائی میں ہوں یا مجلس میں ہر وقت نیچی نظریں کئے خاموش بیٹھے رہتے تھے۔ جیسے کہ عموماً لوگ کسی معاملہ میں غور و فکر میں غرق اپنی سوچ میں رہتے ہیں۔ اگر کوئی آپ سے بات کرتا تو بہت ہی مختصر الفاظ میں اس کا جواب دے کر خاموش ہو جاتے تھے۔ یعنی آپ ذکر فکر میں مصروف رہتے تھے۔ عارفین کا قول ہے کہ ایک ہزار سال کے ذکر سے ایک پل کا فکر بہتر ہے۔ ظاہر ہے کہ حضرت سید چراغ علی شاہ صاحب زرد اور نورانی چہرہ کے ساتھ ذکر میں عموماً اور فکر میں خصوصاً مصروف رہتے تھے۔ آپ بہت تنہائی پسند اور صابر و شاکر تھے۔ بڑے مستجاب الدعا بزرگ تھے۔ بہت سے لوگ اُن سے فیض یاب ہوئے تھے۔

وصال۔ آپ کا وصال، جنوری ۱۹۵۱ء میں ہوا تھا۔ ملتان میں دفن ہیں۔

اولاد۔ آپ کے صاحبزادے سید افتخار حسین، سید عبدالرؤف، سید اشفاق حسین اور سید محمد حسین بڑے نیک اور صالح انسان ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الذی جعلک افضل الانبیاءِ والمرسلین وآلہٖ واصحابہٖ واولیائہٖ اجمعین ۔

حضرت سید واصل شاہ بن حضرت سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید واصل شاہ بن حضرت سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب کرامت اور ولی کامل بزرگ تھے۔ علم ظاہری اور باطنی کا اکتساب اپنے بھائی حضرت سید محمد افضلؒ سے کیا تھا۔ اپنے ذوق اور شوق سے سلوک کی منزلیں بڑی جلدی طے کرتے ہوئے عارف باللہ ہو گئے۔ آپ نے بڑی عمر پائی۔ بے شمار مخلوق خدا نے آپ سے فیض روحانی حاصل کیا۔

وصال آپ نے بروز پیر مورخہ ۶ ذیقعد ۱۱۹۳ھ میں وصال فرمایا تھا۔ اور مشتیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحب زادے حضرت سید ساون شاہؒ اور حضرت سید باقی شاہؒ آپ کے صحیح جانشین تھے۔ حضرت سید باقی شاہؒ صاحب بڑے صاحب نسبت ولی اللہ تھے۔ آپ نے زہد انبیاء کیا تھا۔ آپ سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا تھا۔ آپ کی ارادت میں بے شمار لوگ شامل تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمد للہ رَبّ العَالَمِیْن ہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول
سذی جَعَلَکَ شمس الانبیاء والمرسلین وَآلہٖ واصحابہٖ
وَاولیائِہٖ اَجْمَعِیْن ہ

حضرت سیّد علی شیرؒ بن حضرت صاحب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید علی شیرؒ ولد حضرت سید صاحب شاہؒ ولد حضرت سید ساون شاہؒ
د حضرت سید واصل شاہؒ بڑے بلند مرتبہ بزرگ تھے۔ آپ بڑی وضع دار اور
ش اخلاق شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کو شریعت اور طریقت کے علوم
ں بڑی دسترس حاصل تھی۔ آپ مستجاب الدعا اور بڑے سخی تھے۔ آپ
دوست اور دشمن سے بڑی محبت اور اخلاق سے پیش آتے تھے۔ آپ اکثر ہر
قت یاد خدا میں مصروف رہتے تھے۔ ان کے بھائی سید بہاول شیر اور سید
مہر شاہ بھی ولی اللہ، عامل اور کامل تھے۔

وصال آپ نے مورخہ ۲۵، رجب المرجب ۱۳۰۷ھ میں وصال فرمایا تھا اور قبرستان مثانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید محمد چراغ آپ کے صحیح جانشین ہیں۔ آپ بڑے ولی کامل تھے۔ انہوں تمام عمر دین کی تبلیغ میں صرف کردی بہت سے لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمدُ للہِ ربّ العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام
علیکَ یا رسولَ اللہ وآلِکَ واصحابِکَ یا خیر
خلق اللہ ۔

حضرت سید صالح شاہؒ بن حضرت سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید صالح شاہ بن حضرت سید محمد ظریف بن حضرت سید سید فرید
قادری بڑے بلند پایہ ولی اللہ تھے ۔ علم ظاہری اور باطنی اپنے والد سے
حاصل کیا تھا ۔ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے ۔ خوش لباس او
وضع دار آدمی تھے ۔ اکثر نفلی روزے رکھتے تھے ۔ بڑے پرہیزگار تھے
حضرت بابا شاہ بدر دیوانؒ کے سچے عاشق اور مداح تھے ۔ دونوں وقت
دربار شریف پر حاضری دیتے تھے ۔ ہمیشہ درود و وظائف میں مصروف رہتے
تھے ۔

وصال آپ نے ۱۷ ذیقعد ۱۱۹۹ھ بروز جمعرات کو وصال پایا اور
قبرستان مشانیاں شریف میں دفن ہوئے ۔

اولاد آپ کے صاحب زادے حضرت سید غلام محی الدین اور حضرت
سید نصیب شاہ المعروف نتھو شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی بڑے باکما
ولی اللہ تھے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالمین ۃ اَلصَّلٰوۃُ والسَّلام علیک
یا رسول اللہ وآلِکَ وَاَصْحَابِکَ یا خَیْرَ خلق اللہ ہ

نصرت سید حامد شاہ بن حضرت سید غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید حامد شاہؒ بن حضرت سید غلام محی الدین بن حضرت سید صالح ، رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ عربی اور فارسی پر بڑا عبور ل تھا۔ گلستان اور بوستان اور پند نامہ کے اکثر اقوال اور نصائح زبانی تھے۔ آیات قرآنی کا ترجمہ بڑی روانی سے کر لیتے تھے۔ سر پر سبز عمامہ تے تھے۔ بڑے نمازی اور خدا ترس بزرگ تھے۔ حضرت سید حامد شاہؒ سے صاحب نسبت بزرگ تھے۔

سال آپ نے ۱۲ محرم الحرام بروز سوموار سنہ ۱۲۷۲ھ کو وصال پایا اور قبرستان مشانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے

اولاد آپ کے صاحبزادے سید شاہ چراغؒ آپ کے صحیح جانشین تھے جو بڑے صاحب علم اور ولی کامل تھے۔ سید شاہ چراغ سے بیشمار رامات اور خرق عادات ظاہر ہوئی تھیں اور بہت سے لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔ اُن سب نے آپ سے بہت فیض حاصل کیا تھا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ وآلک واصحابک یا خیر خلق اللہ

حضرت سید مولوی محمد شاہؒ بن سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ

سیّد مولوی محمد شاہؒ بن سید شاہ نواز بن سید محمد چراغ بن سید شاہ چراغ
بن سید حامد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم باعمل اور مشرح ولی اللہ تھے
آپ کو اپنے زمانے کے سب برادروں میں یہ امتیاز حاصل تھا کہ آپ
دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل تھے۔ سمر البیان مقرر تھے۔ اس
سے زیادہ علمی قابلیت اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ ممبر پر بیٹھ کر سادات
اکرام کو واعظ کیا کرتے تھے۔ عالموں کے سامنے زبان کھولنا ہی کار دارد
اور مشانیاں شریف کے پیر اللہ۔ اللہ۔ ہمارے خاندان کا ہر فرد بھی دیگر علما۔
زیادہ عالم ہے۔ مشانیاں شریف کے افراد کا تو اوڑھنا بچھونا ہی علم دین متین
ہے۔ اس دور میں بیشتر افراد جب ملازمت میں جاتے ہیں تو ان کی گفتگو
لب لباب سے مسائل کی تصدیق یا نفی ہوتی ہے۔ دفتر میں، اخبار میں،
مسجد میں سے سُنے ہوئے مسائل کے بارے میں استفسار ہوتا ہے۔
پوچھنے والا ڈرتا ہے۔ نہ بتانے والا تنگدلی محسوس کرتا ہے۔ جب مشانیاں
کی محفلیں ہوتی ہوں گی تو کیا نورانی سماں ہوں گے۔ شاہ صاحب بلند پایہ بزرگ
اور عالم دین تھے۔ خوش لباس، خوش وضع اور بڑے خلیق بزرگ تھے۔
ساری زندگی تبلیغ دین میں گذاری۔ ہر سوال کا جواب حدیث یا قرآن پر
دیتے تھے۔ علم الرجال میں بڑے ماہر تھے۔ کسی حدیث کے بارے

Marfat.com

میں فوراً بیان کرتے کہ راوی تصدیق شدہ ہے یا نہیں ہے۔

وصال آپ نے ۱۶ رجب لائی ۱۹۶۹ء بروز اتوار وصال پایا آدھین نماز میں تھے۔ قبر شریف چک نمبر ۲۰۲ کمٹالہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہے۔

اولاد آپ کے صاحب زادے سید محمد مظہر قیوم ہیں جن میں اپنے باپ کی تمام خوبیاں ہیں اور آپ کے صحیح جانشین ہیں اور اپنے والد محترم کے کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی رحمت خاص عطا کر کے اس کو مزید صالح اور بلند درجات عنایت کرے۔ آمین۔

خضر راہ صراط ہے مشکل کشا علی
شمع راہ نجات ہے شیر خدا علی

خفا کہ باب علم بھی دست الہ بھی
سردار دیں امیر عرب مرتضیٰ علی

محبوب خاص رب العلیٰ علی ہے
بحر سخا ابر کرم مرتضیٰ علی ہے

باب علوم کون ہے شیر تسکن ہے کون
داماد مصطفیٰ علی، شیر خدا علی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تیرا ذرہ ہے بدرِ کامل یا غوث
تیرا قطرہ ہے یم سائل یا غوث

تیری جاگیر میں ہے شرق و غرب سب
قلمرو میں حرم تا حل ہے یا غوث

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

ملائک کے بشر کے جن کے حلقے
تیری ضو ماہ ہر منزل ہے یا غوث

فتوح الغیب نہ روشن فرمائے
فتوحات و خصوص آفل ہے یا غوث

عجم کیا عرب و حل کیا حرم میں
جمی ہر جا پہ تیری محفل ہے یا غوث

صحابیت ہوئی پھر اوصیت تمام
اس سے آگے قادری منزل ہے یا غوث

یہ چشتی، سہروردی، نقشبندی تمام
ہر اک تیری طرف مائل ہے یا غوث

مشائخ میں کسی کی تجھ پر تفضیل تو یہ!
بحکم ہمہ اولیاء باطل ہے یا غوث

وہ کیا جانے فضائل مرتضےٰ علی کو
جو تیرے فضل کا جاہل ہے یا غوث

(اعلیٰ حضرت احمد رضا)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہِ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وآلک واصحابک اسیدی یا حبیب اللہ وبارک وسلم علیہ اجمعین ۰

حضرت سید خورشید علیؒ بن حضرت سید تیغ علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید خورشید علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ آپ سول سیکرٹریٹ لاہور میں ایچ۔ وی۔ سی کے عہدہ پر ایک عرصہ تک کام کرتے رہے تھے۔ چلہ شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ضروری کوائف آپ نے حاصل کر کے سادات شانیاں شریف کو آگاہ کیا تھا۔ آپ کی بڑی کوشش تھی کہ خانقاہ کے نام وقف اراضی پر اہل شانیاں شریف قابض ہو جائیں مگر ایسا نہ ہو سکا۔

آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید خورشید علی بن حضرت سید تیغ علی بن حضرت سید عمر شاہ بن حضرت سید غلام رسول بن حضرت سید سیف علی بن حضرت سید مشک علی بن حضرت سید ناصر علی بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید خورشید علی، خوش وضع، خوش لباس اور صاحب مروّت بزرگ تھے۔ آپ اپنے عزیزوں اور اقربا سے بڑے احسان اور محبت سے پیش آتے تھے۔ بڑے صاحب علم اور صاحب ہنر بزرگ تھے۔ بڑی مدلل اور اعلیٰ پائیہ کی تحریر اور تقریر کر لیتے تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز پیر ۱۱ رجب ۱۳۶۶ھ کو ہوا تھا اور چلہ شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید مظہر حسن، سید امجد حسین بڑے نیک اور صاحب مروّت بزرگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سدید و صالح بنا دے آمین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ و
آلک واصحابک یا خیر خلق اللہ ۔

حضرت سید امداد علی شاہؒ بن حضرت سید عطا محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید امداد علی شاہ بن حضرت سید عطا محمدؒ المعروف سید امداد علی شاہ نو بالہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کو خواب میں حضرت سید فرید بن حضرت سید شاہ عبدالشکورؒ نے حکم دیا کہ بیٹا میرے سینے پر بوجھ ہے اس کو ہٹا دو۔ آپ نے صبح اُٹھ کر دیگر بزرگوں کو اپنے خواب سے آگاہ کیا۔ مگر خواب کی تعبیر کے بارے میں آپ کو تسلی نہ ہوئی۔ حضرت سید امداد علی شاہ نے فرمایا کہ خواہ نتیجہ کچھ ہی ہو میں قبر کو ضرور کھود کر دیکھوں گا۔ چنانچہ آپ کاندھے پر کدال رکھ کر روانہ ہو گئے۔ دیگر بزرگ اُن کو منع کرتے مگر وہ نہ مانے اور چند لوگوں کے ساتھ قبر کو کھودنا شروع کر دیا۔ ابھی تھوڑی سی مٹی ہٹائی کہ نیچے سے پختہ قبر برآمد ہو گئی۔ اس پختہ قبر پر ایک درخت کی بہت موٹی جڑ تھی جو سینہ کے برابر تھی۔ چنانچہ قبر کی مٹی ہٹائی گئی، نیچے سے چوکھنڈی برآمد ہوئی۔ اُس کو صاف کر کے مرمت کروایا گیا۔ اب سید امداد علی شاہؒ اس قبر پر ہر وقت درود و سلام پڑھتے۔

حضرت سید امداد علی شاہ صاحب بڑے عابد، زاہد اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ ہر وقت ہاتھ میں تسبیح لے کر درود و وظائف میں مصروف رہتے تھے۔ آپ بہت خوش وضع اور صاحب خلق بزرگ تھے۔ بڑے مستجاب الدعا اور صاحب تردد تھے۔

وصال۔ آپ نے ۷ ربیع الاوّل بروز بدھ ۱۳۶۸ھ میں وصال پایا۔

اولاد۔ آپ کے صاحب زادے سید احتیاز حسین اور تاج الدین بڑے عالم صالح لوگ ہیں اور اپنے اجداد کے صحیح جانشین ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم ؕ

الحمد للہِ ربّ العالمین ؕ الصلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ وآلِکَ وَاصحابِکَ واولیائک یَا حبیب اللہ ؕ

حضرت سیّد شاہ چراغؒ بن حضرت سید جہان شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ چراغؒ بن حضرت سید جہان شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے باپ سے کسبِ فیض کیا تھا۔ ولائیت کے اعلیٰ مدارج پر فائز تھے۔ باقاعدہ تعلیم نہیں پائی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم لدنی عطا ہوا تھا۔ شرعی اور طریقتی مسائل پہ ایسی شرح فرماتے کہ بڑے بڑے عالم دیکھ کر اور سن کر حیران ہو جاتے۔ آخری عمر میں اکثر حالت جذب میں رہتے تھے۔

وصال آپ کا وصال ۱۲ جنوری ۱۹۰۷ء میں ہوا تھا۔ قبرستان مشانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید محمد عارف، حضرت سید محمد لطیف اور حضرت سید ذاکر حسین بڑے عابد اور زاہد باکمال بزرگ تھے۔ سید محمد رشید بن سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ بھی عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ان کی اولاد بھی بڑی صاحب علم اور عابد و زاہد ہے۔ ان میں سید محفوظ حسین بن سید محمد لطیف اور سید محمد رشید بن سید محمد عارف اور سید محبّ حسین بن ذاکر حسین بڑے نیک اور صالح انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔ آمین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وآ
وَاَصحابِکَ یَا خیرِ خَلقَ اللہ ۝

سید قطب شاہؒ بن سید حامد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد قطب شاہ بن حضرت سید حامد علی شاہؒ کا شجرہ نسب اس طرح
حضرت سیّد قطب شاہ بن حضرت سیّد حامد علی شاہ بن حضرت سید موحدین بن حضرت
محمد عالم شاہ بن حضرت سید فریدؒ ۔ آپ بڑے متوکل اور صاحب دعوت اولیا
تھے ۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو سخن دلنواز اور عمل ریا سے پاک عطا کیا ہوا تھا ۔
حلیم بردبار اور صاحب مروت بزرگ تھے ۔ ہمیشہ یاد خدا میں رہ کر تسکین قلب
و روح حاصل کرتے تھے ۔

آپ اپنے قول میں بڑی عاجزی اور انکساری کرتے تھے اور فرماتے کہ انسان
سے پیدا ہوا ہے اور مٹی کی حیثیت انکساری ہے ۔ اس لئے کسی انسان کو کوئی فخر اور
غرور واجب نہیں ہے ۔ انسان کو راحت اور خوشی انکساری سے حاصل ہوتی ۔
سبحان اللہ آپ نے کیا اچھا فلسفہ اور راز زندگی حاصل کیا ہوا تھا ۔

دَم زندگی ، رَم زندگی ، غم زندگی
دَم غم نہ کھا ، رَم غم نہ پی ، یہی ہے بندگی

وصال ۔ آپ ۱۲ شوال بروز منگل ۱۳۳۴ھ میں وصال پایا ۔

اولاد ۔ اُن کا صاحب زادہ حضرت سید رمضان علی شاہ بہت بڑا عا
اور زاہد ولی تھا ۔ اس نے اپنے بزرگوں کا طریقہ جاری رکھا اور ساری ز
تبلیغ اسلام میں گذار دی تھی ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

الحمد للہِ ربّ العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ
سید الانبیاء والمرسلین وآلہٖ واصحابہٖ واولیائہٖ
وبارک وسلم علیہ ہ

حضرت سید غلام فریدؒ بن حضرت سید غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید غلام فرید بن حضرت سید غلام رسول ولد حضرت سید رمضان علی
شاہ عرف سید لاڑ شاہ ولد حضرت سید قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے زاہد
و عابد بزرگ تھے۔ میں نے ۴۵ سال تک اس بزرگ ہستی کا جائزہ لیا ہے
اس ۴۵ سالہ زندگی میں آپ کو درود و وظائف اور درود و اسلام میں دیکھا
ہے۔ آپ نے ساری زندگی بندگی میں گذاری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ میں
حلیمی، بردباری، انکساری کے جوہر وافر دیئے ہوئے تھے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش
رہتی کہ ان سے کچھ پوچھوں مگر یہی جواب دیتے کہ فقیر کے پاس کچھ نہیں۔ یہ
سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ آپ کے پاس علم دست غیب تھا کہ جس
طرف کو منہ کر کے پڑھتے اُس طرف سے لوگ آنے شروع ہو جاتے۔ علم رمل
میں بڑی مہارت تھی۔ فوراً معلوم کر لیتے کہ سائل کا کام ہوگا یا نہیں۔ اگر کام
ہونے کا یقین ہوتا تو نقش یا ورد یا صدقہ وغیرہ بتا دیتے ورنہ جواب دے
دیتے پھر کبھی نہ آنا۔ شریعت اور طریقت کے مسائل پر کامل عبور تھا۔
بڑے سخی اور متوکل تھے۔ اپنے پاس جو کچھ ہوتا اپنے اقربا میں تقسیم کر دیتے
تھے۔ ہر سال حضرت بابا شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کا عرس کرواتے دور
دور سے طالبین اس عرس میں شامل ہوتے تھے۔ طالبین کو آپ ہمیشہ اسلام کی

Marfat.com

تبلیغ کرتے اور اُن کو خدا کے احکامات ماننے اور اُن پر عمل کرنے کی تلقین کرتے تھے۔

وصال آپ نے فروری ۱۹۸۳ء کو وصال پایا اور اپنی رہائش کے قریب واقع قبرستان میں دفن ہوئے۔ آپ کا مزار زیر تعمیر ہے۔

جانشین آپ کے دیگر بھائی سید محمد حسین، سید محمد لطیف، سید محمد حفیظ اور سید محمد امین آپ کے طالبین میں سے ہیں اور آپ کے بتائے ہوئے احکامات دوسروں تک پہنچانے میں مصروف ہیں اور آپ کے صحیح جانشین ہیں۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی ہے۔ مگر آپ کی روحانی اولاد ہزاروں کی تعداد میں ہے جو آپ سے بڑی عقیدت اور محبت رکھتے ہے۔ ؎

صلۂ شہید کیا ہے تب و تاب جاودانہ

یعنی نیک اعمال و افعال کا انجام صرف یہ ہوتا ہے کہ لوگ اُسے اچھے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اعزاز تھے جو خاص پیمبر کے واسطے
زیبا ہوئے وہ حیدر و صفدر کے واسطے

مریم کا حکم تھا رہیں قبلہ سے دُور
دیوار کعبہ مشق ہوئی حیدر کے واسطے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبّ العالمین ؕ الصلوٰۃ والسّلام علیک یارسولَ اللہ
وَ اٰلِکَ وَاَصحابِک یَاخَیرَخَلقَ اللہ ہ

سرت سید میاں محمدؒ بن حضرت سید علی محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید میاں محمد بن حضرت سید علی محمدؒ ایک باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا
نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید میاں محمد بن حضرت سید علی محمد بن حضرت
سلطان محمد بن حضرت سید بہادر علی عرف بھادن شاہ بن حضرت سید رشید
حضرت میراں شاہ عبدالشکور بن حضرت سید شاہ علی صابر بن حضرت
ۃ السالکین عمدۃ العارفین سید حسن بدرالدین سرکار مثانیاں شریفؒ۔
حضرت سید میاں محمدؒ صاحب نسبت ولی اللہ عابد اور زاہد بزرگ تھے۔
، بہت خوش وضع، نیک سیرت اور صاحب مروت اور صاحب جمال
ت یا اللہ اور خدا رسیدہ انسان تھے۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے
، بعد آپ چک ۳۸ سو یہ سنگھ والا۔ ضلع اوکاڑہ میں سکونت پذیر تھے۔
، علاقہ میں آپ کے حلقہ ارادت میں بے شمار لوگ ہیں جو آپ سے خرق عادت
نعات اور کرامات کا ذکر کر کے آپ سے بڑی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

وصال آپ کا وصال ۱۸ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ کو ہوا تھا اور ان کا مزار
چک ۳۸ ضلع اوکاڑہ میں مرجع خاص وعام ہے۔

اولاد آپ کے صاحب زادگان سید محمد صادق، سید علی حسین، سید گلزار حسین
بڑے نیک، عابد اور زاہد بزرگ ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام علیك یا سیّدی یا رسول اللہ وآلِكَ وَاصحابك یا سیّدی یا نَیِّرَ خَلْقِ اللہ ہ

حضرت سیّد محمد اعظمؒ بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد اعظمؒ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی تکمیل اپنے والد محترم سے کی تھی جو اپنے وقت کے جید عالم اور کامل ولی اللہ تھے

حضرت سید محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ قصیدہ غوثیہ اور مناجات در مناقب حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے سوز اور درد سے پڑھا کرتے تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعا اور صاحب نسبت ولی اللہ تھے۔ آپ کی دعاؤں سے ایک کثیر عوام نے استفادہ کیا تھا۔ حضرت سید محمد اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ بڑے صاحب مروت اور خلیق بزرگ تھے۔ آپ اپنے اقرباء پر احسان کرنے والے اور دردمند دل کے مالک تھے۔

وصال آپ نے ۲۶ جمادی الثانی بروز جمعرات ۱۱۹۷ھ میں وصال پایا اور قبرستان مشانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

اولاد آپ کے صاحب زادے حضرت سید شاہ علی، حضرت سید لطف حضرت سید تزک علی، حضرت سید عزت علی، حضرت سید فیض رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وآلک واصحابک واولیائک یاسیدی یاحبیب اللہ۔

حضرت سید فیض علیؒ بن حضرت سید محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید فیض علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی جو ایک بہت بڑے عالم اور کامل ولی اللہ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے حضرت سید فیض علی بن حضرت سید محمد اعظم بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید فیض علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ صائم الدہر اور قائم اللیل بزرگ تھے۔ قصیدہ غوثیہ کے عامل اور بڑے مستجاب الدعا بزرگ تھے۔ آپ کی دعاؤں سے کئی لاعلاج مریض تندرست اور توانا ہو گئے تھے۔

حضرت سید فیض علی ایک صاحب نسبت اور بڑی جلالی شان والے بزرگ تھے۔ آپ سے اپنے اور بیگانے ڈرتے تھے کہ کہیں منہ سے کوئی بری بات نہ نکال دیں۔

وصال آپ نے ۱۲ رجب المرجب بروز بدھ ۱۲۳۲ھ میں وصال پایا اور قبرستان مثانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

اولاد حضرت سید فیض علی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے حضرت سید کرم بخش رحمۃ اللہ علیہ بھی بڑے عامل اور کامل بزرگ تھے۔ اُن کے پڑپوتے سید نذیر حسین بھی بڑے عالم فاضل بزرگ تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہِ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الذی جعلک تاج الانبیاءِ والمرسلین وآلک واصحابک وبارِک وسلم ؕ

حضرت سید عشرت علیؒ بن حضرت سید تراب علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عشرت علی بن حضرت سید تراب علی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید عشرت علی بن سید تراب علی بن سید صفدر علی بن حضرت تیمور شاہ بن حضرت لطف علی بن حضرت سید محمد اعظم بن حضرت سید محمد عارف بن حضرت سید فرید رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید عشرت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ بڑے خوش وضع، خوش شکل اور خوش مزاج بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ بہت خوش مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ خوش گفتار اور صاحب کردار بھی تھے۔ جب بات کرتے تو حاضرین بہت محفوظ ہوتے تھے۔ آپ کے کلام میں یہ اثر تھا کہ مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگ کھسک کھسک کر آپ کے نزدیک آتے جاتے تھے۔ آپ اگرچہ زیادہ تعلیم یافتہ نہ تھے مگر ہر موضوع پر بڑی تفصیل سے بات کرتے تھے۔ انگریزی، پشتو، بنگالی اور کبھی خالص لکھنوی لہجہ میں جملہ بولتے تھے۔ آپ کی کلام سے کوئی یہ اندازہ نہ کر پاتا کہ آپ کی تعلیم کم ہے بلکہ شاید سکول میں جانے کا اتفاق ہی نہ ہوا ہو۔ آپ بڑی دیر تک لاہور کورٹ کے ASSASER رہے تھے۔

جب کبھی مزاح میں ہوتے تو خوب لطائف بیان کرتے کہ حاضرین ہنستے اور لوٹ پوٹ ہو جاتے اور آپ کو یہ ملکہ تھا کہ ایک آنکھ سے ہنستے اور دوسری

Marfat.com

آنکھ سے رو دیتے تھے۔ یعنی کلام میں یہ اثر تھا کہ حاضرین جو ہنستے ہوتے، آپ کے کلام کے زیر اثر یعنی غم زدہ بات کو سن کر رونے لگ جاتے تھے۔ یہی کلام کا اثر اور زورِ بیان کا ملکہ ہوتا ہے کہ حاضرین کو اپنے کلام سے اثر پذیر کیا جائے۔ آپ کو روزی کمانے کی چنداں فکر نہیں ہوتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو روزی غیب سے ملتی تھی۔ ساری زندگی آپ کو کبھی مال و دولت کے لئے پریشان نہیں دیکھا ہے۔ آپ ایک بہت بڑے خاندان کے کفیل تھے۔ اور خدا سے روزی آتی تھی۔ میرا یہ مشاہدہ ہے کہ آپ کے بدن پر کبھی میلا لباس یا جوتا بغیر پالش کے نہیں دیکھا۔ اس ظاہریت کو قائم رکھنے کے لئے کبھی کوئی کام یا محنت کرتے نہیں دیکھا۔ کسی شخص کو آپ سے ادھار رقم کا تقاضا کرتے نہیں دیکھا۔ ظاہر ہے یہ رزق خزانہ غیب سے آتا تھا۔ آپ بڑے بارعب اور دبدبہ کے مالک تھے۔ آپ کی مدح میں آپ کے ایک مرید نے قصیدہ پڑھا تھا۔ یعنی آپ کی خوبی اور اوصاف بیان کئے گئے تھے۔ وہ عرصہ ہوا چھپ چکا ہے۔

آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئی ہیں جن کا یہ چھوٹا سا رسالہ متحمل نہیں ہے۔ آپ کے بے شمار مرید اور عقیدت مند پنجاب اور سندھ میں پائے جاتے ہیں جو آپ سے بہت زیادہ عقیدت اور محبت کرتے ہیں۔

وصال آپ کا وصال ۱۹۶۶ء میں لاہور میں ہوا تھا۔ اور چلہ حضرت شاہ بدر دیوان لاہور میں آپ کا مزار مرجع خاص و عام ہے۔

اولاد آپ کے صاحب زادگان کا شمار مشکل ہے جو کئی جگہوں پر آباد ہیں۔ لاہور میں سید فطرت علی، سید راحت علی اور ان کے بھائی [illegible] پذیر ہیں۔ سید فطرت علی شاہ صاحب آپ کے جانشین ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمد للہ رَبّ العَالَمِیْن ؕ اَلصّلوٰۃ والسّلام علیٰ فخر الانبیاءِ وَالمرسلین وآلہٖ وَاصحابہٖ واولیائہٖ وبارک وَسلم اجمعین ؕ

حضرت سیّد محمد کامل شاہؒ بن حضرت سیّد محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد کامل شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور کامل ولی اللہ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد ماجد حضرت سید محمد ظریف اور دادا حضرت سید فرید سے کی تھی۔ حضرت سید کامل شاہ خوش شکل اور خوش وضع بزرگ تھے۔ بڑے عابد اور زاہد تھے۔ ضروری کاموں کے علاوہ گھر سے باہر نہ آتے تھے۔ آپ بڑے خلوت نشین اور اللہ سے ڈرنے والے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے عاشق اور خدائی تھے۔

وصال آپ نے ۲۶ محرم الحرام بروز اتوار ۱۱۹۲ھ کو وصال پایا اور قبرستان مٹانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

اولاد آپ کے تین صاحب زادے حضرت سید غلام قادر، حضرت باغ علی شاہ اور حضرت سید اکبر علی شاہ بھی بڑے خدا رسیدہ بزرگ، کامل ولی اللہ تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَلٰی تَاجِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْن وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَجْمَعِیْن ؕ

حضرت سید سکندر علی شاہؒ بن سید محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید سکندر علی شاہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید سکندر علی شاہ بن حضرت محمد علی شاہ بن حضرت کامل شاہ بن حضرت محمد ظریف شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید سکندر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے آپ نے اپنی تعلیم علوم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید محمد علی شاہ سے کی تھی۔ آپ بڑے مستجاب الدعا اور عابد و زاہد بزرگ تھے۔ آپ کو فارسی اور عربی زبان میں کمال حاصل تھا۔

وصال

آپ نے ۱۲ شعبان بروز ہفتہ سنہ ۱۳۰۲ھ کو وصال پایا۔

اولاد

آپ کے صاحبزادے حضرت سید قمر شاہ، حضرت سید قلندر شاہ حضرت سید مراد علی شاہ اور حضرت سید چراغ علی شاہ بڑے عالم اور زاہد و عابد تھے۔ آپ بڑے صاحب نسبت بزرگ تھے۔ ہزاروں لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔ جنہوں نے دین حاصل کیا اور دنیا و آخرت میں فلاح پائی تھی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رَبّ العَالَمِیْن ہ اَلصّلٰوۃ وَالسّلام علیک یَارسول اللہ وَ اٰلِکَ واصحابک یا حبیب اللہ ہ

حضرت سیّد محمد عارفؒ بن حضرت سید برکت علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ یعنی حضرت سید محمد عارف بن حضرت سید برکت علی بن حضرت سید باغ علی بن حضرت سید بدر شاہ بن تزک علی شاہ بن حضرت سید محمد عارف بن حضرت سید فرید رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ دینی علوم اور عملیات میں بڑے ماہر تھے۔ آپ نے زہد انبیاء کے بعد کمال حاصل کیا تھا۔ آپ ولائیت کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان میں بڑا اثر دیا ہوا تھا۔ آپ کی دعا اکثر مستجاب بدرگاہِ خداوندی ہوتی تھی۔ مخلوق خدا کو ان سے بڑا فیض حاصل ہوا تھا۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ آپ سے جنات ہمکلام ہوتے تھے اور آپ کے حکم کے طابع تھے۔

وصال آپ نے ۷ شوال بروز سوموار ۱۳۶۶ھ کو وصال پایا۔

اولاد آپ کے صاحب زادے سید محمد حسین بڑے باکمال بزرگ تھے مگر اُن کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وآلک واصحابک یا خیر خلق اللہ ؕ

حضرت سید شاہ عالمؒ بن حضرت سید محمد ظریف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ عالم بن حضرت سید محمد ظریف بن حضرت سید فرید رحمۃ اللہ علیہ بڑے زاہد، عابد، عالم اور کامل بزرگ تھے۔ علم تفسیر اور حدیث اپنے والد محترم حضرت سید محمد ظریفؒ سے پڑھا۔ اپنے بھائی حضرت سید محمد فاضل سے بھی کسب فیض کیا تھا۔ بڑے عابد تھے اور اکثر چلہ کشی کرتے رہتے تھے۔ شب بیدار تھے۔ آخری عمر میں مراقبہ میں وقت صرف کرتے اور مشاہدہ انوار خداوندی اور انوار مصطفیٰ میں مشغول رہتے۔ اپنے واعظ اور تلقین سے مخلوق خدا کو ہدایت اور عمل صالح کی ہدایت فرماتے رہتے تھے۔

وصال آپ نے ۱۲ ذوالحجہ بروز جمعرات ۱۱۹۷ھ کو وصال پایا اور قبرستان مشانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید موحدینؒ بڑے عامل اور کامل تھے۔ اور ان کے صاحبزادے سید جہان علیؒ بھی اپنے باپ اور دادا کی طرح بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ بے شمار کرامات اور خرق عادت واقعات آپ سے ظاہر ہوئے تھے۔ ان کا ذکر ایک علیحدہ کتاب میں کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہِ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سلطان الانبیاءِ والمرسلین وَ اٰلِہٖ وَ اصحابہٖ وَبارک وسلم علیہ ہ

حضرت سید حسن محمدؒ بن حضرت سید عطا محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید حسن محمد رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ اُن کا شجرہ نسب اس طرح ہے حضرت سید حسن محمد بن حضرت سید عطا محمد بن حضرت سید بڈھے شاہ بن حضرت سید بہادر علی بن حضرت سید غلام قادر بن حضرت سید غلام رسول بن حضرت سید محمد عارف بن حضرت سید فرید رحمۃ اللہ علیہ ۔

سید حسن محمد رحمۃ اللہ علیہ بڑے زاہد اور عابد بزرگ تھے۔ ہر وقت درود و وظائف میں اپنا وقت گذارتے تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعا اور سیف زبان تھے۔ بہت سی مخلوق خدا نے آپ سے فیض روحانی حاصل کیا تھا۔ آپ سے بہت سی کرامات کا ظہور ہوا تھا جن کا ذکر ایک علیحدہ کتاب میں کیا جائے گا۔ آپ بڑے خوش وضع اور خوش لباس بزرگ تھے ۔

وصال آپ نے ۱۲ جمادی الاوّل ۱۳۸۱ھ میں وصال پایا تھا اور چک نمبر ۱۷۱/۹۰ میں دفن ہیں ۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید علی حسن، سید فیض الحسن، سید محمد حسین بڑے نیک اور صالح بزرگ ہیں۔ سید علی حسن شاہ صاحب بڑے باعمل اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ انہوں نے تبلیغ دین کے سلسلہ میں بڑی خدمت سرانجام دی تھی بے شمار لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھے جن کی آپ نے بڑی اچھی روحانی تربیت فرمائی تھی ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ افضل الانبیاءِ والمرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین برحمتک یا ارحم الراحمین ہ

حضرت سید علی حسنؒ بن حضرت سید محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید علی حسن رحمۃ اللہ علیہ بڑے زاہد اور عابد تھے۔ آپ بڑے پرہیزگار اور خوف خدا رکھنے والے بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لحن داؤدی عطا فرمایا ہوا تھا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت سے سرشار رکھتے اور اپنی عشق و مستی میں ڈوب کر جب کبھی صلوٰۃ و سلام یا نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے، سامعین پر وجد طاری ہو جاتا تھا۔ اور ہر طرف سے جزاک اللہ، مرحبا کی صدائیں بلند ہوتیں۔

آپ اکثر رمضان المبارک کے ایام میں سحری کے وقت مسجد میں نعت پڑھا کرتے تھے اور اس نورانی وقت میں خوش کن آواز سے نعت بہت پیاری معلوم ہوتی تھی۔ آپ نے تمام عمر زہد و عبادت میں مصروف رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت اور مغفرت فرمائے۔

وصال آپ کا وصال یکم جمادی الاوّل ۱۳۸۷ھ کو ہوا تھا۔ آپ کا مزار چک ۱۶۱/۹-ل میں ہے۔

اولاد آپ کے صاحب زادے سید احمد حسن اور کرار حسین، علی حسین بڑے عابد اور زاہد ہیں۔ سید احمد حسن نے شجرہ اولاد حضرت شاہ دیوان لکھ کر بہت بڑا کام سرانجام دیا ہے جو ایک شاہکار تالیف ہے۔ سید احمد حسین بڑے عالم اور فاضل بزرگ ہیں اور تصنیف اور تالیف میں مصروف ہیں اللہ ان کے کام میں برکت دے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

الحمد للہ رب العالمین ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وآلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ وبارک وسلم علیہ ۔

حضرت سید سبحان علی بن حضرت سید باغ علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال ولی اللہ تھے ۔ آپ نے علم ظ
اور باطن اپنے والد حضرت سید باغ علی المعروف والمشہور سید باقی شاہ سے حا
کیا تھا ۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے ۔ حضرت سید سبحان علی بن حضرت
سید باغ علی شاہ بن حضرت سید بدر شاہ بن حضرت سید ترک علی شاہ بن حض
سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ ۔

حضرت سید سبحان علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد، زاہد اور صاحب مرتبہ
اور صاحب نسبت بزرگ تھے ۔ آپ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصر
رہتے تھے ۔ آپ بڑے مستجاب الدعا تھے ۔ بے شمار لوگوں کو آپ کی ذا
سے روحانی اور جسمانی فیض نصیب ہوا تھا ۔ آپ بڑے صابر اور شاکر بھ
اور قناعت پسند بزرگ تھے ۔

وصال آپ نے ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ کو وصال پایا اور قبرستان شاہیار میں دفن ہوئے ۔

اولاد آپ کے صاحب زادے حضرت سید باقر حسین، سید صابر حسین شاہ حضور اور سید محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی باکمال بزرگ تھے ہی حضرات خوش وضع، خوش لباس اور خوش خلق تھے ۔ اللہ ان سب بزرگ رحمتیں نازل کرے ۔ آمین ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الذی جعلک امام الانبیاء والمرسلین و آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ اکرام الاکرامین ہ

حضرت سید صاحب شاہؒ بن حضرت سید عزت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید صاحب شاہؒ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید عزت علی شاہؒ سے کی تھی۔ جو بہت بڑے صوفی اور عالم تھے حضرت سید صاحب شاہؒ بڑے ولی کامل اور عابد و زاہد بزرگ تھے۔ آپ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔

روایت ہے کہ حضرت سید صاحب شاہ صاحب بڑے دیانت دار اور امین بزرگ تھے۔ جملہ سادات شانیاں شریف آپ کو بڑا نیک اور دیانت دار، با اصول، صاحب انصاف مانتے تھے۔ آپ ایک عرصہ تک دربار حضرت سید شاہ بدر دلیوان رحمۃ اللہ علیہ کے منتظم اور خزانچی رہے تھے۔ یعنی حضرت سید صاحب شاہ میں وہ تمام خصوصیات تھیں۔ جو ایک کامل اور نیک سیرت ولی اللہ میں ہونی ضروری ہیں۔ جن کو گھر والے امین اور نیک تصور کریں اُس میں ان خصوصیات کا ہونا بہت ضروری ہے۔ یہی کسی آدمی کے نیک ہونے کی دلیل ہے۔

وصال حضرت سید صاحب شاہؒ بروز سوموار ۱۲ صفر المظفر ۱۲۷۷ھ میں انتقال فرما گئے تھے۔ آپ کو شانیاں شریف میں دفن کیا گیا تھا۔

اولاد حضرت سید صاحب شاہؒ کے صاحبزادے حضرت سید عزت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ اور ایک دوسرے صاحبزادے حضرت سید محمد شاہ نیک اور صالح انسان تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۰ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وآلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ ۰

حضرت سیّد قمر شاہؒ بن حضرت سیّد سکندر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید قمر شاہ بن حضرت سید سکندر علی شاہؒ بڑے ظاہرؔ ولی اللہ تھے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں تھیں جن کا ذکر اس رسالہ میں ممکن نہیں۔ آپ کی صرف چند ایک کرامات کا ذکر بطور تبرک پیش ہے تاکہ قارئین حضرات کو نفع ہو۔

کرامت۔ ایک دفعہ آپ تبلیغ کے سلسلہ میں سفر کر رہے تھے کہ آپ اپنے ارادت مندوں کے ہاں قیام پذیر ہوئے تھے۔ اُس گاؤں میں کچھ لوگ بدعقیدہ ہو گئے اور مرزائیت اختیار کر گئے۔ آپ کے ارادت مند آپ کو اُن کے پاس برائے نصیحت لے گئے۔ مگر وہ لوگ گستاخی پر اُتر آئے اور آپ کی سیادت پر معترض ہوئے۔ آپ کو جلال آگیا اور جلتی ہوئی آگ کو ہاتھوں میں پکڑ کر اُن پر ڈال دیا اور فرمایا کہ مردود ہو! لاؤ اپنے نبی کو میں اُس کو اس آگ میں ڈال کر جلا دوں تاکہ خلق اللہ کا ایمان سلامت بچ جائے۔ اس پر وہ لوگ تائب ہوئے اور دوبارہ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے۔

وصال۔ آپ کا وصال سنہ ۱۲۸۰ھ میں ہوا تھا۔

اولاد۔ آپ کے صاحبزادے سید دلدار حسین اور سید علمدار حسین نیک عابد بزرگ تھے۔ سید دلدار حسین کے صاحبزادے سید شمشاد حسین، سید عباد حسین وغیرہ نیک انسان ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الخلاق المرسلین وعاقبۃ للمتقین برحمتک یا ارحم الرحمین ۝

حضرت سید سید احمدؒ بن حضرت میراں شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید سید احمد بن حضرت سید میراں شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ بڑے بلند پایہ بزرگ تھے۔ روایت ہے کہ حضرت سید میراں شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی والدہ ماجدہ سے شادی کرکے اُسے ان کے والدین کے پاس ہی چھوڑا ہوا تھا۔ سید سید احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ننھیال میں ہی پرورش پائی۔ حضرت میراں شاہ عبدالشکورؒ شانیاں میں وصال کر گئے تھے۔ جب حضرت سید سید احمد بڑے ہوئے تو آپ کی والدہ نے ان کو حضرت سید میراں شاہ عبدالشکورؒ کی انگوٹھی اور رومال دے کر شانیاں شریف بھیجا۔ جب حضرت سید سید احمدؒ شانیاں شریف تشریف لائے تو دونوں بھائی حضرت سید نریدؒ اور حضرت سید رشیدؒ آپ کو مل کر بہت خوش ہوئے اور اُن کی والدہ ماجدہ کو بھی شانیاں شریف لے آئے۔ حضرت سید سید احمدؒ نے اپنے بھائیوں سے فیض حاصل کیا تھا اور اپنے سلوک اور مجاہدہ سے سلوک کی منزلیں طے کرتے ہوئے ولی کامل بن گئے۔

وصال آپ نے لمبی عمر کے بعد بروز جمعہ ۱۲ شعبان ۱۱۱۲ھ میں شانیاں شریف میں وصال پایا۔

اولاد حضرت سید سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں کے اسمائے گرامی حضرت سید سید محمدؒ اور حضرت سید باقر شاہؒ تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیاءِ والمرسلین وآلہٖ واصحابہٖ واولیائہٖ اجمعین ؕ

حضرت سید شاہ حسینؒ بن حضرت سید سعید محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ حسین بن حضرت سید سعید محمد بن حضرت سید سید احمد بن حضرت سید میراں شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد زاہد بزرگ تھے۔ آپ نے علم تصوف اپنے دادا حضرت سیّد سید احمدؒ سے حاصل کیا تھا۔ اپنے برادرانِ عم سید فاضل شاہؒ سید محمد ظریف سے بھی فیض حاصل کیا تھا۔ بڑے سیف زبان اور عالم باعمل تھے۔ اپنے زہد اور عبادت سے سلوک کی منزلیں طے کرتے ہوئے ولایت کے درجہ کبریٰ تک پہنچے۔ مخلوق خدا نے آپ سے بڑا فیض پایا تھا۔

وصال آپ نے ۱۰ر شوال بروز بدھ ۱۱۹۶ھ میں شانیاں شریف میں وصال پایا۔

اولاد آپ کے صاحب زادے سید تیغ علی آپ کے صحیح جانشین تھے۔ ان میں آپ کے سب اوصاف موجود تھے۔ آپ نے تمام زندگی تبلیغ اسلام میں صرف کر کے دنیا اور آخرت میں سرخروئی حاصل کی تھی۔ آپ سے بے شمار لوگ فیض یاب ہوتے تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

الحمد للہ رب العالمین ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الذی جعلک شمس الانبیاء والمرسلین والہ واصحابہ وبارک وسلم علیہ ۔

حضرت سیدا فضل شاہؒ بن حضرت سید باقر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید افضل شاہ بن حضرت سید باقر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل اور بڑے کامل بزرگ تھے ۔ آپ کا شجرہ نسب صرف دو واسطوں سے حضرت سید احمد حضرت عبدالشکور رقددۃ السالکین رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے ۔

حضرت سید افضل شاہ بہت بڑے عالم اور فاضل تھے اور اپنے علوم پر عامل بھی تھے ۔ آپ بہت بڑے عامل ہونے کے ساتھ ساتھ کامل ولی اللہ تھے ۔ آپ بڑے مستجاب الدعا تھے ۔ ہزاروں لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے اُن کی مانگی ہوئی دعا منظور فرمائی ۔ اس طرح مخلوق خدا کو فائدہ پہنچایا تھا ۔

وصال آپ نے ۱۲ جمادی الاول ۱۲۳۳ھ میں وصال پایا ۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید عظیم شاہؒ ، حضرت سید محمد علی اور حضرت سید باغ علی شاہ صاحب نے آپ کا مشن جاری رکھا ۔ دین تبلیغ دین میں مصروف رہے تھے ۔ حضرت سید عظیم شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے ۔ آپ سے بے شمار لوگ فیض یاب ہوئے تھے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الذی جعلک تاج الانبیاء والمرسلین و اٰلہٖ وَاصحابہٖ وبارک وَسلم علیہ ؕ

حضرت سیّد چانن شاہؒ بن حضرت سید غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید چانن شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال ولی اللہ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید چانن شاہ بن حضرت سید غلام علی شاہ بن حضرت سید باغ علی شاہ بن حضرت سید افضل شاہ ؒ ہے۔ یعنی حضرت سید احمدؒ اور حضرت سید چانن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان صرف پانچ واسطے ہیں۔

حضرت سید چانن شاہ بڑے عالم فاضل اور زاہد و عابد تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تعلیم حضرت سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے والد ماجد سے حاصل کی تھی جو بہت بڑے عالم تھے اور ولایت کبریٰ میں داخل تھے۔ حضرت سید چانن شاہ صاحب بڑے مستجاب الدعا اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ ان کے حلقہ ارادت میں ہزاروں لوگوں نے شامل ہو کر ہدایت حاصل کی تھی۔

وصال آپ نے ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ میں وصال پایا۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید میراں بخش سید بڈھے شاہ، سید بہادر علی شاہ اور سید حسین شاہ نے آپ کے تبلیغی مشن کو جاری رکھا تھا۔ سید میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب کرامت اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ بے شمار لوگوں نے آپ سے فیض روحانی حاصل کیا تھا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علی محمدٍ المصطفےٰ محب الفقراء والمساکین برحمتک یا ارحم الراحمین ہ

حضرت سید حسن شاہؒ بن حضرت سید میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید حسن شاہ بن حضرت سید میراں بخشؒ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب صرف دو واسطوں سے حضرت جانن شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے۔ یعنی حضرت سید حسن شاہ بن حضرت سید میراں بخش بن حضرت سید جانن شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت سید حسن شاہؒ بڑے خوش الحان اور عاشق امام حسین علیہ السلام تھے۔ آپ سے بیان کردہ مرثیہ جات سادات شانیاں شریف کے دیوانین میں مذکور ہیں۔ مگر اُن کو اُن کی طرز میں ادا کرنا بہت دشوار ہے۔

حضرت سید حسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ مرثیہ جات اور نعت شریف آج بھی بڑے مقبول ہیں۔ ہمارے بزرگ جنہوں نے شادی صاحب کا مرثیہ سنا ہوا ہے۔ آج تک اُن کے مداح ہیں۔ روایت ہے کہ بڑے بڑے [illegible] اُن کو اپنا استاد مانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل کرے آمین۔

وصال آپ نے ۲۵ جمادی الاوّل ۱۳۳۵ھ میں وصال پایا۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید طالب حسین اور الحاج حضرت سید محمد شریف بڑے خوش وضع اور خوش مزاج بزرگ ہیں اور اپنے [illegible] کے صحیح جانشین ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صاحب التاج والمعراج والبراق والعلم وبارک وسلم علیہ اجمعین ؕ

حضرت سید باغ علی شاہ بن حضرت سید بدے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید باغ علی شاہؒ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید باغ علی شاہ بن حضرت سید بدے شاہ بن حضرت سید چاند شاہؒ کے درمیان صرف دو واسطے تھے۔

حضرت سید باغ علی شاہؒ بہت بڑے عالم اور زاہد و عابد تھے۔ آپ ہمیشہ رات کو جاگ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ میں نے جب بھی اُن کی زیارت کی اُن کو ہاتھ میں تسبیح لئے درود و وظائف میں مصروف دیکھا تھا۔ حضرت سید باغ علی شاہ سچے عاشق امام حسین علیہ السلام تھے۔ آپ بڑے سوز اور درد میں ڈوبی ہوئی آواز میں مرثیہ حضرت امام مظلوم پڑھا کرتے تھے۔ آپ کو دیکھ کر خدا یاد آجاتا تھا۔ اللہ والوں کی یہی نشانی ہے۔

حضرت سید باغ علی شاہ جون ۱۹۵۰ء میں ستیانہ سے فیصل آباد جا رہے تھے کہ بس ایک درخت سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئی تھی۔ حضرت سید باغ علی شاہ روزہ کی حالت میں اس بس پر سوار تھے۔ آپ کو سخت چوٹیں آئیں مگر آپ نے روزا فطار نہ فرمایا تھا اور اللہ کے دربار میں روزہ کی حالت میں حاضر ہو گئے تھے۔

وصال ۔ حضرت سید باغ علی شاہؒ جون ۱۹۵۰ء کو وصال کر گئے تھے۔

اولاد ۔ آپ کے صاحبزادے سید مظہر حسین، حضرت سید مولوی افتخار حسین، حضرت سید مہدی حسین بڑے عالم اور باکمال بزرگ ہیں۔ حضرت حاجی افتخار حسین فاضل بریلی شریف ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد المصطفےٰ حبیب الکبریاء
ی اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم علیہ ٥

نرت سیّد کرار حسینؒ بن حضرت سیّد محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید کرار حسینؒ بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال
رگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب حضرت سید کرار حسینؒ بن حضرت سید محمد عارفؒ
، حضرت سید سلطان علیؒ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم، فاضل اور زاہد و
بد تھے۔ آپ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ دار العلوم بریلی کے فارغ التحصیل
تھے۔ آپ کو علم تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ اور دیگر مسائل پر کامل عبور
اصل تھا۔

آپ مقرر ساحر البیان تھے۔ آپ اپنے خطبات میں بڑے بڑے مسائل کو بڑے
یل انداز میں بیان فرماتے تھے۔ آپ قرآن العظیم کی بڑی گونج دار اور سریلی آواز
ں تلاوت فرماتے تھے۔ آپ کو مولانا رومؒ، سعدیؒ، حافظؒ اور علامہ اقبالؒ
کے کلام یاد تھے۔ جن کو وہ اپنی تقریر کے دوران بڑے خوش کن انداز میں پڑھا
کرتے تھے۔ اس کے علاوہ تفسیر سورۃ یوسف از مولانا غلام رسول بھی یاد تھی جس
کو پڑھنے کا انداز بھی اُن کا اپنا تھا۔ آپ جب کبھی اپنی مخصوص آواز میں قول شروع
پڑھتے تھے۔ سامعین اُس کو کئی بار دوبارہ پڑھنے کو کہتے اور بہت محظوظ ہوتے تھے۔

وصال سید کرار حسین رحمۃ اللہ علیہ پاکستان میں آکر ضلع ساہیوال میں آباد ہوئے تھے۔ جنوری ۱۹۴۷ء میں وصال کر گئے۔ ساہیوال کے ایک گاؤں میں مدفون ہیں۔

اولاد اُن کے صاحبزادے سید مدد علی شاہؒ اُن کے صحیح جانشین ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صاحب الکوثر مدنی المنیر اللہ وآلہ واصحابہ واولیائہ وبارک وسلم علیہ ؕ

حضرت سید احمد علیؒ بن حضرت سید سلطان علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید احمد علیؒ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کو فن پہلوانی میں کمال حاصل تھا۔ مرید ابراہیم ساکن موضع کوٹلہ بھن گڑھ حال چک ۹۰ گ ب نے آپ کے اس فن کے بارے میں مجھے بہت کچھ بتایا تھا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ حضرت سید احمد علیؒ بڑے عبادت گذار اور زاہد ولی اللہ تھے۔ آپ ہر وقت درود و وظائف میں مصروف رہتے تھے۔

حضرت سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے صابر، شاکر اور متوکل اور مناقب نسبت بزرگ تھے۔ آپ سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا تھا۔ جن کو ان کے مریدین اکثر یاد کرتے رہتے ہیں۔

حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعا اور بامروت بزرگ تھے اُن کے صاحب زادے سید مروت علی شاہ صاحب آپ کے علوم اور کرامات کے بالکل حامل ہیں۔ آپ کو کشفِ قبور کا بہت علم ہے۔ آپ اس علم کے ذریعہ مردے سے بائیں کر لیتے ہیں۔

وصال آپ کا وصال بروز بدھ دار مورخہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ میں ہوا تھا۔ آپ شانیاں شریف کے قبرستان میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحب زادے سید مروت علی، سید برکت علی، سید اصغر علی نیک لوگ ہیں۔ سید مروت علی شاہ صاحب بہت بڑے طبیب اور صاحب علم بزرگ ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمد للہِ ربّ العَالَمِیْنَ ہ الصلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ وَاٰلِکَ وَاصحابِکَ یَا حبیب اللہ ہ

حضرت سید تیغ علی شاہؒ بن حضرت سید خیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید تیغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب یہ ہے۔ حضرت سید تیغ علی شاہ بن حضرت سید خیر علی شاہ بن حضرت سید بہادر علی شاہ بن حضرت سید افضل شاہ بن حضرت سید شاہ حسینؒ

حضرت سید تیغ علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے متوکل، صابر اور شاکر تھے۔ آپ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہتے تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعا اور صاحب نسبت اولیاء اللہ تھے۔ آپ کی دعاؤں سے ایک کثیر مخلوق نے استفادہ کیا تھا۔

وصال آپ نے بروز سوموار مورخہ ۵ محرم الحرام ۱۳۲۲ھ کو وصال فرمایا تھا آپ قبرستان شانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحب زادے سید امداد علی رحمۃ اللہ علیہ اور سید بندھے شاہ بڑے عالم فاضل اور صالح بزرگ تھے۔ سید امداد علی شاہ صاحب بڑے صاحب نسبت اور با مروت بزرگ تھے۔ بہت سے لوگ ان کے حلقہ ارادت میں شامل تھے جن کی آپ نے روحانی اور دینی تربیت فرمائی تھی۔ وہ دارین دین اور دنیا آخرت میں کامیاب ہوئے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمد للہِ رَبّ العالمین ہ اَلصّلوٰۃ وَالسّلام علیٰ خاتم الانبیاء وَالمرسلین
وَاٰلہٖ وَاصحابہٖ وَاولیائہٖ اَجمعین ہ

حضرت سیّد سلطان علی شاہؒ بن حضرت سیّد علی شاہ رحمۃ اللہ

حضرت سید سلطان علی شاہؒ بن حضرت سید علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ سید سلطان علی بن حضرت سید علی شاہ بن سید افضل شاہ بن حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید سلطان علی شاہؒ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے دادا حضرت سید افضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی۔ روایت ہے کہ حضرت سلطان علی شاہؒ کے حلقہ ارادت میں بہت سے جنات تھے۔ جو اُن کی مجلس میں بیٹھ کر تحصیل علم دین کیا کرتے تھے۔ حضرت سلطان علی شاہ کی اولاد میں بھی بڑے بڑے عالم دین اور عامل بزرگ ہوئے ہیں۔ جن میں حضرت سید کرار حسین بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ بہت مشہور ہیں۔ حضرت سید مروت علی شاہ صاحب بن سید احمد علی نے اعمال اور طب میں بہت بڑی مہارت پیدا کی ہوئی ہے۔

وصال آپ نے ۱۶ صفر المظفر ۱۳۲۰ھ میں وصال پایا اور مثانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد عارف، حضرت سید نواب علی حضرت سید احمد علی بھی بڑے باکمال بزرگ تھے۔ اِن اللہ والوں نے تمام زندگی تبلیغ دین اسلام میں صرف کر دی تھی اور ہزاروں لوگوں نے آپ کے حلقہ ارادت میں شمولیت حاصل کر کے فلاح پائی تھی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وآلہ واصحابہ واولیائہ وبارک وسلم علیہ اجمعین

حضرت سید نذیر حسینؒ بن حضرت سید ملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید نذیر حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید نذیر حسین بن حضرت سید ملک شاہ بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید حیدر شاہ بن حضرت سید باقر شاہ رحمۃ اللہ علیہ یعنی آپ حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ساتویں پشت میں جا کر مل جاتے ہیں۔

حضرت سید نذیر حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوش وضع اور خوش مزاج بزرگ تھے۔ آپ بڑے زاہد اور عابد تھے۔ حضرت سید نذیر حسین بڑے مستجاب الدعا بزرگ تھے۔ ہزاروں لوگ ان سے مستفید ہوئے تھے۔

وصال آپ نے ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ کو وصال پایا۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید حسین، حضرت سید انور حسین تھے اور حضرت سید مخدوم حسین، حضرت سید علمدار حسین بڑے نیک، عابد اور زاہد بزرگ ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
الذی جعلک تاج الانبیاء والمرسلین والہ وبارک وسلم علیہ

حضرت سید غلام جیلانی بن حضرت سید بڈھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ظاہرہ ولی اللہ تھے۔ آپ سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا تھا۔ ان کرامات کا ذکر اس رسالہ میں ممکن نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

حضرت سید غلام جیلانی بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید احمد شاہ بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید حیدر علی شاہ بن حضرت بدر علی شاہ بن حضرت سید قمر شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ رند مشرب تھے۔ ایک عام آدمی آپ کو دیکھ کر اندازہ نہیں کر سکتا تھا کہ آپ اس قدر اعلیٰ روحانی مقام رکھتے ہیں۔ آپ کی ایک کرامت کا ذکر بطور تبرک کیا جاتا ہے۔

ایک دفعہ موسم گرما میں حضرت شاہ بدر دیوان کا عرس مبارک تھا۔ حضرت غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ عرس سے دوسرے یوم یعنی ۱۳ ربیع الاول کو مثانیاں شریف کے جوہڑ سے پانی بطور دوا برائے ہر مرض کی شفا دیا کرتے تھے۔ مگر اس دفعہ جوہڑ خشک تھا۔ پانی تقسیم کرنا ناممکن تھا۔ حضرت غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان کر دیا کہ ہم اس دفعہ ۱۴ ربیع الاوّل کو پانی تقسیم کریں گے۔ اس طرح تمام مرید، طالبین ایک دن کے لئے مثانیاں شریف رک گئے۔ دوسرے پیران اعظام کے مریدین بھی رک گئے۔ بعض پیر حضرت غلام جیلانی

Marfat.com

لوگ اُن کی غیر شرح حرکات پر تنقید کیا کرتے تھے۔ کہ اس جوہڑ کا پانی اپنے اندر
لیا تاثیر رکھتا ہے، جس میں تمام قصبہ کے گندے نالے آکر گرتے ہیں۔ بعض
لوگوں نے آپ کے دوسرے اعمال مثلاً مرگی کا علاج اپنے حقہ کی راکھ اور
لعاب دہن سے کرتا ہے۔ یہ بھی مکروہ ہے۔ اس طرح کی اور باتیں کرتے تھے۔

۱۲ ربیع الاوّل کا یوم ختم ہوا۔ بارش نہ ہوئی۔ حضرت سید غلام جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت غلط ثابت ہونے کا [illegible] لوگوں کا مذاق اور
زیادہ بڑھ گیا۔ رات آہستہ آہستہ گزرتی رہی [illegible] ہو گیا۔ حضرت غلام جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ ٹھیک چار بجے بیدار ہوئے [illegible] حتیٰ کہ حضرت صبح پانی
تقسیم کرنا ہے۔ اور جوہڑ بالکل خشک ہے [illegible] اللہ کارساز ہے
یک گھنٹہ اور گزر گیا۔

حضرت غلام جیلانی بیتاب ہو گئے۔ اللہ، اس کے رسول اور مولائے کائنات
حضرت علی المرتضےٰ کے نام کی دو ہائی دی۔ اُن کے یا علی، یا علی، یا علی سن کر
بہت سے مریدین، ہمسایہ پیران اعظام [illegible] ماعتوں کے بعد
بادل آئے اور برسنے شروع ہوئے۔ [illegible] تالاب کے اوپر
سے پانی بہہ گیا۔

صبح کو حضرت غلام جیلانی اپنے سر پر [illegible] ہزاروں مریدین
کے ساتھ تالاب پر آئے اور پانی تقسیم کرنا شروع کیا [illegible] کرام بھی بوتلیں
لے کر اُن سے پانی لینے کے لئے آئے۔ آپ نے فرمایا کہ [illegible] تم خود پانی
لو اور لوگوں کو تقسیم کرو۔ آپ حضرات تالاب میں گرنے والے نالوں کو دیکھتے
ہیں اور میں ان اولیاء اللہ کی قبروں کو دیکھتا ہوں جن کی قبروں پر سے بہہ کر پانی
اس جوہڑ میں گرتا ہے۔ یہی بات اس میں شفایابی کا باعث ہے۔ پانی اِس

Marfat.com

تالاب میں گرتا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ایک ولی اللہ کی قبر سے لیا ہوا پانی ہزاروں امراض روحانی اور جسمانی کا شافی علاج ہوتا ہے۔ مگر اس تالاب کے پانی میں ہزاروں اولیاء اللہ کی قبروں سے آیا ہوا پانی موجود ہے۔

حضرت غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پاکستان میں آکر جلو موڑ پر آباد ہو گئے وہاں ہی آپ کا مزار ہے جو مرجع خاص و عام ہے۔ اس مزار کے متصل ایک کنواں ہے جس کا پانی ہر مرض کی دعا ہے۔ سائنس دانوں نے اس کنوئیں کے پانی کا تجزیہ کر کے نتیجہ دیا ہے کہ اس کنوئیں کے نزدیک گندھک کے ذخائر ہیں

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ علاقہ کے دوسرے کنوؤں کے نزدیک گندھک کے ذخائر کیوں نہیں ہیں۔ بیگم پورہ میں ایک کنواں ہے۔ اس کو بھی میں حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی ایک اینٹ ہے۔ اس کنوئیں کا پانی بھی باعث شفا بر امراض ہے۔ یہاں پر گندھک کے ذخائر ہوں گے۔ چند سال ہوئے اخبار میں خبر شائع ہوئی کہ جرمنی میں ایک پاکستانی نے ایک لاعلاج مریض کا علاج سادہ پانی پر الحمد شریف پڑھ کر پھونک مار کر پلایا اور وہ صحت یاب ہو گیا۔ حکومت جرمنی نے اس قسم کا پانی لے کر تجزیہ کیا کہ اس اللہ والے کی پھونک میں ایسے جراثیم ہیں جو اس مرض کے لئے اکسیر ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ والوں کی نظریں سب اکسیر

وصال حضرت غلام جیلانی رح بروز منگل مورخہ ۱۰ جمادی الاوّل ۱۳۶۹ھ وصال کر گئے۔ آپ کا مزار جلو موڑ کے نزدیک مرجع خاص و عام

اولاد حضرت غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے سید امانت سید شاہ علی، سید ارشد حسین المعروف جتی شاہ بڑے صاحب نسبت اور صالح انسان ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہِ ربّ العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
الذی جعلک خاتم الانبیاءِ والمرسلین وآلہٖ وبارک وسلم علیہ ؕ

حضرت سید محمد شریفؒ بن حضرت سید عظمت علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ ایک باعمل اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد شریف بن حضرت سید عظمت علی بن حضرت سید احمد شاہ بن حضرت سید امام بخش بن حضرت سید فضل شاہ ؒ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید محمد شریفؒ بڑے عابد اور زاہد ولی اللہ تھے۔ آپ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ بڑے مستجاب الدعا اور صاحب علم بزرگ تھے۔ آپ بڑے صاحب مروت، متوکل، صابر اور شاکر ولی اللہ میں سے تھے۔

حضرت سید محمد شریفؒ بڑے خوش وضع، خوش لباس اور خوش گفتار بزرگ تھے۔ آپ ہر ایک عزیز اور رشتہ دار کے ساتھ بڑی مروت سے پیش آتے تھے۔ علم تصوف اور فارسی زبان کے بہت بڑے عالم تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز ۱۵ ستمبر ۱۹۴۷ء کو ہوا تھا۔ آپ موضع چھچھر والی ضلع گوجرانوالہ میں دفن ہوئے تھے۔ اللہ آپ پر رحمت کرے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید اختر حسین بڑے خوش خلق اور صاحب کردار، عابد اور نیک انسان ہیں۔ خدا ان سے خوش رکھے۔ آمین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمد للہِ ربّ العالمین ہ اَلصّلوٰۃ وَالسّلام علیک یا رسول اللہ اَلذ
جعلک تاج الانبیاء والمرسلین وَاٰلِہٖ وَاصحابہٖ وَبارِک وَسلم علیہ ہ

حضرت سیّد محسن علی شاہؒ بن حضرت سیّد کرامت علی شاہ رحمۃ ا

حضرت سید محسن علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور فاضل بزرگ تھے۔ آپ کو عربی ا
فارسی پر مکمل عبور تھا۔ سعدی شیرازیؒ، مولانا روم، حافظ شیرازی، عطارؒ کا کلام بہت
یاد تھا۔ آپ اکثر اپنے کلام میں اُنہی لوگوں کا کلام پیش کر کے دلیل دیتے تھے۔

سید محسن علی شاہ علیہ الرحمت کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ سید محسن علی شاہ
حضرت سید کرامت علی شاہ بن حضرت سید احمد علی شاہ بن حضرت سید محمد شاہ بن
قمر شاہ بن سید بدر شاہ بن سید حیدر علی شاہ بن سید بدر علی شاہ بن سید باقر شاہ ؒ

سید محسن علی شاہ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید کرا
علی شاہ اور بھائی خورشید عالم سے کی تھی جو ایک بہت بڑے عالم اور صوفی بزرگ تھے۔

حضرت سید محسن علی شاہؒ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہر وقت عبادت اور ریا
میں مصروف رہتے تھے۔ آپ بڑے خوش وضع، خوش شکل اور صاحب کردار بزرگ
بڑے متوکل، شاکر اور متواضع ولی اللہ تھے۔

وصال آپ کا وصال ۷ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو ہوا تھا آپ چک نمبر ۵۲/۴-ل ضلع ساہیوال میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید عبدالغفور، سید محمد شاہ، سید احمد شاہ بہت
اور صالح انسان ہیں۔ سید ظفر حسین عرصہ ہوا فوت ہو گئے تھے جو نیک
اور صاحب مروت انسان تھے۔ ان کا صاحبزادہ سید شمس الدین نیک اطوار اور صالح انسان ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وآلک
وصحابک واولیائک یا سیدی یا حبیب اللہ وبارک وسلم علیہ ۔

حضرت سید خورشید عالم بن حضرت سید کرامت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید خورشید عالم رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے علوم ظاہری اور
باطنی اپنے والد حضرت سید کرامت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے تھے۔ آپ کا شجرہ
نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید خورشید عالم بن حضرت سید کرامت علی شاہ بن حضرت سید
کرامت علی شاہ بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید بدر شاہ بن سید حمید علی شاہ بن سید بدر علی
شاہ بن باقر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید خورشید عالم رحمۃ اللہ علیہ بڑے اعلیٰ درجہ کے طبیب تھے۔ عوام الناس
کا علاج مفت کرتے تھے۔ آپ نے ہزاروں لوگوں کو نئی زندگی عطا فرمائی تھی۔ آپ
بہت بڑے طبیب اور مسئلہ توحید کے بہت بڑے عالم اور مناظر تھے۔ آپ نے توحید
و رسالت کا درس ایک لمبے عرصہ تک دیا تھا اور ہزاروں لوگوں کو زیور ایمان سے
آراستہ فرمایا تھا۔

وصال آپ نے ۲۸ نومبر ۱۹۷۶ء میں وصال پایا۔ قبرستان حضرت شاہ کمال میں
مدفون ہیں۔

اولاد آپ کا صاحبزادہ سید رشید عالم بہت نیک اور صاحب مروت انسان
تھا جو اپنے عزیز و اقارب سے بڑی محبت اور مروت سے پیش آتا تھا
اُن کا انتقال کچھ عرصہ ہوا ہو گیا ہے۔ سید رشید عالم کے صاحبزادے سید ظہیر حسین اور
سید حسنین بڑے لائق اور نیک لوگ ہیں۔ سید زاہد حسین، سید اعجاز حسین بھی اچھے لوگ ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین
والعاقبۃ للمتقین ہ والہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم علیہ ہ

حضرت سیّد محمد حسینؒ بن حضرت سید غضنفر علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد حسین بن حضرت سید غضنفر علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور فاضل بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد حسین بن حضرت سید غضنفر علی شاہ بن حضرت سید آمداد علی بن حضرت سید تیغ علی رحمۃ اللہ علیہم۔

حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے سچے شیدا تھے۔ آپ مرثیہ امام مظلوم شہید کرب و بلاء بڑے سوز اور درد سے پڑھا کرتے تھے۔ آواز میں بہت لوچ اور گونج تھی۔ مجھے یاد ہے کہ تقسیم ہند کے وقت جس رات ہم نے مثانیاں شریف کو الوداع کہا تھا۔ آپ نے ایک مرثیہ حجرہ بابا شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ پڑھا تھا اور مجمع کو گریہ کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ یہ شب ہجرت ہمارے لئے قیامت صغریٰ تھی۔ کسی کو کسی کے زندہ رہنے اور پھر ملنے کی توقع نہ تھی ہم ایک دوسرے سے اس طرح گلے مل کر جدا ہو رہے تھے کہ اب قیامت کو محشر کے میدان میں دوبارہ مل سکیں گے۔ اس وقت آپ نے مرثیہ "شاہ حسینا توں مدینے کربلا نہ جا" پڑھا تھا اور سب کو تڑپایا تھا۔

وصال آپ کا وصال مورخہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ میں بروز پیر ہوا تھا اور چک نمبر ۱۰ کھوکھیاں خورد ضلع شیخوپورہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد چک نمبر ۱۰ کھوکھیاں میں رہائش پذیر ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمد للہِ رب العالمین ؕ اَلصّلوٰۃ وَالسّلام علیٰ محمدٍ المصطفیٰ افضل الانبیاء المرسلین وَاٰلِہٖ وَاصحابہٖ وَاولیائہٖ وَبارک وَسلم اجمعین ؕ

حضرت سیّد برکت علی شاہؒ بن حضرت سیّد عظمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید برکت علی شاہ صاحب بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ آپ نے تمام عمر تبلیغ دین میں صرف کر دی تھی۔ آپ ساری رات کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ورد و وظائف میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید برکت علی بن حضرت سید عظمت علی بن حضرت سید مہر علی بن حضرت سید احمد علی بن حضرت سید پیر بخش بن حضرت سید محمد علی شاہ بن حضرت سید افضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۶

حضرت سید برکت علی شاہ صاحب بڑے نیک اور صالح بزرگ تھے۔ آپ چھوٹی عمر میں یتیم ہو گئے تھے۔ اس لئے اپنے والد صاحب سے تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ پھر بھی آپ نے مشائخ شریف کے بیان سے جو کہ آن کے تقریروں سے تھے بہت سا علم حاصل کر لیا تھا۔ آپ ہر دینی مسئلہ کی حقیقت اور نوعیت کو بیان کرنے کا پورا پورا علم رکھتے تھے۔

وصال آپ کا وصال اکتوبر ۱۹۸۰ء میں ہوا تھا۔ راج گڑھ لاہور میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کی نسل سید شفقت علی، سید یوسف علی، سید بشارت علی شاہ سے جاری ہے۔ سید یوسف علی نے ۱۹۶۹ء میں وصال کیا تھا اور قبرستان راج گڑھ میں دفن ہیں۔ اُن کے صاحب زادے بہت نیک اور صاحب علم ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہِ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للہِ رب العالمین ہ الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ
و الِکَ وَاصحابکَ یا حبیب اللہ ہ

حضرت سیّد غلام جیلانیؒ بن حضرت سیّد بڈھے شاہ رحمۃ اللہ

حضرت سید غلام جیلانی بن حضرت سید بڈھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے رحضرت سید غلام جیلانی بن حضرت سید بڈھے شاہ بن حضرت سید بہادر علی بن حضرت سید غلام قادر بن حضرت سید غلام رسول بن حضرت سید محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

آپ بہت عرصہ تک دربار حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے انچار رہے تھے۔ تحقیقات چشتیہ کی رسوائے زمانہ کتاب کے مصنف نے آپ سے شجرہ مانگا تھا جو آپ نے مہیا کر دیا۔ وہ صحیح اور درست شجرہ کتاب تحقیقات چشتیہ میں درج ہے مگر کتاب کے مصنف نے بغیر تحقیق اور تصدیق کے ایک نامعلوم درزی کی روایت بھی لکھ دی۔ اس طرح اور بہت سے من گھڑت اور سنی سنائی باتوں کو کتاب میں درج کر کے اپنا اور کتاب کا ستیاناس کروالیا۔ یعنی جو مؤلف گرونانک صاحب کو ایک ہندو عورت میں تحلیل کروا کر اسے ایک بچہ کی صورت میں پیدا کر کے ایک نئے مذہب کا بانی بنا سکتا ہے، وہ خدا جانے اس قسم کے غلط اور جھوٹے قصے اپنی کتاب میں، اپنی جھوٹی شہرت اور لوگوں سے روپیہ بٹورنے کے لئے لکھ گیا ہوگا۔ اُسے چاہیئے تھا کہ خود تحقیق کرتا کہ شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے کتنے بیٹے، کتنے پوتے ہوتے ہیں جو اپنے وقت کے ذی شان اور ذی وقار بزرگ تھے۔ اور پنجاب کے لوگوں نے ان سے کس قدر محبت اور عقیدت کا اظہار کیا تھا۔ اس کے علاوہ پورے ہندوستان

Marfat.com

کے صاحب شرف اور فضیلت خاندانوں نے محض اپنی نسبت سادات مثانیاں سے قائم کرنے کے لئے اپنی نیک اور صالح بچیوں کے رشتے ان کو دیئے تھے۔

ان میں سادات نغل، راجپوت کے اعلیٰ اور سرکردہ خاندان شامل ہیں۔

یہ کتنی تکلیف دہ بات ہے کہ ایک منافق نے محض اپنی فطرت سے مجبور ہو کر روایت کر دی اور مؤلف کتاب "تحقیقات چشتیہ" نے اسے اپنی کتاب میں اس دروغ بیانی کو زینت بنا دیا۔ حالانکہ اس درزی کا خاندان (اگر میرا قیافہ اُس شخص پر درست ہے اور یقیناً درست ہے) صدیوں سے ہمارا عقیدت مند شمار ہوتا رہا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ اُس منافق کو اس دنیا میں اور آخرت میں رسوا کرے۔ اس نے بہت سے سادات اور اُن کے عقیدتمندوں کا دل دکھایا ہے۔ سید غلام معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہم مشکور ہیں کہ انہوں نے شجرہ کی طباعت میں دلچسپی [illegible] اپنی توجہ فرمائی۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

وصال

آپ نے [illegible] ۱۳۱۵ھ میں وصال [illegible]

اولاد

حضرت سید غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں صاحبزادے بڑے نیک سیرت، عابد اور زاہد تھے۔ حضرت سید غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کے قبضہ میں ایک جنات کی قوم تھی۔ جو اُن کو درس توحید اور اسلام دیا کرتے تھے۔ ان کے پوتے سید محمد حفیظ رحمۃ اللہ علیہ ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس بڑے پرہیزگار اور متقی انسان تھے۔ علالت کے دوران آپ اپنے ہاتھ سے [illegible] کر کھاتے۔ کسی سے پانی کا گلاس بھی نہ پیتے تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدالانبیاء والمرسلین
والہٖ واصحابہٖ واولیائہٖ وبارک وسلم علیہ ؕ

حضرت سید باقر شاہ رح بن حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید باقر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ آپ نے اپنے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی جو بہت بڑے عالم فاضل اور ولی اللہ تھے۔

حضرت سید باقر شاہ بڑے عالم فاضل اور ولی اللہ تھے۔ آپ ہر وقت درود و وظائف میں مصروف رہ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ قصیدہ غوثیہ اور مناجات در مناقب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے عشق اور محبت کے جذبہ میں ڈوب کر پڑھا کرتے تھے۔

حضرت سید باقر شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعا اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ آپ بڑے متوکل، شاکر اور صابر تھے۔

وصال آپ نے ۱۵ رجب المرجب ۱۱۴۵ھ میں وصال پایا اور قبرستان شانیاں شریف میں دفن ہوئے۔

اولاد آپ کے صاحب زادے حضرت سید بدر علی المعروف بدّے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید افضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ بلند پایہ عالم اور صالح بزرگ تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
آلِکَ وَاصحابکَ یا سیدی یا حبیب اللہ ہ

حضرت سید وارث علی شاہؒ بن حضرت سید غلام قادر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید غلام قادرؒ سے کی تھی خود بڑے عالم اور کامل ولی اللہ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید وارث علی بن حضرت سید غلام قادر بن حضرت سید کرم علی بن حضرت سید امام بخش بن حضرت سید افضل شاہ بن حضرت سید عظیم شاہ بن حضرت سید بدر علی عرف بڈھے شاہ بن حضرت سید باقر شاہ ؒ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید وارث علی شاہؒ بڑے قیافہ شناس بزرگ تھے۔ ایک دفعہ حضرت سید محمد اشرف بن حضرت سید محمد شاہؒ اولاد کی محرومی سے مایوس ہو کر ایک سکھ جوتشی کو اس بارے میں اپنا ہاتھ دکھا رہے تھے اتفاق سے سید وارث علی آ گئے۔ آپ نے فرمایا بھائی صاحب مایوس نہ ہوں، پانچ اولادیں ہوں گی اور ان میں سے کچھ صاحب اولاد ہوں گی، سید محمد اشرفؒ نے فرمایا کہ جاؤ شاہ صاحب یہ کسی طرح ہو گا حضرت وارث علی نے فرمایا کہ اس جوتشی سے تصدیق کر لو اُس جوتشی نے اس کی تصدیق کر دی، بعد میں حضرت سید محمد اشرف نے دوسری شادی کر لی اس بی بی سے اور پہلی بی بی سے بھی اولاد ہوئی ہے تقسیم ہند سے بہت پہلے یعنی فروری ۱۹۴۷ء میں آپ ہجرت کر کے سیالوں آ تشریف لے گئے اور جاتے ہوئے دیگر بزرگوں کو بھی تیار کر جانے کے بارے میں کہہ گئے ایسا ہی ہوا۔ سید وارث علی بڑے عابد اور زاہد اور صاحب علم بزرگ تھے۔

وصال۔ آپ کا وصال ۱۵ ستمبر ۱۹۶۴ء کو ہوا ہے اور اپنے چک میں دفن ہیں

اولاد۔ آپ کے صاحبزادے حضرت سید مالک عین بھی بڑے نیک اور عابد انسان ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وَآلِکَ وَاَصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ ہ

حضرت سیّد محمد چراغؒ بن حضرت سید بودے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد چراغ بن حضرت سید بودے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ آپ کو علم طب میں بڑی مہارت تھی۔ آپ لوگوں کا مفت علاج کرتے تھے اور دوا کے ساتھ دعا بھی کرتے تھے۔ اس وجہ سے بے شمار لاعلاج مریض اپنی جسمانی اور روحانی بیماریوں سے نجات حاصل کر کے دین اور دنیا میں سرخرو ہوتے تھے۔

آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد چراغؒ بن حضرت سید بزرگ علی المعروف بودی شاہ بن حضرت سید علیؒ المعروف حمایت علیؒ بن حضرت سید فیض علیؒ بن حضرت سید غلام رسول بن حضرت سید سیف علی بن حضرت سید مشک علی بن حضرت سید ناصر علی بن حضرت سید محمد عارف بن حضرت سید فرید رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید محمد چراغ شاہ صاحب کو ان کے ایک مرید حضرت بہاؤ الدین ساکن چک بازید نے حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی صولح حیات کے بارے میں ۱۲۸۴ھ میں ایک قلمی نسخہ مسمّٰی "اذکار الابرار" فارسی میں لکھ کر دیا تھا جس کی نقل راقم کے پاس موجود ہے۔ یہ رسالہ حضرت شاہ بدر اور ان کی اولاد پاک کے بارے میں ایک بیش قیمت خزانہ ہے۔

وصال ۔ آپ ۱۳۳۸ھ میں وصال کر گئے تھے اور قبرستان مثلیاں شریف میں دفن ہیں اولاد۔ اُن کی اولاد نہیں تھی۔

Marfat.com

باب چہارم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وآلک واصحابک یاخاتم النبیین وبارک وسلم علیہ ہ

حضرت سید عبدالنبی بن حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال عالم دین اور کامل ولی اللہ تھے۔ آپ قدوۃ السالکین حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے حضرت شاہ علی صابرؒ کے صاحبزادے اور حضرت سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی تھے۔

آپ نے اپنے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد اور دادا جان سے کی تھی۔ آپ میں انتظامی امور اور بندوبست کی بہت زبردست قابلیت تھی۔ آپ کے والد کے بعد لنگر خانہ کا انتظام آپ کے سپرد تھا۔ آپ اپنے بھائی حضرت شاہ عبدالشکور کی عدم موجودگی میں طالبین اور سالکین کو درس توحید اور اسلام دیا کرتے تھے۔

آپ نے بڑی لمبی عمر پائی تھی۔ زندگی کے آخری حصہ میں آپ نے عبادت اور ریاضت فرمائی تھی۔

وصال آپ کا وصال شعبان ۱۰۹۰ھ میں ہوا تھا۔ قبرستان شاہیالہ شریف میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید اتقاء اللہ، حضرت سید شاہ چراغ، سید شاہ عنایت، حضرت سید عشق علی، حضرت سید شاہ ولی [illegible] باکمال بزرگ اور ولی اللہ تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وآلک واصحابک یا حبیب اللہ ؕ

حضرت سید شاہ عنایت بن حضرت سید عبد النبی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ عنایت بہت ہی باکمال بزرگ تھے ۔ بڑے زاہد اور عابد تھے ۔ آپ بڑے مستجاب الدعا بزرگ تھے ۔ ان سے بے شمار بیمار اور دکھی انسانوں کو فائدہ پہنچا تھا ۔ ان کی دعا سے ہر قسم کی روحانی اور جسمانی بیماری جاتی رہتی تھی ۔

حضرت سید شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم اور فاضل بھی تھے ۔ اپنے سالکین اور طالبین کو نیک اعمال اور صالح افعال کرنے کی ہر وقت تلقین فرمایا کرتے تھے ۔ آپ بڑے خوش لباس اور خدا ترس بزرگ تھے ۔

وصال آپ کا وصال بروز ہفتہ ۱۵ رجب المرجب ۱۱۰۸ھ میں ہوا تھا اور قبرستان شاہنیاں شریف میں دفن ہوئے تھے ۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی کامل اور عالم و فاضل بزرگ تھے ۔ آپ نے تمام زندگی تبلیغ اسلام میں صرف کر دی ۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا تھا ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہِ ربّ العالمین ؕ الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ وَ اٰلِکَ وَ اصحابِکَ یا حبیب اللہ و بارک وسلم علیہ ؕ

حضرت سید روادار علی شاہ عرف لاڑ شاہ بن حضرت سید علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید روادار علی شاہ عرف لاڑ شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی کامل اور فاضل بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ یعنی حضرت سید روادار علی شاہ بن حضرت سید علی شاہ بن حضرت سید جیون شاہ بن حضرت سید میراں بخش بن حضرت سید قمبر شاہ بن حضرت سید شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید روادار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے علم ظاہری اور باطنی اپنے والد اور دادا سے حاصل کیا تھا جو خود بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ بڑے زاہد اور عابد اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ ہر وقت اللہ کی یاد میں مصروف رہتے تھے۔ کسی خاص وجہ کے بغیر گھر سے باہر نہیں جاتے تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز اتوار ۱۲ شوال ۱۲۰۷ھ میں ہوا تھا اور منانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید امداد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا مشن جاری رکھا، جو خود بھی صاحب ارادت ولی اللہ تھے۔ بہت سے لوگ ان کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنی دنیا اور آخرت میں بھلائی اور نیکی جمع کی تھی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلمین ؕ اَلصّلوٰۃ وَالسّلام علیک یا رسول اللہ ذالِکَ وَاصحابِکَ یا نورٌ مِن نورِ اللہ ؕ

حضرت سید برکت علی شاہؒ بن حضرت سید امداد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید برکت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب بصیرت بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح سے ہے۔ حضرت سید برکت علی شاہ بن حضرت سید امداد علی شاہ بن حضرت سید دادار علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید برکت علی شاہ صاحب بڑے عالم باعمل تھے۔ آپ بہت اچھے طبیب تھے۔ غریب اور نادار بیماروں کا مفت علاج کرتے تھے۔

آپ بہت خوش وضع اور خوش لباس بزرگ تھے۔ اپنے اور غیروں سے بڑے محبت اور پیار سے پیش آتے تھے مجھے ان کے چند عقیدت مندوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ جو حضرت جی کو بہت ہی خدا رسیدہ بزرگ بیان کرکے ان سے کئی کرامات کا ظہور بیان کرتے تھے۔

وصال ۱۵ جولائی ۱۹۸۳ء کو آپ کا وصال ہوا تھا۔ اور چک نمبر ۵۶ عارف والا میں دفن ہیں۔

آپ کے صاحبزادے سید شفقت حسین، سید جماعت علی رضا حیدر ناظر حسین، سید طالب حسین، سید مبارک حسین بڑے نیک اور متقی پرہیز گار ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام
علیٰ خاتم الانبیاءِ والمرسلین وآلہٖ واصحابہٖ و
بارک وسلم

حضرت سید بقاء باللہؒ بن حضرت سید عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید بقاء باللہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی کامل اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ آپ نے علم [illegible] اور باطنی اپنے والد حضرت سید عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا۔

حضرت سید بقاء باللہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعا اور سیف زبان تھے۔ آپ کی دعائیں دربار خداوندی میں بہت مقبول ہوتی تھیں۔ اس وجہ سے بہت سے لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں منسلک ہو گئے تھے۔

وصال حضرت سید بقاء باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۷ محرم الحرام ۱۱۱۱ھ میں ہو گیا تھا اور مشانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے [illegible] سید امیر شاہ اور سید جہان شاہ تھے۔ سید امیر شاہ بھی عالم اور کامل اولیاء اللہ تھے۔ اُن سے بیشمار کرامات اور خرقِ عادت واقعات ظاہر ہوئے تھے جن کا ذکر ایک علیحدہ کتاب میں کیا جائے گا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلا
علیٰ سید المرسلین وآلہ واصحابہ واولیائ
وبارک وسلم علیہ ؕ

حضرت سید محمد حسنؒ بن حضرت سید سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ بڑے عا
اور کامل تھے۔ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ آ
کا شجرہ نسب اس طرح ہے حضرت سید محمد حسن بن حضرت سید سبحان علی
بن حضرت سید حیات علی بن حضرت سید بدر علی شاہ بن حضرت سید بد
رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ بڑے صابر، شاکر اور متوکل بزر
تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعا اور صاحب فیض ولی اللہ تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز پیر مورخہ ۱۵ رجون ۱۹۳۴ء میں ہوا۔ آپ
شانیاں شریف میں مدفون ہیں۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید غلام حیدر، حضرت سید
حضرت سید تصویر احمد، حضرت سید نذیر احمد، حضرت س
بشیر احمد بڑے نیک اور صالح بزرگ ہیں۔ سید غلام حیدر شاہ صاحب
بڑے عالم اور فاضل بزرگ ہیں۔ بہت سے لوگ ان کے حلقہ ارادت
میں شامل ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وآلک واصحابک یا حبیب اللہ ہ

حضرت سید شاہ چراغؒ بن حضرت سید عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ چراغ بن حضرت سید عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی اپنے والد حضرت سید عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا جو خود بہت بڑے عالم حدیث اور فقہ کے عالم تھے۔

حضرت سید شاہ چراغ رحمۃ اللہ علیہ بڑے سخی اور صاحب مروت بزرگ تھے۔ آپ بہت عزلت پسند تھے اور ہر وقت عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعا اور ولی کامل تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز پیر دار ۵ ربیع الثانی ۱۱۰۳ھ میں ہوا تھا اور مٹانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید اصغر علی شاہ اور سید بہاول شیر بہت بڑے عالم اور ولی اللہ تھے۔ حضرت سید بہاول شیر رحمۃ اللہ بڑے عابد اور زاہد، نیک سیرت اور خوش اطوار بزرگ تھے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئی تھیں جن کا ذکر ایک علیحدہ کتاب میں کیا جائے گا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَلَیْک
یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَاٰلِک وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ؕ

حضرت سید جیون شاہؒ بن حضرت سید میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید جیون شاہؒ بن حضرت سید میاں محمدؒ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بات کرنے کا فن عطا کیا ہوا تھا۔ جب بھی کوئی بات کرتے تو اُسے بڑے موثر اور مدلل طریقے سے بیان کرتے تھے۔ بڑے مجلسی قسم کے بزرگ تھے۔ اپنے دوستوں اور اقرباء سے بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے۔

حضرت سید جیون شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوش لباس، خوش وضع بزرگ تھے۔ آپ اعلیٰ اخلاق اور کردار کے مالک تھے۔ اس وجہ سے ہر ایک ان سے محبت اور عقیدت سے پیش آتا تھا۔ آپ بڑے صاحب علم اور علم دوست بزرگ تھے۔ بڑے صابر اور شاکر تھے۔ آپ بڑے متوکل اور قناعت پسند ولی اللہ تھے۔

وصال آپ جولائی ۱۹۴۴ء میں وصال کر گئے تھے۔ آپ کو قبرستان شاہیاں شریف میں دفن کیا گیا تھا۔

اولاد آپ کی اولاد میں سید محمد شاہؒ اور سید مبارک شاہ بڑے عبادت گذار اور نیک بزرگ ہیں۔ سید محمد شاہؒ جون ۱۹۶۰ء میں وصال کر گئے تھے اُن کے صاحب زادے سید محمد سرور، سید نثار حسین، سید ریاض حسین، سید شاہد حسین بڑے نیک اور دیندار انسان ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمدُ للہِ ربّ العالمین ۃ الصلوٰۃ والسّلام علیک یا
رسول اللہ واٰلِکَ واصحابِکَ واولیائِکَ یا خیرِ خلق اللہ
وبارک وسلم

حضرت سیّد بدر بخش بن حضرت سیّد بہاول شیر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد بدر بخش بن حضرت بہاول شیر رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ
ہے ۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی اپنے والد حضرت سید بہاول شیر رحمۃ اللہ علیہ
سے حاصل کیا تھا جو ایک خدا رسیدہ اور ولی کامل بزرگ تھے ۔

حضرت سید بدر بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دادا حضرت سید شاہ چراغ
رحمۃ اللہ علیہ سے بھی فیض حاصل کیا تھا ۔ آپ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے ۔
ہمیشہ رات کو بیدار رہ کر مصروف عبادت رہتے تھے ۔

وصال آپ کا وصال مورخہ ۳ شوال ۱۲۴۵ھ بروز جمعرات ہوا تھا ۔

اولاد آپ کی نسل حضرت سید قمر شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید الف شاہ
رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہے ۔ ان میں بڑے بڑے اہل کمال اولیاء اللہ
ہوئے ہیں جن سے خلق خدا نے بہت فیض پایا تھا ۔ سید قمر شاہ بن سید
بدر بخش بڑے صاحب نسبت اور بامرّوت بزرگ تھے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمد للّٰہِ رَبّ العَالَمِین ؕ اَلصلوٰۃ وَالسّلام علیکَ یَارسُول اللہ وَاٰلِکَ وَاصحابِکَ وَاولیائِکَ یا حَبیب اللہ ؕ

حضرت سیّد محمد شریفؒ بن حضرت سیّد اکبر علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد شریف بن حضرت سید اکبر علی شاہ بن حضرت سید سند ھے شاہ بن حضرت سید الف شاہ بن حضرت سید بدر بخش رحمۃ اللہ علیہ ۹

حضرت سید محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی فیض حضرت سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا۔ آپ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ آپ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کا احترام اس قدر زیادہ کرتے تھے کہ آپ مثانیاں شریف میں پاؤں سے ننگے چلتے تھے اور دربار حضرت شاہ بدر دیوان میں ہر وقت مصروف عبادت اور ریاضت رہتے تھے۔

حضرت سید محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ بڑے متوکل، کم گو، خلیق اور صاحب مروّت بزرگ تھے۔

وصال حضرت سید محمد شریف ۱۵ نومبر ۱۹۸۲ء میں وصال کر گئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید اللہ دتہ، سید مشتاق حسین، سید محمد شہ اور سید آفتاب حسین بڑے نیک اور پارسا ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول
للہ وآلک واصحابک یا سیدی یا خیر خلق اللہ ہ

حضرت سید محمد اسلم شاہؒ بن حضرت سید اکبر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد اسلم شاہ رحمۃ اللہ علیہ طریقہ نقشبندیہ کے مالک تھے ہر وقت
وست احباب کی محفل میں بیٹھے رہتے تھے ان سے بڑی بے تکلفی سے کلام کرتے تھے۔
ن کے حلقہ احباب میں اکثر لوگ بڑی شگفتہ طبیعت کے مالک ہوتے تھے جو اُن سے اکثر
ہنسی اور مذاح میں مصروف رہتے سید محمد اسلم آں سے بھی بڑھ کر دلچسپی اور محبت
سوس کرتے تھے۔ اکثر اُن اوٹپٹانگ گالیاں بھی دیتے تھے مگر ان کی
گالیاں سن کر بہت خوش ہوتے تھے آپ کو بڑا کامل خیال کرتے تھے
سے پگلا خانہ مشہور تھا ہمیشہ دیوانوں سا حال رہتے جو ان کے
تھے۔ ایک دفعہ ہم تھک تھے
منورہ کے میں ایک دفعہ حضرت
کہتے کہ بہت بارش ہوگی مدینہ بالکل آپ کو آزاد نہیں کریں گے مدینہ اس وقت
بادل آئے اور خوب بارش ہوگئی اور تب جا کر ہمارے کے دل
انہیں دولت سے کھوا دیا کی عادت تھی کہ دو کاغذ
مقدس پر جا کر بیٹھ جاتے اور اچھی اچھی باتیں کرتے
کی آمد و نشست کو خیر و برکت کا موجب سمجھتے تھے

وصال آپ کا وصال بھی ایک کرامت تھا یعنی آپ سب لوگوں کو اکٹھا کر کے
کر کے لاہور آئے اور دوسرے دن ہی وصال کر گئے اور چلہ حضرت شاہ بدر
اولاد آپ کے صاحبزادے سید عشرت علی، سید وصف علی، سید قصد حسین، سید
بن سید

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ و آلک و اصحابک و اولیائک یا نور من نور اللہ ۔

حضرت سید سالار حسین رح بن حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید سالار حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے کامل اور عامل بزرگ تھے۔ دینی مسائل کا بڑا وسیع علم رکھتے تھے۔ محض مخلوق خدا کی خدمت کے لئے طب کا شغل رکھا ہوا تھا اور اپنی لاجواب تشخیص اور تجربہ سے بہت سے لاعلاج مریضوں کا علاج کر کے اُن کو دوبارہ زندگی مہیا کی تھی۔ آپ آریوویدک فارمیسی کے سند یافتہ طبیب تھے۔

حضرت سید سالار حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے دانا، خلیق اور عزلت پسند تھے آپ کے عزیز و اقارب آپ کی دانائی اور سخاوت کے بڑے مداح تھے۔

وصال آپ کا وصال ۱۵ فروری ۱۹۵۶ء میں ہوا تھا اور چلہ شاہ بدر دیوار لاہور میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حاجی سید افتخار حسین بہت نیک اور زاہد بزرگ تھے اور دوسرے صاحبزادے سید اختیار حسین بڑے صاحب مروت اور دردمند دل کے مالک اور نیک بزرگ ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمد للہ ربّ العالمین ہ اَلصّلوٰۃ وَالسّلام علیک یاسیّدیِ
یا رسول اللہ وآلِکَ وَاصحابِکَ یا سیدی یا حبیب اللہ ہ

حضرت سید احمد علیؒ المعروف والمشہور پیر صاحب بن حضرت سید نور شاہؒ

حضرت سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل اور کامل بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید احمد علی بن حضرت سید نور شاہ بن حضرت سید میراں بخش بن حضرت امیر شاہ بن حضرت سید کریم شاہ بن حضرت حجت علی شاہ بن حضرت سید روشن علی شاہ بن حضرت سید عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال طبیب اور ولی اللہ تھے۔ اس لئے آپ پیر صاحب کے نام سے زیادہ مشہور ہو گئے تھے۔ آپ غربا اور مساکین کا علاج مفت کرتے تھے۔ اور بے شمار لوگوں کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج اپنی دعاؤں اور دواؤں سے فرماتے تھے۔

حضرت سید احمد علی علیہ الرحمت کا یہ کارنامہ ہے کہ آپ نے اپنے مقدمہ کے نتیجہ میں ہزاروں ایکڑ اراضی سادات اکرام اولاد شاہ بدر دیوان کے ناموں منتقل کروادی تھی ورنہ اراضی مشائیاں شریف ایک معافی یا اوقاف کی شکل میں حضرت شاہ بدر کے نام تھی۔ یہ اراضی پاکستان میں اولاد شاہ بدر کو معاوضہ کی صورت میں مل گئی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اولاد شاہ بدر مشکلات کا سامنا کرتی۔ یہی دلیل آپ کے ولی کامل ہونے کی ہے کہ آپ کو بہت عرصہ پہلے اس واقعہ کا علم ہو گیا تھا۔

وصال۔ آپ کا وصال بروز منگل مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۱۰ء کو ہوا تھا۔

اولاد۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمدُ للّٰہِ رب العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ الذی بعثلک افطار الانبیاء والمرسلین و اٰلہٖ وبارک وسلم ؕ

حضرت سید محمد علی شاہؒ بن حضرت سید سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ المعروف حضرت محمد علی شاہ نمبردار بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد علی بن حضرت سید سبحان علی بن حضرت حضرت سید مہ علی بن حضرت سید خدا بخش علی بن سید محمد علی بن سید غلام محی الدین بن سید غلام شاہ بن سید غلام مرتضےٰ بن سید شاہ نور ؒ۔

حضرت سید محمد علی شاہؒ بڑے فقیر اور متوکل بزرگ تھے۔ آپ کو انتظامی امور میں حصہ لینے کا بہت شوق تھا۔ قصبہ شاہیاں شریف میں جو بھی اصلاحی تحریک شروع ہوتی آپ اس میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیتے۔ ایک دفعہ ایک تحریک قبرستان شاہیاں شریف کے احترام و حفاظت کے نام سے شروع ہوئی۔ آپ نے قبرستان کے گرد باڑ حد قائم کر کے ہر ولی اللہ کی قبر پر رات کو چراغ روشن کرنے کا بندوبست کیا اور عرصہ تک اس پر عمل کرتے رہے۔ قبرستان میں درخت لگوائے گئے تھے اس طرح مجھ سے پہلے قبرستان شاہیاں شریف میں مدفون اولیاء اللہ کی فضیلت اور احترام کا اعتراف حضرت سید محمد علی شاہؒ کو ہوا تھا۔

وصال روایت ہے کہ حضرت شاہ صاحب مذکور کا وصال بھی ایک کرامت تھا یعنی وراثت کے تقسیم کرتے ہوئے آپ یہ کہہ کر فوت ہوئے کہ اگر آپ لوگ مجھے وراثت میں سے کچھ نہیں دیتے تو میں چلتا ہوں اور فوراً ہی فوت ہو گئے

اولاد۔ آپ کے صاحبزادے حضرت سید حیدر علی، سید جعفر علی، سید بہادر علی بہت نیک بزرگ ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدُ للہ ربّ العالمین ہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
الیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ ہ

حضرت سید محمد لطیفؒ بن حضرت سید فضل محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد لطیفؒ ایک باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد لطیف بن حضرت سید فضل محی الدین بن حضرت سید محمد علی شاہ بن حضرت سید عزت علی شاہ بن حضرت سید محمد علی شاہ بن حضرت سید علاء الدین بن حضرت سید غلام شاہ بن حضرت سید غلام مرتضےٰ بن حضرت سید شاہ نور۔

حضرت سید محمد لطیف رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد ولی کامل بزرگ تھے آپ خوش وضع اور نیک سیرت اور باوقار صاحب کرامت ولی اللہ تھے آپ بہت کم سخن اور خلوت نشین صابر شاکر اور متوکل بزرگ تھے۔

حضرت سید محمد لطیف رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں عرب رہتے تھے۔ سوائے دو۔۔۔ تالیف کے کسی اور کام میں دلچسپی نہیں لیتے تھے۔ محمد [illegible] کالن پہلے [illegible] فیصل آباد نے آپ کے [illegible] کا ذکر کیا ہے ان کرامات کا ذکر اس رسالہ میں ممکن نہیں ہے اس لئے ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے۔

وصال حضرت سید محمد لطیفؒ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء میں وصال فرما گئے۔ آپ کی قبر شریف موضع کنجوان ضلع فیصل آباد میں ہے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید کامل حسین اور سید [illegible] سے ہیں اطوار اور خوش اخلاق بزرگ ہیں جو آپ کے صحیح جانشین ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاَوْلِیَائِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط

حضرت سید شاہ نواز رحؒ بن حضرت سید عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نیک سیرت اور خوش اطوار بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی اپنے والد حضرت سید عبدالنبی رح سے حاصل کیا تھا۔ آپ سید غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ، حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق کی حد تک محبت کرتے تھے، ہر وقت ان ہی سے مدد اور اعانت فرمانے کے لئے درود، وظائف، نعت، مناقب یا درود و سلام پڑھتے رہتے تھے۔

حضرت سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ واقعی "شاہ نواز" تھے۔ بڑے خوش گو، خوش کلام اور نیک طینت بزرگ تھے۔ اپنے نفس کا محاسبہ فرماتے اور مجاہدات میں مصروف رہتے تھے۔ شب بیدار اور روحانی ولی کامل تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز جمعۃ المبارک ۱۵ شوال ۱۱۱۵ھ میں ہوا تھا۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید غلام مرتضےٰ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا مشن تبلیغ اسلام جاری رکھا۔ آپ بہت عابد اور باکمال بزرگ تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط الصلوٰۃ والسلام عَلَیْکَ یا رسول اللہ واٰلِہٖ وَاصحابہٖ وَاولیائِہٖ وبارک وَسلم ط

حضرت سید غلام مرتضےٰ بن حضرت سید عرب علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید غلام مرتضےٰ رحمۃ اللہ علیہ بڑے نیک اور باکمال بزرگ تھے۔ ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید غلام مرتضےٰ بن حضرت سید عرب علی شاہ بن حضرت سید علی اکبر شاہ بن حضرت سید معظم شاہ بن حضرت سید شاہ چراغ بن حضرت سید غلام مرتضےٰ شاہ بن حضرت سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید غلام مرتضےٰ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل تھے۔ آپ کو علم حدیث، علم تفسیر، تاریخ اور فقہ میں کمال حاصل تھا۔ بڑے زاہد، عابد اور تنہائی پسند بزرگ تھے۔ آپ بڑے نیک سیرت، خوش اخلاق اور متوکل بزرگ تھے۔

حضرت سید غلام مرتضےٰ بڑے مستجاب الدعا اور ولی کامل تھے اور آپ کی دعاؤں اور مناجاتوں سے بہت سے بیماروں کو شفا روحانی اور جسمانی نصیب ہوئی تھی

وصال آپ ۱۱ نومبر ۱۹۵۷ء میں وصال فرما گئے۔ آپ موضع چھچھ دالی ضلع گوجرانوالہ میں دفن ہیں۔

اولاد حضرت غلام مرتضےٰ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت سید رحمت علی شاہ، حضرت سید برات علی شاہ اور حضرت سید [illegible] بڑے نیک اور صالح انسان ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدا لاوّلین والاٰخرین خاتم الانبیاءِ والمرسلین وَاٰلِہٖ واصحابہٖ واولیائہٖ اجمعین ؕ

حضرت سیّد احمد علیؒ بن حضرت سیّد غلام دستگیر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد احمد علی شاہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سیّد احمد علی شاہ بن حضرت سیّد غلام دستگیر بن حضرت سید ملک شاہ بن حضرت سیّد شاہ چراغ بن حضرت سیّد غلام مرتضےٰ بن حضرت سید شاہ نواز ۱۵ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد احمد علی بڑے زاہد اور عابد بزرگ تھے۔ آپ میں انتظامی قابلیت بہت زیادہ تھی۔ ہر معاملہ کا مکمل فہم اور ادراک رکھتے تھے۔ ہر بات کو بڑی مدلّل اور وضاحت سے بیان کرنے کی قابلیت من جانب اللہ اُن میں پائی جاتی تھی۔ آپ بڑے خوش وضع، خوش لباس اور خوش اخلاق بزرگ تھے۔

شانیاں شریف کی فلاحی اور اصلاحی تحریکوں میں بڑا حصّہ لیتے تھے۔ لوگوں کو نیکی اور بھلائی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعا بزرگ تھے۔

وصال آپ کا وصال ۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء میں ہوا تھا۔ آپ موضع برگڑی ضلع گوجرانوالہ میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے چار صاحبزادے حضرت سید رشید احمد، سید مجید احمد، سید عزیز احمد، سید امجد حسین جو خود بھی بڑے عابد اور زاہد بزرگ ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلحَمدُ اللہِ رَبِّ العَالَمِیْنَ ہ الصّلوٰۃ والسّلام علیکَ یاسیدی یارسول اللہ وَاٰلِکَ وَاصحابِکَ یا سیّدی یا حَبیبَ اللہ وبارک وسلم علیہ ط

حضرت سیّد شاہ سوار مولوی رح بن حضرت سیّد ہاشم علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد شاہ سوار مولوی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور فاضل بزرگ تھے اسی وجہ سے آپ مولوی صاحب کے نام سے مشہور ہو گئے تھے۔ علم دین کی وجہ سے مشہور ہونا کہ لوگ اصلی نام کو ہی بھول جائیں۔ اعلیٰ صفات اور درجات عالیہ کا سبب ہوتا ہے۔

حضرت سید شاہ سوار مولوی کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ حضرت سید شاہ سوار بن حضرت سید ہاشم علی بن حضرت سید صاحب شاہ بن حضرت سید احمد شاہ ۔

حضرت سید شاہ سوار مولوی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے فقیہہ، محدث اور مفسر تھے۔ آپ نے بے شمار علمی اور دینی کام کیا تھا۔ مگر پاکستان کے بن جانے کے بعد وہ سب کچھ ہندوستان میں تلف ہو گیا۔ مگر آپ کے علمی مقام کے ترنا سا اب بھی آپ کا بڑا ادب اور احترام کرتے ہیں اور عام طور پر آپ کے بیان کردہ مسائل کا حوالہ دیتے ہیں۔ حضرت سید شاہ سوار رحمۃ اللہ علیہ بڑے زاہد اور عابد بھی تھے۔ آپ وقت درود و وظائف میں مشغول رہتے تھے۔

وصال آپ بروز سوموار مورخہ ۷ جنوری ۱۹۱۰ء کو وصال کر گئے تھے اور منشیاں شریف کے قبرستان میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل تھے۔ آپ اپنے باپ کے صحیح جانشین تھے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
و آلک و اصحابک و اولیائک یا سیدی یا حبیب اللہ ۔

حضرت سید عبدالحمید رحؒ بن حضرت سید میراں شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ

سید عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل اور عالم فاضل بزرگ تھے۔ آپ نے اپنے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید میراں شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی اور اپنے برادر بزرگ حضرت سید میراں شاہ عبدالشکور سے فیض حاصل کر کے خرقہ خلافت اور وراثت حاصل کیا تھا۔

حضرت سید عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ عربی اور فارسی کے بلند پایہ عالم تھے۔ اپنے بھائی کے ساتھ لوگوں کو تبلیغ دین اور اعمال اور اعمال صالح سرانجام دینے کے لئے وعظ کیا کرتے تھے۔ آپ بہت ہی بلند آواز تھے۔ آپ اپنے وعظ میں رومی، شیرازی، سعدی اور حضور پیران پیر حضرت سید غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام اپنے مخصوص انداز میں پڑھا کرتے تھے۔

حضرت جی شب بیدار تھے اور ہر وقت درود و وظائف میں مصروف رہتے تھے۔ اپنے وظائف میں مناجات حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام اور قصیدہ غوثیہ از حضرت سید غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھا کرتے تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز بدھ مورخہ ۲۵ شعبان ۱۰۸۲ھ کو ہوا تھا اور شاہیاں شریف میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید مکارم شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بزرگوں کے کام تبلیغ دین کو جاری رکھا تھا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رب العالمین ۃ الصلوٰۃ والسّلام علیٰ فخر الانبیاء
المرسلین وَاٰلہٖ وَاصحابہٖ و بارک وسلم علیہ ۃ

حضرت سید صابر شاہ عرف سادن شاہؒ بن حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید سادن شاہ بن حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال
ر صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت
ید سادن شاہ بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید مکارم شاہ بن حضرت سید
بدالحمید ۱ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید سادن شاہ رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی کم گو خلوت نشین عابد اور
اہد بزرگ تھے۔ آپ بہت ہی صابر، شاکر، متوکل اور شب بیدار بزرگ
تھے۔ ہر وقت ذکر اور فکر میں مشغول رہتے تھے۔

لوگوں کو نیکی کی ہدایت فرماتے تھے۔ اپنے سالکین کو سلوک کی منازل
پنی نگرانی میں طے کرواتے تھے۔ اور ورد و وظائف کی تعلیم فرماتے ہوئے
ود بھی اس پر عمل کر کے دکھاتے تھے۔ مصرع

"راہ دان و راہ بین و راہنما"

کا مکمل نمونہ تھے۔ آپ کی قبر مٹانیاں شریف کے بازار اور حیوان شاہ
کے دیوان خانہ کے قریب تھی جو مع خدام و عام ہے۔

وصال۔ آپ کا وصال بروز منگل ۲۱ ربیع الثانی ۱۰۸۸ھ میں ہوا۔

اولاد۔ آپ کی نسبی اولاد نہیں تھی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالمین ؕ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ الذی جعلک افضل الانبیاءِ والمرسلین واٰلِہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم ؕ

حضرت سیّد محمد شاہؒ بن حضرت سیّد مکارم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد محمد شاہ بن حضرت سیّد مکارم شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سیّد محمد شاہ بن حضرت سید مکارم شاہ بن حضرت سیّد عبدالحمید ؒ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے خلیق، خوش وضع، عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید عبدالحمید بن حضرت شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی جو ایک بڑے محدث، مفسر اور فقیہہ بزرگ تھے۔ حضرت سید محمد شاہ ایک عالم باعمل اور پارسا بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی خوبیاں عطا فرمائی ہوئی تھیں۔

وصال آپ کا وصال بروز جمعۃ المبارک ۲۱ محرم ۱۱۸۵ھ میں ہوا تھا۔ شاہ تنالی میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید حیدر شاہ اور حضرت سید احمد شاہ بھی بڑے نیک اور صالح بزرگ تھے۔ اُن سے بیشمار لوگوں نے فیض حاصل کیا تھا اور دین اور دنیا میں سرخروئی حاصل کی تھی۔ سبحان اللہ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِیْن ط اَلصلوٰۃ وَالسّلام علیک
یا رسول اللہ و اٰلِکَ وَاصحابِکَ یا سیدی یا خیر
خلق اللہ ط

حضرت سید جہاں شاہ بن سید حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید جہاں شاہ بن حضرت سید حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے نامور اور زاہد باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ سید جہاں شاہ بن سید حیدر شاہ بن سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ بڑے عالم باعمل اور کامل تھے۔ روایت ہے کہ جنات کا ایک بہت بڑا گروہ آپ کے حلقہ ارادت میں تھا۔ جن کو آپ دین اسلام اور ارکین دین کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔

حضرت سید جہاں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے خلوت نشین اور صابر و شاکر بزرگ تھے۔ ہر وقت درود و وظائف میں مشغول رہتے تھے۔ بہت سی مخلوق خدا نے آپ سے فیض حاصل کیا تھا۔

وصال آپ کا وصال ۱۵ ذوالحجہ ۱۲۷۵ھ بروز منگل وار ہوا تھا۔ اور مشانیاں شریف میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید غلام حیدر، سید غلام علی، سید محمد شاہ سید شیر شاہ، سید شاہ چراغ بھی صاحب علم اور عبادت گزار بزرگ تھے۔ ان اللہ والوں سے بہت سے لوگوں نے فیض روحانی حاصل کیا تھا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ اَجْمَعِیْنَ ؕ

حضرت سید میراں بخش رح بن حضرت سید حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی کامل اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید میراں بخش رح بن حضرت سید حیدر شاہ رح بن حضرت سید صاحب شاہ رح بن حضرت سید محمد شاہ رح بن حضرت سید مکارم شاہ بن حضرت سید عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ بڑے سیف زبان اور مستجاب الدعا بزرگ تھے آپ کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ سچ اور درست ثابت ہوتا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ سے منسوب بہت سی کرامات اور واقعات میرے بزرگ بیان کرتے ہیں جن کا ذکر اس کتاب میں ممکن نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے ایک علیحدہ کتاب درکار ہے۔

حضرت سید میراں بخش رح عالم استغراق میں رہتے تھے۔ جب کبھی ہوش میں ہوتے تبلیغ دین فرماتے تھے یا ورد و وظائف میں مشغول رہتے تھے۔ آپ بہت متوکل اور صابر و شاکر بزرگ تھے۔

وصال آپ کا وصال مورخہ ۱۰ رجب المرجب ۱۲۷۱ھ میں ہوا تھا۔ اور مٹانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد حسین رح بھی آپ کی طرح خوش و خصائل نیک افعال اور صالح اطوار بزرگ تھے۔ آپ نے اپنے بزرگوں کے یعنی تبلیغ دین کو جاری رکھا اور مخلوق خدا کو ہدایت کرتے رہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمدُ اللہ ربّ العالمین ؕ اَلصّلوٰۃ وَالسّلام علیک یارسول اللہ وَالِکَ واصحابک یا خَیرَ خلقَ اللہ ؕ

حضرت سید صفدر علیؒ بن حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید صفدر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا مجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید صفدر علی بن حضرت سید محمد حسین بن حضرت سید سبحان بخش ۵ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید صفدر علی شاہ بڑے سیف زبان اور ولی کامل بزرگ تھے۔ آپ کی زبان سے نکلی ہوئی ہر بات سچ اور درست ثابت ہوتی تھی۔ اس طرح آپ کو کسی کا حال اور احوال خواب میں ظاہر ہو جاتا اور آپ اس کے بارے میں ضروری بات کہہ جاتے تھے۔ یہ دونوں باتیں آپ کے ولی کامل ہونے کے لئے کافی ہیں۔

حضرت سید صفدر علی کے حلقہ میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد شامل ہے جو آپ پر مکمل عقیدت اور آپ کے حکم کی پیروی کرتے ہیں۔ آپ کی دعاؤں اور ارشادوں سے بے شمار لوگ مستفید ہوتے تھے۔

وصال آپ کا وصال ۱۷ ہمیہ سنہ ۱۹۵۰ء میں ہوا۔ مزار قبر لیہ نو ضلع ڈیرہ غازی خان ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ہے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید تراب علی شاہ، حضرت سید ابوالحسن علی شاہ، حضرت سید اصغر علی شاہ، حضرت سید اولاد علی شاہ بڑے نیک اور زاہد و عابد بزرگ ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاَوْلِیَائِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ؕ

حضرت سیّد تراب علی شاہؒ بن حضرت سیّد صفدر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد تراب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال وَلِی اللہ تھے۔ آپ بہت پاک سیرت، پاک ظاہر اور پاک باطن بزرگ تھے۔ آپ کے ارادت مند مرید اور دیگر سالکین حضرات سے بے شمار کرامات خرقِ عادت واقعات کا ذکر سنا ہے۔ جو سب کے سب ہی قابلِ بیان ہیں۔ مگر اس کتاب میں بوجہ اختصار ان کا بیان مشکل ہے۔ صرف چند کرامات بطور تبرک بیان کرنا مطلوب ہے تاکہ قارئین کرام اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

روایت نمبر ۱: آپ کے مریدین چوہدری اللہ دتہ اور چوہدری بشیر احمد بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کی کوٹھی واقع فیصل آباد کو محکمہ P.W.D. کا ایک آفیسر کرایہ پر لینے کے لئے آیا اور بیان کیا کہ شاہ صاحب میں نے کبھی رشوت نہیں لی ہے۔ زیادہ کرایہ ادا نہ کر سکوں گا۔ آپ مجھ سے تھوڑا کرایہ لے لیں۔ حضرت جی نے فرمایا کہ آپ کتنا کرایہ دے سکتے ہیں۔ اس نے کہا ۴۰۰ روپے ماہوار۔ آپ نے فرمایا ۳۰۰ روپے ماہوار دے دینا۔ وہ بہت خوش ہوا۔ چند ماہ کے بعد اُس کا پیر آیا۔ اس نے حضرت تراب شاہ صاحب کا ذکر اپنے پیر سے کیا کہ سبحان اللہ کیا خوب بزرگ ہیں۔ اس کے پیر صاحب کے دل میں حضرت جی کے ملنے کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ دوسرے دن شب کو حضرت جی کو دعوت پر تشریف لانے کے لئے عرض کیا گیا۔ حضرت تراب شاہ

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرید چوہدری اللہ دتہ کو ساتھ لے دعوت میں شامل
وئے۔ کھانے کے بعد دینی مسائل پر بات ہوئی۔ پیر صاحب نے حضرت تراب علی
شاہ صاحب رح سے عرض کی کہ حضرت دست غیب کے لئے مدت سے چلہ جاری
یا ہوا ہے مگر کامیابی نہیں ہوئی۔

حضرت تراب علی شاہ صاحب رح نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا پڑھتے ہو
ور کس طرح پڑھتے ہو۔ اس نے بیان کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ بھائی صاحب
س طرح پڑھیں ضرور کامیابی ہو گی۔ جب واپس آئے تو بہت خوش ہوئے
ور پیر صاحب کے فیض یاب ہونے کا اتفاقی امر ہونے پر بہت حیران تھے
کس طرح فیض یاب ہو گیا ہے ورنہ یہ عمل تو ہم اپنے اقارب کو بھی نہیں بتاتے تھے۔

روایت ۲ ایک دفعہ ایک مرید سندھ سے کپڑوں کے کچھ جوڑے بچوں کے
لئے لے کر حاضر ہوا اور بیان کیا کہ شاہ صاحب مجھے مکہ مکرمہ میں
وران حج ملے تھے اور یہ کپڑے میرے گھر والوں کو دینے کا مجھے حکم کر کے جیسے
یں غائب ہو گئے۔ تلاش کے بعد بھی نہیں ملے۔ جب اس کو یہ بتایا کہ حضرت
ج چند ماہ ہوئے وصال کر گئے ہوئے ہیں تو وہ مرید یقین کرنے کو تیار نہ تھا اور
کہتا تھا کہ پیر صاحب مجھے حج میں ملے تھے اور بڑی دیر تک مجھ سے باتیں کرتے
رہے تھے وہ فوت ہرگز نہیں ہو سکتے ہیں۔

مرید سچا تھا حضرت تراب علی شاہ صاحب واقعی اسے کپڑے انہیں نے دیئے ہوں گے۔ "تا مدعا انگشت بدنداں ہے اسے کیا کہئے"

اولاد۔ آپ کے صاحبزادے سید نذیر حسین، سید بشیر احمد، سید محمد حفیظ، سید
محمد رشید اچھے اور نیک ہیں۔ سید نذیر حسین چند سال ہوئے وصال کر گئے ہیں
باپ کے صحیح جانشین تھے اور دلی کامل تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ط

حضرت سیّد محمد حسین بن حضرت سیّد عباس علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد محمد حسین بن حضرت سیّد عباس علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور فاضل بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید محمد حسین بن حضرت سید عباس علی بن حضرت سید غلام حیدر بن حضرت سید جہان شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی زبان میں حضرت شاہ بدر رحمۃ اللہ علیہ مٹانیاں شریف والی سرکار کے حالات اور واقعات پر ایک بہت بڑی ضخیم کتاب لکھی تھی مگر اس کو شائع نہ کرپائے تھے کہ ان کا وصال ہو گیا۔ وہ نادر کتاب پاکستان میں اُن کی بیوی حضرت عمدۃ النساء کے پاس تھی تھی تھی حضرت سید کرار حسین اور اُن کے والد بزرگوار اس کو شائع کرنے کا عزم کرکے لے گئے اور وہ کتاب بقول اُن کے ضائع ہو گئی ہے۔

کتاب ضائع ہوئی ہے یا نہیں مگر یہ بات واضح ہے کہ اس کتاب کی راہنمائی میں سید کرار حسین نے بہت سا ریکارڈ جمع کر لیا ہے اور اس کو اپنی وراثت خیال کرکے اپنے پاس رکھے ہوتے ہیں اور ہوا تک نہیں لگوانے اس طرح سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کی محنت اور لگن ضائع ہو گئی۔ اس پر بہت افسوس ہے۔

حضرت سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب عملیات اور دوسری عبادات، وردو وظائف پر بھی تالیف کی تھی۔ اس کو میں نے

Marfat.com

سید بشیر حسین بن حضرت سید تراب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اسے دیکھا ہے۔ یہ کتاب بھی ایک نادر اور بڑی کارآمد چیز ہے۔ مگر اس کو شائع کروا دینا تو بہت بڑی بات ہے اس کو دکھانا بھی گوارا نہیں ہے۔

اس طرح سید بشیر حسین کے پاس ایک شجرۂ نسب ہے جو بغداد سے تصدیق شدہ ہے۔ وہ سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے کسی طرح حاصل کیا ہوا ہے۔ اگر یہ سب مسودہ جات شائع کر دیئے جائیں تو اس سے بہت سے مسائل کا حل اور علمی اقدار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل سلیم عطا فرمائے۔

وصال

سید محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۱۵ء میں وصال کیا۔ گنے ہوئے ہیں۔ ان کی نرینہ اولاد نہیں تھی۔ ان کی [illegible] اگر وہ شائع ہو جائیں تو ان کا نام [illegible]

[illegible] سید محمد اکبر شاہ اپنے بزرگ [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

حضرت سید احمد شاہؒ بن حضرت سید صاحب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے زاہد اور عابد بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید احمد شاہ بن حضرت سید صاحب شاہ بن حضرت سید محمد شاہ رح رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ یعنی اپنے دادا جان سے کی تھی جو بہت بڑے عالم اور متقی بزرگ تھے۔ حضرت سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔ یعنی دن کو روزہ رکھتے اور رات کو کھڑے ہو عبادت کیا کرتے تھے۔ ہر وقت قصیدہ غوثیہ، الحمد شریف اور دیگر درود وظائف کا پڑھنا ان کے عمل میں شامل تھا۔

حضرت سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوش الحان اور صاحب طرز بزرگ تھے۔ آپ اکثر درود وظائف بالجہر پڑھتے تھے اور سننے والے وجد میں آجاتے تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز بدھ مورخہ ۲۱ رمضان المبارک ۱۲۳۷ھ میں ہوا تھا۔

اولاد حضرت سید احمد شاہ رح کے صاحب زادے حضرت سید تیغ علی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید حیات علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور کامل بزرگ تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
الذی جعلک فخرا لانبیاءِ والمرسلین واٰلہٖ واصحابہٖ واولیائہ و
بارک وسلم ط

حضرت سیّد احمد علی بن حضرت سیّد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد احمد علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید احمد علی بن حضرت سید اصغر علی بن حضرت سید حیات علی بن حضرت احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ نے علم ظاہری اور باطنی کا اکتساب اپنے والد اور دادا حضرت سید حیات علی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تھا۔ جو بہت بڑے عالم باعمل اور صوفی بزرگ تھے۔

حضرت سید احمد علی شاہ صاحب بڑے خلیق اور صاحب مروت بزرگ تھے۔ عین عالم شباب میں وصال کر گئے تھے۔ روایت ہے کہ آپ ہر وقت درود وظائف اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز جمعہ ۱۳۵۰ھ میں ہوا۔ مزار اور خانقاہ شاہنیاں شریف میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حاجی سید محمد علی اور سید برکت علی شاہ صاحب بڑے عبادت گذار اور صاحب مروت بزرگ ہیں۔ ان کی خدمات سرانجام دینے کا جذبہ قابل قدر اور لائق تحسین ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دین اور ایمان میں مزید برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ۔

حضرت سید قائم علی شاہؒ بن حضرت سید نجف علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید قائم علی شاہ بن حضرت سید نجف علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید قائم علیؒ بن حضرت سید نجف علیؒ بن حضرت سید تیغ علیؒ بن حضرت سید احمد شاہ مدارؒ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید قائم علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ مبلغ دین اور دوسرے فلاحی کاموں میں بڑے سرگرم عمل رہتے تھے۔ آپ بڑے صالح نیک اور خوش اطوار بزرگ تھے۔

وصال آپ کا وصال ۱۱ ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں ہوا تھا۔ آپ قبرستان مٹانیاں شریف میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید عزیز احمد شاہ، سید نذیر احمد شاہ، سید حکیم حیدر شاہ، سید حامد شاہ بڑے زاہد بزرگ ہیں۔ سید عزیز احمد بڑے صاحب نسبت اور صالح بزرگ ہیں اور اپنے بزرگوں کے کام تبلیغ دین میں مصروف ہیں۔

سید حیدر حسین طب میں بڑے ماہر ہیں اور لوگوں کا مفت علاج کرکے دکھی انسانوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَ اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاَوْلِیَائِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ط

حضرت سیّد چراغ محی الدین رح بن حضرت سیّد علی احمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد چراغ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید چراغ محی الدین بن حضرت سید احمد علی بن حضرت سید نجف علی بن حضرت سید تیغ علی بن حضرت سید احمد شاہ ؒ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید چراغ محی الدین بڑے عابد اور زاہد ولی اللہ تھے۔ آپ نے اپنے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید علی احمد رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی جو خود بہت بڑے عالم اور فقیہ بزرگ تھے۔ آپ ہر وقت درود و وظائف اور مناجات پڑھتے رہتے تھے۔

حضرت سید چراغ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعا اور صاحب فیض بزرگ تھے۔ آپ کے منہ سے نکلی ہوئی دعا اللہ تعالیٰ کے ہاں منظور اور قبول ہوتی تھی۔ اس وجہ سے لوگ آپ کی بہت قدر اور عزت و تکریم کرتے تھے۔

وصال حضرت سید چراغ محی الدین مورخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ میں وصال کر گئے تھے۔ آپ مثانیاں شریف میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد یعقوب، حضرت سید محمد لطیف، حضرت سید حمید احمد، حضرت سید رشید احمد بڑے نیک اور صالح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت میں کامیاب کرے آمین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ الصلوٰۃ والسلام عَلَیْکَ یا سیّدی یا رسول اللہ وَ اٰلِکَ وَاَصحابک یا سیّدی یا حبیب اللہ وبارک وَسلم علیہ اجمعین ؕ

حضرت سیّد ابرار حسینؒ بن حضرت سیّد شاہ مہتاب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد ابرار حسینؒ ایک باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

حضرت سید ابرار حسینؒ بن حضرت سید شاہ مہتابؒ بن حضرت سید ہاشم علیؒ بن حضرت سید تیغ علی شاہؒ بن حضرت سید صاحب شاہؒ بن حضرت سید احمد شاہؒ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید ابرار حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب علم و کمال اور ولی اللہ تھے آپ کے پاس الحمد شریف کا ورد تھا جو کہ حضرت پیران پیر حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان شدہ تھا۔ مجھے اُس سے یہ تحفہ حاصل کرنے کی بڑی تمنا تھی۔ مگر میری یہ آرزو پوری نہ ہوئی اور شاہ صاحب وصال فرما گئے۔

اگرچہ مجھے الحمد شریف مذکورہ بالا کسی اور ذریعہ سے دستیاب ہو گئی ہے مگر اُن سے مزید علوم معلوم نہ ہو سکے جن کے وہ امین تھے۔ حضرت سید ابرار حسین جب کبھی اپنے مخصوص انداز میں الحمد شریف اور درود و وظائف پڑھتے تو سامعین پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ سید ابرار حسین حسینؒ ایک منفرد شخصیت کے حامل بزرگ تھے جو اپنی محبت اور شفقت سے ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے۔ وصال کر گئے ہیں جو اپنی علمی قابلیت اور اعمال صالح کی وجہ سے اپنے بزرگوں کے نمونہ تھے۔ ہائے کیا کیا صورتیں تھیں کہ پنہاں ہو گئیں۔

وصال۔ آپ کا وصال ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء میں ہوا تھا اور رکھ ماچھکے میں دفن ہیں۔

اولاد۔ حضرت سید ابرار حسینؒ کی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ صرف ایک لڑکی ہے۔

Marfat.com

دیگر: مناجات در مدح غوث صمدانی

تیری ذات ہے بے شک لاثانی
یا غوثِ اعظم جیلانیؓ

کردو دور میری یہ حیرانی
یا غوث الاعظم جیلانیؓ

مجھے رنج والم نے ہے گھیرا
اک آسرا ہے مجھے تیرا

تیرے ہوتے ہوئے کیوں پریشانی
یا غوث الاعظم جیلانیؓ

بے تاب ہے دل میرا
تیرے باہجوں میرا کہیڑا

فقط علی محبوب سبحانی
باغوث الاعظم جیلانیؓ.

گر قابل ہوں تو بھی تیرا
ناقابل ہوں تو بھی تیرا

قبول ہو میری ثنا خوانی
یا غوث الاعظم جیلانیؓ

مدد یا شیخ صمدانی
مدد یا شیخ عرفانی

بمعنے یہ کنعانی
یا محی الدین جیلانیؓ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمدُ اللہ رَبّ العَالَمِین ؕ وَالصّلوٰۃ وَالسّلام علیٰ نبی الاُمین وآلِہ الصادقین المقربین واصحابہ الاکرام الاکرامین ؕ

حضرت سیّد عبداللطیف رح بن حضرت شاہ بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ عبداللطیف رح بن حضرت شاہ بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ نے علم ظاہری اور باطنی کی ابتداء اور تکمیل اپنے والد ماجد حضرت شاہ بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی۔ حضرت سید عبداللطیف رح بڑے عابد، زاہد اور صاحب الورع اور متوکل تھے۔ آپ بڑے ولی کامل تنہائی پسند تھے اور تبلیغ دین میں ہمہ تن مصروف اور مشغول رہتے تھے۔ مخلوق خدا کو اعمال صالح اور آلیس میں بھلائی اور مروت کا حکم کرتے تھے۔

مخلوق خدا نے اُن سے فیض حاصل کیا تھا اور ان سے بڑی عقیدت اور محبت رکھتے تھے اور بہت سے سالکین نے اُن کی تربیت روحانی سے کمال حاصل کیا تھا اور اپنے اپنے حلقہ ہائے اثر میں دین اسلام کی تبلیغ کر کے لوگوں کو دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل کیا۔

روائت ہے کہ آپ کو تصوف کے علم اور بیان میں ایک خاص ملکہ حاصل تھا۔ آپ رموز تصوف اور طریقت کو عام فہم زبان میں اس طرح بیان کرتے کہ سالک اس کے سمجھنے میں کوئی دقت یا تکلیف محسوس نہ کرتا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی نظر عنایت سے چند دنوں میں ہی سالک اپنی منزل کو پا لیتا تھا۔

درس سلوک وتصوف: آپ کے بارے میں ایک مشہور روایت

Marfat.com

بے ذریعہ درس تصوف کا ایک باب یا تقریر، جو انہوں نے اپنے ایک مرید
وجود انسانی کے بارے میں نفی و اثبات کے رموز اور اسرار کی وضاحت
رتے ہوئے بیان فرمایا تھا اور وہ مجھ تک پہنچا ہے وہ اس طرح ہے۔
مدارج وجود ۔ اہل مشاہدہ و عارفین وجود کی دو اقسام بیان فرماتے ہیں ۔
۔ وجود ذاتی اور وجود خارجی ۔
وجود ذاتی ۔ عارف باللہ اولیاء وجود ذاتی کی پھر دو اقسام مانتے ہیں
جود حسی اور وجود خیالی ۔
وجود خارجی ۔ اس طرح اولیاء اللہ وجود خارجی کی بھی دو اقسام بیان
کرتے ہیں ۔ وجود عقلی اور وجود وہمی ۔
وجود عقلی ۔ جو ہاتھ سے ٹٹول کر معلوم ہو جائے ۔ اس کا رنگ نقشہ
ذہن میں سما جائے ، وہ وجود عقلی ہے ۔ یعنی جو دوسری اشیاء میں سے
شناخت کر کے الگ کیا جا سکے ۔
وجود وہمی ۔ جو وجود موجود تو ہو مگر وہ دیگر اشیاء میں الگ نہ ہو سکے ۔ بلکہ ان
اشیاء میں ہی اس کا ہونا تسلیم کر لیا جائے ۔ جیسا کہ لکڑی میں آگ کا مخفی موجود
ہونے کا یقین ہے ۔ مگر عام حالات میں آگ کو لکڑی سے علیحدہ کرنا مشکل امر
ہے ۔ صوفیاء اس مسئلہ کو بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں بیان کرنے سے قاصر رہے
اور یہ بنیاد ہے مسئلہ وحدت الوجود کی جو توحید کے سبق کا آغاز ہے ۔ ہمارے
بزرگان روایت کرتے آئے ہیں کہ اولاد شاہ بدر دیوان کو اللہ تعالیٰ نے علم لدنی
وافر مقدار میں عطا کر رکھا تھا ۔ وہ بعض ایسے دقیق اور مشکل مسائل کو اس طرح
بیان کر جاتے جیسے یہ مسائل عام نوعیت کے ہوں ۔ آپ [illegible]
نے حضرت شاہ عبداللطیف بن حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

عرض کیا کہ حضرت ذرا بیان کریں کہ ایمان کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ا
عزیز ایمان، اللہ کو احد اور واحد جاننا، رسول اللہ کو سچا رسول جاننا
ملائکہ اور کتب سماویہ کو من جانب اللہ ماننا۔ نیکی اور بدی اللہ کی جانب
ماننا اور ہر حال میں صبر اور شکر کرنا۔ قیامت میں جزاء اور سزا پر یقین رک
ایمان ہے۔ اس سالک نے عرض کیا کہ حضرت یہ تو صفت ایمان ہوئی۔ مج
ذرا تفصیل سے فرمائیں تاکہ میں اس کا ادراک کر سکوں۔ آپ نے فرمایا کہ س

ایمان کی اقسام۔ ایمان کی اقسام تین ہیں۔ یعنی ہر مومن کا ایمان تین حال
میں ہوتا ہے۔ ۱۔ ایمان تحقیقی۔ ۲۔ ایمان مکمل۔ ۳۔ ایمان نامکمل۔

ایمان مکمل۔ اللہ اور اس کے رسول پر یقین تھا کہ یہ برحق ہیں مگر کس
سے زبان سے اقرار نہ کیا۔

ایمان نامکمل۔ اللہ تعالیٰ کی صفات اور احکام، رسول کی رسالت پر اد
کر لیا۔ ارکان دین بھی بجا لاتا رہا۔ مگر اس نے دل سے اقرار نہ کیا۔ یہ ایما
نامکمل اور ناقص ہے۔ ایمان کا دل سے تصدیق شدہ ہونا ضروری ہے۔ ا
قسم کے نامکمل ایمان کا حامل منافق ہوتا ہے اور منافق زمرہ اسلام سے
خارج ہوتا ہے۔

ایمان بالتحقیق۔ اللہ، رسول، کتب سماوی، ملائکہ، خیر و شر،
جانب اللہ، حشر اور نشر پر اپنے علم اور مشاہدہ کے ذریعہ سے یقین
صدق کو ایمان بالتحقیق کہتے ہیں۔ فرمان خداوندی کلا لو تعلمون
الیقین۔

اس طرح ایک مجلس میں کفر کے بارے میں بات چل نکلی۔ آ
سے کفر کے بارے میں بڑی وضاحت اور تشریح سے کفر اور اس کی اقسام

Marfat.com

کے بارے میں تفصیلاً گفتگو فرمائی ۔ قارئین کے استفادہ کے لئے آپ کی تقریر کا اجمالی ذکر ضروری ہے ۔

کفر کی تعریف ۔ توحید ، رسالت ، قیامت ، حشر ، نشر ، جزاء ، سزا شفاعت کا انکار کفر ہے ۔ اور وہ شخص جو ہدایت کو قبول نہ کرے وہ کافر ہے ۔

کفر کی اقسام ۔ علمائے فقہ اور تفسیر نے کفر کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں ۱ ۔ کفر ظاہری ۔ ۲ ۔ کفر نفسی ، کفر قلبی ۔

کفر ظاہری ۔ اعلانیہ قرآن اور احادیث میں بیان شدہ قوانین کا انکار کرنا کفر ظاہری ہے ۔

کفر نفسی ۔ نفس بت ہے اور بت پرستی کفر ہے ۔ نفس پرستی اور بت پرستی برابر ہے ۔

کفر قلبی ۔ کفر جب قلب سے نکلتا ہے تو اس میں سے دو نور نکلتے ہیں ایک ایمانی اور دوسرا ظلمت ۔ بعض سالکین ظلمت کو اپنا لیتے ہیں ۔ اور شیطانی وسواس کا شکار ہو کر تباہ ہو جاتے ہیں ۔ علماء اور عارفین نے ان پر علیحدہ علیحدہ کلام کیا ہے ۔ تاکہ سالکین رہنمائی حاصل کریں ۔ مثلاً

نور ابلیس ۔ بالکل سیاہ رنگ کا ہوتا ہے ۔ اور بدنصیب اس نور ابلیس کو اپنا خدا مان لیتے ہیں اور صراط مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں ۔ یہی لوگ ضالین کے زمرہ میں آتے ہیں ۔

نور رحمٰنی ۔ یہ نور بالکل سفید رنگ کا ہوتا ہے ۔ بعض [illegible] کو خدا مان لیتے ہیں ۔ اس کی پوجا شروع کر دیتے ہیں ۔ یہی نور سالک کو اس کی منزل سے دور رکھتا ہے ۔ سالک کو چاہئے کہ اس کفر

Marfat.com

سے جلد از جلد نکل کر اپنی منزل کی طرف رواں ہو جائے۔

معشوق من حسن جمالے دارد
چہرہ خوب، خط وخالے دارد
کافر شد آنکہ دید خط وخالش
کافر باشد آنکہ ایں حالے دارد

یعنی سالک کو تعینات میں گم ہو کر رب العزت کی معرفت سے بے تعلق نہیں ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ تعینات سے احدیت اور ربوبیت کے بارے میں عقیدہ میں واحدیت کا مزید استحکام پیدا کرنا چاہیئے۔

کفر حقیقت ۔ جن سالکوں کو کفر کی حالتوں کا علم ہو جائے اُن کو چاہیئے کہ وہ پہلے ایمان تقلیدی حاصل کرے۔ بعد میں طریقت یعنی کفر اوّل معرفت دوم یعنی حقیقت، کفر سوم یعنی الوہیت، کفر چہارم میں داخل ہو۔

جناب اشرف جہانگیری اس حالت کو اس طرح بھی بیان کرتے ہیں۔

کفر شریعت ۔ اجماع امت سے انکار کرنا اور دین سے پھر جانا۔ یعنی اجماع امت ارکان اسلام، پانچ نماز، ۳۰ روزے، سود کا حرام ہونا شراب اور جوا کا ہر شکل میں حرام ہونا۔ حج۔ جہاد۔ نماز عیدین۔ جمعہ۔ قربانی دیگر نفلی اور واجب عبادتیں ہیں جن پر علمائے جمہور نے اتفاق کیا۔ ان کی مخالفت کرنا کفر شریعت ہے۔

کفر طریقت ۔ دین اسلام پر عمل اور دین میں ایسی چیز پیدا کرنا جس سے دین اسلام میں خرابی پیدا ہو، کفر طریقت ہے اور آخرت کا انکار کرے۔

کفر معرفت ۔ ہر عارف اور معروف کے درمیان ایک دیوار۔

Marfat.com

ونکہ وہ غیر ہے اور اقبال غیر خالص کفر ہے۔

نفر حقیقت ۔ سالک عشق اور محبت میں پھنس کر رہ گیا ہے اور حدیث سے محجوب رہ گیا۔ سالک عشق محمدیؐ میں فنا ہوتے ہیں اور جناب سول اللہ کو اپنا سب کچھ تصور کرتے ہیں۔ دربار رسالت سے ترقی کر کے ربار خداوندی میں حاضر ہوتا، سالک کا عقیدہ ہونا چاہیئے۔ رضائے علماء لوم ظاہری سے رضائے علمائے باطنی۔ پھر رضائے علمائے باطنی سے ربار رسالت میں رسائی اور رضائے مصطفےٰ سے دربار خداوندی میں سائی ممکن ہے۔ سالک کے لئے لازم ہے کہ وہ عمل پیہم جاری رکھے اور آگے بڑھتا چاہیے۔ سبحان اللہ

وصال ۔ آپ کا وصال ۶ ربیع الثانی ۱۰۴۲ھ میں ہوا۔ آپ کا غسل کفن سید فتح اللہ شاہ آپ کے صاحبزادے نے دیا اور شاہ صابر کے پہلو میں دفن کر دیا۔ سید فتح اللہ سے نسل جاری ہے۔

گہہ از روئے تو مجمد عم و گہہ از زلف پسر نیتا تم
گہہ دین از ظلمت و کفرم وزاں در نور ایمانم
نیم یک لحظہ از سودائے زلف و خال آخالی
گہہ برگشتہ ایم گہہ آشفتہ آنم
حدیثِ کفر و دین پیشم مگو زیر کہ من مسکین
بجز روئش نمے بینم بجز موئش نمے دانم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَلَیْکَ یَا رسول اللہ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِی یَا حَبِیْبَ اللہ

حضرت سید قطب شاہ بن حضرت سید محمد لطیف بن حضرت سید حسن بدرالدین رحمۃ اللہ

حضرت سید قطب شاہ بن حضرت سید محمد لطیف بن حضرت سید حسن بدرالدین قادری بدری رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تعلیم اپنے والد ماجد حضرت سید محمد لطیف بن حضرت سید حسن بدرالدین المعروف والمشہور حضرت باباشاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی تھی بڑے صاحب کرامت اور مستجاب الدعا بزرگ تھے۔ تنہائی پسند، متوکل اور عابد و زاہد ولی اللہ تھے۔ اپنے باکمال چچا حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ سے بھی فیض پایا تھا۔ تبلیغ دین میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ مخلوق خدا کو دینی اصول اپنانے اور اس پر قائم رہنے کی تلقین فرماتے رہتے تھے۔ مخلوق خدا نے ان سے بڑا فیض پایا تھا۔ اور ان سے بڑی محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز بدھ مورخہ ۲۱ شعبان ۱۰۸۱ھ میں ہوا تھا اور مشانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحب بصیرت صاحبزادے حضرت سید جعفر علی نے آپ کے تبلیغی مشن کو جاری رکھا اور بڑے عامل اور کامل بزرگ بن کر مثلِ آفتاب اور ماہتاب بن کر چمکے تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْل
لّٰہ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّد یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ط

حضرت سیّد جعفر علیؒ بن حضرت سیّد قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد جعفر علی بن حضرت سیّد قطب شاہ بن حضرت سید محمد لطیف
متہ اللہ علیہ بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے۔ علم تفسیر، حدیث، فقہ اپنے
لد حضرت سید قطب شاہ سے حاصل کئے تھے۔ روحانی فیض حضرت سید
د لطیف شاہؒ سے حاصل کیا تھا۔ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ فارسی اور
ربی میں بڑی مہارت تھی۔ بہت سی اوراد زبانی حفظ تھیں۔ بڑے متوکل
ابر اور شاکر بزرگ تھے۔ مریدوں اور طالبین حق کو درس توحید اور محبت
سول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیا کرتے تھے۔ مخلوق خدا نے آپ کے ارشادات
قبول کر کے دنیا اور آخرت میں فلاح پائی تھی۔

وصال آپ کا وصال بروز سوموار مورخہ ۱۲ جمادی الاوّل ۱۰۹۷ھ میں ہوا تھا اور مشانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے ہونہار فرزند حضرت سید بزرگ شاہؒ نے آپ کے اس مشن کو جاری رکھا۔ سید بزرگ شاہ کے بیٹے حضرت سید باغ علی شاہ اور حضرت سید عظمت علیؒ نے آپ سے فیض حاصل کیا اور آپ کے صحیح جانشین بنے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رسول اللہ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِی یَا حَبِیْبَ اللہ

حضرت سید روشن علیؒ بن حضرت سید عظمت علی رحمۃ اللہ

حضرت سید روشن علی بن حضرت سید عظمت علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی کامل بزرگ تھے۔ تفسیر، حدیث اور فقہ کے علوم اپنے والد حضرت سید عظمت علیؒ سے حاصل کئے تھے۔ کچھ فیض اپنے بھائی حضرت سید باغ علیؒ سے پایا تھا۔ بڑے سخی اور بامروت بزرگ تھے۔ اللہ نے ان میں صفاتِ حسنہ بدرجہ اتم رکھی ہوئی تھیں۔ بڑے متوکل حلیم الطبع اور صاحب کرامت بزرگ تھے

وصال آپ کا وصال بمورخہ ۱۰ رجب المرجب ۱۲۳۸ھ میں ہوا تھا آپ مشانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادوں حضرت سید سیف علیؒ، حضرت سید محمد علیؒ اور حضرت سید محمد شاہ نے آپ کے تبلیغی مشن کو جاری رکھا جو آپ کے صحیح جانشین تھے۔ ان اللہ والوں نے تبلیغ دین اسلام کو اپنے علاقہ میں جاری رکھا تھا اور بے شمار لوگوں نے آپ سے روحانی فیض حاصل کیا تھا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ للّٰہِ ربّ العالمین ہ الصّلوٰۃ والسّلام یا رسول اللہ والِکَ واصحابِکَ یا سیدی یا حبیبَ اللہ ہ

حضرت سیّد سیف علیؒ بن حضرت سیّد محمد علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد سیف علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے ۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے حضرت سید سیف علیؒ بن حضرت سید محمد علیؒ بن حضرت روشن علیؒ رحمۃ اللہ علیہ ۔ حضرت سید سیف علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے خوش لباس، خوش اخلاق اور صاحب مروّت انسان تھے ۔ آپ علم حدیث اور فقہ میں بڑے واقفیت رکھتے تھے ۔

حضرت سید سیف علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد و زاہد لوگ تھے ۔ ہر وقت درود و وظائف میں مصروف رہتے تھے ۔ آپ بڑے سیف زبان اور مستجاب الدعا بزرگ تھے ۔ ہر وقت یاد خدا میں مصروف رہتے تھے ۔

وصال آپ کا وصال مورخہ ۱۹ رجمادی الثانی ۱۲۶۱ھ میں ہوا تھا ۔

اولاد حضرت سید سیف علی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت سید نور شاہ المعروف سید روڑ شاہ اور سید برکت علی شاہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے ۔ ان اللہ والوں نے اپنے [illegible] کا تبلیغی مشن جاری رکھا اور لوگوں کو ہدایت فرماتے رہے ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

حضرت سیّد ملک شاہؒ بن حضرت سیّد سیف علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد ملک شاہ بن حضرت سیّد سیف علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ علم ظاہری اور باطنی کی تعلیم آپ نے اپنے والد محترم حضرت سید سیف علی سے حاصل کیئے تھے جو بڑے عالم اور زاہد و عابد تھے۔ حضرت سید ملک شاہؒ بڑے متقی اور متوکل بزرگ تھے۔ ہر وقت یادِ خدا میں مصروف رہتے تھے۔ آپ نے بہت سے لوگوں سے فیض حاصل کیا تھا۔

وصال آپ کا وصال ۶ محرم الحرام ۱۳۰۵ھ بروز ہفتہ ہوا تھا۔ آپ مشانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید نعمت علی اور حضرت سید دولت علی آپ کی اس نعمتِ خداوندی اور دولت لاثانی کے وارث ہوئے تھے۔ ان سے بے شمار لوگوں نے روحانی فیض حاصل کیا تھا۔ سید نعمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب کرامت اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے فیض روحانی حاصل کیا تھا اور اپنا دین اور دنیا اور آخرت ٹھیک کیا تھا۔ سبحان اللہ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا سیّدی یا رسول اللہ وآلک واصحابک یا سیّدی یا حبیب اللہ ؕ

حضرت سیّد ولایت شاہؒ بن حضرت سیّد محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد ولایت شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد ولی اللہ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید ولایت شاہ بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید روشن شاہ ؒ رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید محمد شاہ سے کی تھی اور اپنے چچا حضرت سید سیف علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی فیض حاصل کیا تھا۔

حضرت سید ولایت علی شاہ صاحب بڑے صاحب نسبت اور فیض رساں ولی اللہ تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے آدکل اور غناء جیسے اوصاف عطا فرمائے ہوئے تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہر وقت مصروف رہتے تھے اور مخلوق خدا کو نیکی اور اعمال صالح کی ہدایت فرماتے رہتے تھے۔ آپ سے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے بیعت کی تھی۔ اور بے شمار مخلوق آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھی۔

وصال آپ کا وصال ۱۲ شوال ۱۲۴۵ھ میں ہوا تھا۔ اور آپ مٹانیاں شریف میں دفن ہیں۔

اولاد آپ کے صاحب زادے سید غلام رسول اور سید جعفر شاہ نے آپ کے مشن کو جاری رکھا۔ وہ خود بھی صاحب علم اور بامروت بزرگ تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ للّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ؕ

حضرت سیّد باغ علیؒ بن حضرت سیّد عظمت علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد باغ علیؒ بن حضرت سیّد عظمت علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی کامل اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ کچھ زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے علم لدنی عطا فرمایا تھا۔ اس وجہ سے حضرت سید باغ علی رحمۃ اللہ علیہ علم دین اور دیگر مسائل پر بڑی اچھی طرح دسترس رکھتے تھے اور ہر دینی مسئلہ کا شافی جواب مرحمت فرماتے تھے۔ اپنے سادہ اور بامعنی ارشادات اور اقوال سے لوگوں میں بڑی مقبولیت رکھتے تھے۔ خلق خدا نے آپ سے بڑا فیض پایا تھا۔

وصال آپ کا وصال بروز ہفتہ مورخہ ۲۰ شوال ۱۲۷۷ھ میں ہوا تھا۔ اور مشانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے سید لطف علی آپ کے صحیح جانشین تھے اور تبلیغ دین اسلام میں مصروف رہے تھے۔ اُن سے بے شمار لوگوں نے روحانی فیض حاصل کیا تھا اور دین اور دنیا میں سرخروئی حاصل کی تھی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام علیک یا رسول اللہ وَاٰلِکَ وَاَصحابکَ یَاسَیِّدی یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ؕ

حضرت سیّد لطف علیؒ بن حضرت سید باغ علی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سیّد لطف علیؒ بن حضرت سیّد باغ علی رحمتہ اللہ علیہ بڑے پارسا اور امین بزرگ تھے۔ علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے دادا حضرت عظمت علیؒ سے کی تھی۔ خرقہ خلافت اپنے باپ حضرت سید باغ علیؒ سے پایا تھا۔ بڑے متوکل اور صابر و شاکر بزرگ تھے۔ ہر وقت یاد خدا میں مشغول رہتے۔ فارغ وقت میں لوگوں کو وعظ کرتے۔ آپ کے اقوال و افعال کے بارے میں بہت سی روایات مشہور ہیں۔ مخلوق خدا نے آپ سے بڑا فیض پایا تھا۔

وصال آپ کا وصال مورخہ ۲۴ رمضان المبارک ۱۲۷۳ھ میں ہوا تھا اور آپ مٹانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد علی اور ان کے صاحبزادے حضرت سید میاں محمد نے آپ سے بیعت کی تھی اور فیض روحانی پایا تھا۔ سید محمد علی ایک باکمال، صاحب نسبت بزرگ تھے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوتی تھیں جن کو ایک علیحدہ کتاب میں بیان کیا جائے گا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ؕ

حضرت سیّد شاہ عنایت علی رحمؒ بن حضرت سیّد قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد شاہ عنایت علی رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی کامل اور خدا رسیدہ بزرگ تھے آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید شاہ عنایت علی بن حضرت سید قطب شاہ بن حضرت محمد لطیف ؒ رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت سید شاہ عنایت بڑے عالم اور کامل بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی اپنے والد حضرت سید قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا جو اپنے وقت کے بہت بڑے فقیہہ تھے۔ آپ نے بہت سا فیض حضرت سید شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا۔

حضرت سید عنایت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ آپ بڑے خوش اخلاق، خوش وضع اور خوش لباس بزرگ تھے آپ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ علاقہ کی ایک کثیر تعداد آپ کے حلقہ ارادت میں شامل تھی۔

وصال آپ کا وصال ۲۹ رجب المرجب ۱۱۰۲ھ میں ہوا تھا۔ آپ قبرستان مثانیاں شریف میں دفن ہیں۔

اولاد حضرت سید شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے حضرت سید جہان شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور پوتے حضرت سید محسن علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بزرگوں کے عمل تبلیغ دین کو جاری رکھا تھا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رب العالمین ؕ الصّلوٰۃ وَالسّلام عَلَیکَ یَا رسول اللہ الذی
جعلک خاتم الانبیاء وَالمرسلین وَاٰلِکَ وَاصحابک واولیائک یا رحمۃ العالمین

حضرت سیّد شاہ نوازؒ بن حضرت سیّد ملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد شاہ نوازؒ بہت بڑے فقیہہ اور عالم باعمل وَلی اللہ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید شاہ نواز بن حضرت سید ملک شاہ بن حضرت سید دسوندی شاہ بن حضرت سید حسن علی بن حضرت جہاں شاہ بن حضرت سید شاہ عنایت ؒ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے والد حضرت سید ملک شاہؒ سے کی تھی۔ جو خود بہت بڑے عالم فاضل اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ حضرت سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہر وقت یاد خدا میں مصروف رہتے تھے۔

حضرت سید شاہ نواز رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعا اور سیف زبان ولی اللہ تھے۔ آپ کی دعائیں اللہ تعالیٰ اپنے دربار میں منظور فرماتے اور اس طرح بہت سے بیمار اور دیگر طالبین نے آپ سے بہت فیض حاصل کیا تھا۔

وصال آپ کا وصال بروز بدھ مورخہ ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ میں ہوا تھا۔

اولاد آپ کے صاحب زادے حضرت سید محمد لطیف رحمۃ اللہ علیہ اور پوتے حضرت سید عبدالحمید ؒ نے آپ کے سلسلہ تبلیغ دین کو جاری رکھا اور عوام الناس کی ہدایت میں مصروف رہے تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ الصَّلٰوۃُ وَالسلام علیک یارسول اللہ الذی جعلک تاج الانبیاءِ وَالمرسلین وَاٰلِکَ وَاصحابِکَ یا رَحْمَتہ العالمین ؕ

حضرت سیّد باقر حسینؒ بن حضرت سیّد شاہ مہتاب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد باقر حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال اور صاحب فیض بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید باقر حسین بن حضرت شاہ مہتاب بن حضرت سید ملک شاہ بن حضرت سید دسوندی شاہ بن حضرت سید حسن علی بن حضرت سید جہان شاہ بن حضرت سید شاہ عنایت ؒ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید باقر حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم فاضل اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ آپ بڑے صابر، شاکر، متوکل اور صاحب مروت ولی اللہ تھے۔ ہر وقت یاد خدا میں مصروف رہ کر ورد و وظائف کرتے رہتے تھے۔ حضرت سید باقر حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے مستجاب الدعا اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔

وصال آپ کا وصال مورخہ ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۸۲ھ میں ہوا تھا۔ آپ قبرستان شانیاں شریف میں دفن تھے۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید صابر حسین، حضرت سید ناصر حسین اور سید عاشق حسین بڑے عبادت گذار اور خلیق بزرگ تھے۔

Marfat.com

مدح در شان شاہ ولایت

شاہ ولایت ، مرتضےٰ ، مشکل کشا مولا علی

والی علی ، عالی علی ، اولےٰ علی ، اعلیٰ علی

پیارا خدا کے نور کا ، منظور ہے حضور کا

رشتہ نہیں ہے کچھ دور کا ، دادے کا پوتا علی

نفس رسول کبریا ، زوج بتول پارسا

کس کو ملا یہ مرتبہ ، تیرے سوا مولا علی

مولا تیرا کعبہ ملا ، نشا تیرا مکہ بنا

طیبہ کا دولہا تو بنا ، مشہد تیرا کوفہ علی

جو ہے ولائے مصطفےٰ ، وہ ہے ولائے مرتضےٰ

جس کا نبی مولا ہوا ، اس کا ہوا مولا علی

مولا ، ولی ، مشکل کشا ، حیدر ، وصی ، شیر خدا

تو ابوالحسن ، تو مجتبےٰ ، تو صاحب الولا علی

تکیہ رسول پاک کا ، بستر شاہ افلاک کا

بھائی شاہ لولاک کا ، شاہ نجف مولا علی

عامل ہے اسم ذات کا ، مولا ہے سب کائنات کا

بندہ علی ، مولا علی ، ہستا ہوں کا دل سے

میں تیرے در کا گدا ، پھرتا ہوں دیتا یہ صدا

مولا علی ۔ مولا علی ، مولا علی ، مولا علی

شاہ مرداں ، شیر یزداں قوت

لا فتاح الا علی ، لا سیف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَلَیْكَ یَا سَیِّدِی
یارسول اللہ وَاٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِی یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ہ

حضرت سیّد محمد صادق بن حضرت سید شاہ بدر رحمۃ اللہ

سید محمد صادق بن حضرت سید شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکما
اولیاء اللہ تھے۔ علم تفسیر، حدیث، فقہ یعنی علوم ظاہری کی تعلیم اور تکمیل اپ
جلیل القدر والد سے حاصل کی تھی۔ علم باطنی یعنی طریقت، معرفت اور حقیق
اپنے والد اور برادران سے حاصل کی تھی۔

اوصاف:۔ بڑے متواضع، خلیق، عابد اور زاہد، صابر و شاکر بزرگ
ہر وقت اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرتے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
درود پڑھا کرتے یا حضرت علی مرتضےٰ شیر خدا علیہ السلام سے منسوب مناجا
سامع پڑھا کرتے تھے۔ بڑے سخی، غریب پرور، دردمند اور حلیم الطبع
تھے۔

تبلیغ دین ۔ مسائل فقہ پر بڑی دسترس تھی۔ بڑے بڑے دقیق مسائل
عام فہم زبان میں اس طرح بیان کر جاتے کہ مسئلہ کی اصل حقیقت واضح ہو جا
مثلاً نجاست اور طہارت کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ:۔

طہارت انسان کے لئے عموماً اور مسلمان کے لئے خصوصاً بہت ضر
ہے۔ طہارت کے بغیر عبادت، صحت، فرحت اور راحت کا میسر آ
ناممکنات میں سے ہے۔

طہارت:۔ طہارت سے مراد غلاظت اور نجاست سے پاک ہونے کے

Marfat.com

انسان ظاہری اور باطنی غلاظت سے پاک ہو۔ علمائے دین نے غلاظت کی
قسام بیان فرمائی ہیں۔ ۱۔ غلاظت ظاہری، ۲۔ غلاظت باطنی

ظاہری ۔ غلاظت ظاہری جو دھونے سے دور ہو جائے
لاً پاخانہ، پیشاب، گوبر، کیچڑ، خون وغیرہ

باطنی ۔ ایسی غلاظت جو دھونے سے دور نہ ہو بلکہ دھونے
مزید پلید ہو مثلاً کتا، سور، شراب، مشرک اور کافر وغیرہ۔ اسی کو بی
ست کہتے ہیں

ارت حاصل کرنے کے طریقے ۔ غلاظت یا نجاست کو
دور کرنے کے لئے درج ذیل طریقے ہیں۔

ضو ۔ وضو کرنے سے نجاست خفیفہ دور ہو جاتی ہے۔ وضو میں کپڑوں
صفائی، جسم کی صفائی، قلب اور روح کی صفائی لازمی ہے۔ صرف منہ
ھ اور پاؤں کے دھونے سے وضو مکمل نہیں ہوتا۔ کپڑوں، جسم، قلب، روح کا پاک ہونا ضروری ہے

نجاست غلیظہ ۔ کافر یا مشرک کو کلمہ طیبہ پڑھ کر پاک ہونا ضروری
ہے۔ کیونکہ شرک نجاست غلیظہ ہے۔ کلمہ طیبہ سے قلب اور روح کی غلاظت
اور نجاست دور ہو جاتی ہے۔

یمم ۔ پانی کی نایابی، یا بیماری کے بڑھ جانے کے خدشہ کی صورت میں تیمم کرنا
واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کے صدقے یہ رعایت صرف مسلمانوں کو
عنایت فرمائی ہے۔ اس کی دیگر مذاہب کو اجازت نہیں ہے۔

وصال ۔ آپ ۵ ربیع اوّل ۱۱۴۱ھ میں وصال کر گئے۔ ان کا غسل اور جنازہ حضرت سیّد
عبدالشکور نے پڑھا اور روضہ شاہ بدر دیوان میں سید عبداللطیف کے بائیں پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

اولاد ۔ حضرت سید محمد صادقؒ کی اولاد حضرت سید فتح اللہ شاہ سے جاری ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ؕ

حضرت سیّد فتح اللہ شاہؒ بن حضرت سیّد محمد صادق رحمۃ اللہ

حضرت سیّد فتح اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید فتح اللہ شاہ بن حضرت سید محمد صادق بن حضرت سید شاہ بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ یعنی حضرت سید فتح اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے تھے۔

حضرت سید فتح اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علوم ظاہری اور باطنی تکمیل حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ سے کی تھی اور بہت سا فیض حضرت سید شاہ عبد الشکور رحمۃ اللہ علیہ سے پایا تھا۔ حضرت سید فتح اللہ شاہ رحمۃ اللہ بڑے عابد اور زاہد بزرگ تھے۔ ہر وقت درود و وظائف اور عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے توکل، صبر اور شکر کے صفات سے نوازا تھا۔ آپ بہت متقی، متواضع اور اللہ سے ڈرنے والے بزرگ تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعا اور صاحب نسبت ولی اللہ تھے۔

وصال آپ کا وصال بروز اتوار مورخہ ۱۷ محرم الحرام سنہ ۱۰۸۹ھ ہوا تھا۔

اولاد حضرت سید فتح اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت الٰہی بخش شاہ بھی بڑے زاہد اور عابد بزرگ تھے آپ نے اپنے بزرگوں کے کام یعنی تبلیغ دین اسلام کا کام جاری رکھا تھا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۵ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الذی
ئ امام الانبیاء والمرسلین وآلک واصحابک یا حبیب اللہ ۵

نرت سید اصغر علی شاہؒ بن حضرت الٰہی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید اصغر علی شاہ بن حضرت الٰہی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم باعمل اور
ب نسبت بزرگ تھے۔ آپ نے علم ظاہری اور باطنی کی تکمیل اپنے دادا حضرت
فتح اللہ شاہ سے کی تھی اور بہت سے فیض حضرت سید فرید سے پایا تھا۔ آپ
جرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید اصغر علی شاہ بن حضرت لاہی شاہ بن
نرت فتح اللہ شاہ ۲ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید اصغر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔ آپ
وقت ذکر اور فکر میں مشغول رہتے تھے۔ بڑے خوش شکل، خوش وضع، بلند
علاق اور صاحب مروت بزرگ تھے۔ آپ بڑے مستجاب الدعا اور صاحب
سبت بزرگ تھے۔ علاقہ کے بہت سے لوگ آپ کے حلقہ ارادت
ں شامل تھے۔

وصال آپ کا وصال مورخہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۱۴۶ھ میں ہوا تھا اور شانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد حضرت سید اصغر علیؒ کے صاحب زادے حضرت جیون شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی بڑے باکمال بزرگ تھے اور آپ اپنے والد کے صحیح جانشین تھے۔ آپ نے اپنے اجداد کا کام یعنی تبلیغ دین اسلام کو جاری رکھا تھا۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام علیک یاسیّ
یارسول اللہ وَاٰلِکَ وَاصحابک یَاسَیِّدِی یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ ؕ

حضرت سیّد مزمل شاہؒ بن حضرت سیّد اصغر علی شاہ رحمۃ اللہ

حضرت سیّد مزمل شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم و فاضل اور زاہد و عابد
بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید مزمل شاہ بن
حضرت سید اصغر علی شاہ بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید امام شاہ
رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید مزمل شاہ بڑے تنہائی پسند اور متوکل بزرگ تھے۔ آپ
کو علم طب میں کمال حاصل تھا۔ آپ دکھی انسانوں کا مفت علاج کرتے تھے
ہزاروں مایوس اور خطرناک بیماریوں میں مبتلا لوگوں کو آپ نے دوبارہ زندگی
عطا کی تھی۔ اس کے علاوہ آپ بڑے مستجاب الدعا اور صاحب فیض بزرگ
تھے۔ ہر کوئی آپ کے اخلاق اور اطوار صالح کا اعتراف کرتا تھا۔

وصال آپ کا وصال بروز جمعرات مورخہ ۲۱ جمادی الاوّل ۱۳۲۷ھ
کو ہوا تھا۔

اولاد آپ کی اولاد میں تین بچے تھے جو عالم شباب میں فوت ہو گئے
تھے۔ اس لئے آپ کی نسل جاری نہیں ہوئی۔ آپ کے بھائی
سید قلندر شاہ اور سید الطاف حسین آپ کے وارثین میں ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ﷺ

حضرت سیّد امام شاہؒ بن حضرت سیّد جیون شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد امام شاہ رحمۃ اللہ علیہ عالم فاضل اور ولی کامل بزرگ تھے۔ ...نے علم ظاہری اور باطنی کا فیض اپنے والد حضرت سیّد جیون شاہ رح ...ے حاصل کیا تھا۔ حضرت امام شاہ رحمۃ اللہ علیہ علم فقہ، حدیث اور قرآن کریم ...ے مفسر تھے۔ آپ فارسی اور عربی زبان کے زبردست عالم تھے۔ آپ کو ...نرت سعدی شیرازیؒ، مولانا رومؒ اور حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا بہت ...کلام یاد تھا۔

حضرت سید امام شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے متوکل، صابر، شاکر، زاہد ...د عابد بزرگ تھے۔ آپ بڑے حلیم الطبع، خلیق اور صاحب مروت بزرگ ...تھے۔ علاوہ ازیں بڑے مستجاب الدعا اور صاحب فیض، علم دوست ...در بہترین معلم اخلاق تھے۔

وصال آپ کا وصال ۷ شوال ۱۲۳۲ھ کو بروز منگل ہوا تھا۔

اولاد آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بڑے خدا رسیدہ بزرگ اور صالح انسان تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رب العالمین ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ و
آلِکَ واصحابک واولیائک یا سیدی یا رسول اللہ ۔

حضرت سید الطاف حسین بن حضرت سید اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید الطاف حسین رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال بزرگ تھے۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید الطاف حسین بن حضرت سید اصغر علی شاہ بن حضرت سید محمد شاہ بن حضرت سید امام شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید الطاف حسین رحمۃ اللہ علیہ بڑے بامروت اور صاحب بصیرت بزرگ تھے۔ آپ بہت خوش وضع، خوش اخلاق اور صاحب کردار بزرگ تھے

حضرت سید الطاف حسین رحمۃ اللہ علیہ زاہد اور عابد، متوکل اور صابر و شاکر ولی اللہ تھے۔ آپ بہت زیادہ سخی اور علم دوست بزرگ تھے۔ آپ کے حسنِ خلق اور فیض کا ہر کوئی معترف ہے۔

وصال آپ کا وصال ۱۱ رجب المرجب ۱۳۲۶ھ میں بروز سوموار ہوا تھا آپ مٹانیاں شریف میں دفن ہوئے تھے۔

اولاد حضرت سید الطاف حسین کو اللہ تعالیٰ نے بڑے صاحب علم اور بلند کردار فرزند عطا کئے تھے۔ جنہوں نے اپنی ذاتی لیاقت اور محنت سے بہت بلند مقام حاصل کئے تھے۔ یعنی سید دلاور حسین سپرنٹنڈنٹ پولیس، سید محمد اشرف شاہ جج کے عہدہ پر فائز ہوئے تھے۔ اس طرح سید جیون شاہ بھی ایک اعلیٰ سرکاری عہدہ پر فائز تھے۔ اور سید غلام حیدر شاہ صاحب محکمہ پی ڈبلیو ڈی میں ایک اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔ ان کی اولاد اس وقت اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَکَ اَشْرَفَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَارَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ؕ

حضرت سیّد محمد اشرفؒ بن حضرت سیّد الطاف حسین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد محمد اشرف بن حضرت سیّد الطاف حسین رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال بزرگ تھے اگرچہ انہوں نے طریقت کا جُبّہ نہیں اوڑھا ہے مگر پھر بھی اپنی ملازمت کے دوران اپنی عزت نفس کو محفوظ رکھا۔ آپ ایک اعلیٰ سرکاری عہدے پر فائز ہوتے ہوئے بھی گودڑی پوش فقیر تھے۔ ہمیشہ اپنے اہل خانہ، دوست احباب کو اعمال صالح اور ارکین اسلام کی بجا آوری کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ یہی ان کا عمل فریضہ تبلیغ دین اسلام کے لئے قابل قبول ہے کہ جس کام پر خود عمل کرتے اور اس کے اثرات کے اعلیٰ اور ارفع فیوض سے ہمکنار ہو جائے تو اپنے عزیز و اقارب کو اپنے عمل پر کاربند ہونے کا پیغام دے تاکہ وہ بھی اس نعمت لازوال سے فیض یاب ہو کر روحانی، جسمانی بیماریوں کا علاج کر کے دنیاوی اور اُخروی زندگیوں کو کامیاب بنانے کے لائق ہو جائیں۔

وصال۔ حضرت سیّد محمد اشرف شاہؒ صاحب فروری ۱۹۵۴ء میں وصال کر گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے۔

اولاد۔ آپ کی اولاد بھی لائق اور اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز ہے۔ سب ہی برادران بڑے عابد اور زاہد، سخی اور صاحب مروت ہیں۔ سیّد صلاح الدین کے علاوہ مجھے دوسرے بھائیوں کے نام یاد نہیں ہیں۔ خدا ان پر اپنی رحمت فرمائے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"درمدح مشانیاں شریف"

مشانیاں تو ارضِ ہند میں مثلِ اجمیر ہے
نزد فرزندان تو، اس سے بھی ڈھیر ہے

تو مساجد کی زمیں، تو مقابر کی امیں
عظمت رفتہ کا یقیں، تجھ میں سحر انگیز ہے

مدفون تیری خاک میں ہیں اولیاء بے شمار
سربراہ اس قدم کا جو شیر خدا کا شیر ہے

بیٹا ہے بدر الدجنی کا، لاڈلا ہے غوث اوریٰ
نور دیدہ مرتضےٰ کا، حیدر و صفدر کا دلیر ہے

شاہ بدر کی ہر کلی، مثل ہے ظاہرہ ولی
ہر بلا ان سے ٹلی، دستگیری میں نہیں کچھ دیر ہے

ترس گئیں آنکھیں دیکھنے کو تیری بہار
المدد یا شاہ بدر کیوں ہوئی یہ دیر ہے

ہے تمنا یہ کہ ہم پھر مشانیاں کو جائیں سب
اغثنی یا غوث الاعظم شیاء اللہ وردشام و سحر

یا مصطفےٰ یا مرتضےٰ ارحم بحال ما
ہو کرم بہر خدا کیوں ہوئی یہ دیر ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرا نصیحت ز پیر طریقت یاد است
ہر چہ بغیر ذکرِ خدا است برباد است
بعد از صد سال تحقیق شد حاصل
یک لمحہ با خدا بودن بہ از ملک سلمانی
عمر را ضائع مکن در گفتگو۔
ذکرِ او کن، ذکرِ او کن، ذکرِ او
گر تو خواہی زیستن با آبرو
ذکر او کن ۔ ذکر او کن ، ذکر او

سودائے تو اندر دلِ دیوانۂ ما است
ہر جا کہ حدیث تست افسانۂ ما است
بیگانہ کہ از تو گفت آں خویش من است
خویشی کہ نہ از تو گفت بیگانۂ ما است

غریبم یا رسول اللہ غریبم
ندارم در جہاں چیز تو جبہم
مرض دارم ز عصیاں لا دوائے
مگر الطاف تو گردد طبیبم
بریں نازم کہ ہستم زامت تو
گنہگارم و لیکن خوش نصیبم

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَآلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ہ

حضرت سیّد حبیب اللہ شاہؒ بن حضرت سیّد حسن بدرالدین رحؒ

سیّد حبیب اللہ شاہ بن حضرت سیّد حسن بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے بڑے عامل اور کامل ولی اللہ تھے۔ آپ زہد و تقویٰ اور قناعت میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ ہر وقت یادِ خدا میں محو عبادت رہتے تھے۔ بڑے خلوت نشین اور کم گو بزرگ تھے۔

اوصاف۔ آپ عمدہ قسم کے قاری اور نعت خواں تھے۔ مسائل فقہ اور طریقت پر بڑا عبور حاصل تھا۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ مفہمین یعنی برگزیدہ اولیاء اللہ جو اپنی فراست سے مَلَا اعلیٰ سے احوال حاصل کرتے ہیں اور ان احوال کی روشنی میں عوام الناس کی اصلاح کر کے اس کو شرعی حدود کا پابند رکھتے ہیں۔

مفہمین۔ بڑے معتدل مزاج، جسمانی اور ذہنی طور پر قوی اور ان کے اخلاق و عادات میں بڑا استقلال ہوتا ہے۔ بڑے با اصول، دلیر، نڈر اور اول العزم ہوتے ہیں۔ مذہبی تحریکات شروع کر کے ان میں عملی حصہ لیتے ہیں۔ ان کو اللہ سے تائید غیبی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ مراتب پر فائز کر دیتا ہے۔

مفہمین کی اقسام۔ ان اللہ والوں کی اقسام لاتعداد ہیں۔ مگر زیادہ تر یہ اللہ کے برگزیدہ بندے ان اقسام میں مشہور ہیں۔

کامل۔ ان اللہ والوں کو اللہ تعالیٰ ان کی عبادت اور ریاضت کی بدولت ان کو

Marfat.com

تہذیب نفس کا علم عطا فرماتا ہے۔ پھر یہ ولی کامل عوام الناس کو تہذیب اور اخلاق کا درس دیتا ہے۔

حکیم ۔ یہ اللہ کا ولی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سالکوں کو ریاضت اخلاق فاضلہ اور تدبیری امور کی تکمیل اور منزل علوم عطا کرتا ہے۔ حکیم عوام الناس کو درسِ حکمت اور دانائی دیتا ہے۔

خلیفہ ۔ اللہ تعالیٰ اس مفہیم کو بین الاقوامی سیاست کے اصول اور رموز سے آگاہ کر دیتا ہے۔ یہ عوام الناس کو امر بالمعروف اور نہی المنکر کے رموز اور اسرار سے آگاہ کرتا ہے۔

ہادی ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ولی قدرت سے فصاحت اور بلاغت شرعی کلام کا عطیہ حاصل کر کے عوام الناس کو اپنے خطبات کے ذریعہ ہدایت فرماتا ہے جس پر لوگ عمل کر کے نجات کے اسباب حاصل کر لیتے ہیں۔

مؤید من اللہ ۔ اللہ کا یہ ولی ملاء اعلیٰ سے قرب حاصل کر کے ملائکہ سے اپنا رابطہ پیدا کر لیتا ہے۔ اس سے ہر قسم کے تصرفات اور کرامات ظہور میں آتے رہتے ہیں۔

امام ۔ اللہ کا یہ برگزیدہ ولی اللہ تعالیٰ سے ملکی مصالح اور اصول دین کے بارے میں آگاہی حاصل کرتا ہے اور اپنی تبلیغ یا جہاد سے دین کی روح میں نئی زندگی پیدا کرتا ہے اور دین کو نئے سرے سے اپنی عظمت رفتہ کو حاصل کر لینے میں مدد دیتا ہے۔

نبی ۔ یہ برگزیدہ انسان اللہ کی طرف سے لوگوں کو برے اعمال سے روکنے اور نیک اعمال کرنے کی تبلیغ کے لئے اللہ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ اس سے بہت سے معجزے اور خرق عادات واقعات ظہور میں آتے ہیں۔

رسول ۔ یہ نبی سے برگزیدہ ہوتا ہے۔ اس پر وحی کا نزول ہوتا ہے اور صاحب شریعت ہوتا ہے۔ یہ معجزے اور خرق عادات کے واقعات بھی [illegible]

مفہیم سے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتا ہے اور بڑا اولوالعزم ہوتا ہے۔

وصال ۔ آپ ۱۰ شعبان ۱۱۷۶ھ میں وصال کر گئے آپ [illegible]
روضہ شاہ بدر میں دفن ہیں۔ آپ سے نرینہ اولاد [illegible]

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَآلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاُولَیَائِکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ ؕ

شجرہ طالبی عالیہ، قادریہ، بدریہ

شجرہ طالبی کسی وَلی کی تربیت علوم ظاہری اور علوم باطنی کو ظاہر کرنے کے علاوہ کسی پیر کے صاحب نسبت ہونے کا بھی مظہر ہوتا ہے۔ ہر ایک پیر، وَلی یا پیشوا کی پشت پناہی کے لئے اس کے سلسلہ میں شامل اولیاء اللہ اس کا وسیلہ بنتے ہیں اور مشکل وقت پر اس کی مدد اور اعانت کرتے رہتے ہیں۔

اس مسئلہ کو ایک روایت کے ذریعے واضح کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو بطور مثال بیان کر دیا جائے تاکہ قارئین حضرات اس سے استفادہ فرمائیں۔

روایت ہے کہ ایک پیر صاحب سے اُس کے کسی ارادت مند نے اس سے کرامت ظاہر کرنے کو کہا۔ پیر صاحب نے حسب عادت اپنا منظوم طالبی شجرہ پڑھنا شروع کر دیا۔ نزدیک ہی ایک اہل نظر بیٹھا ہوا تھا۔ پیر صاحب اپنے شجرہ میں شامل اولیاء اللہ سے مدد اور اعانت کرنے کے لئے دعا کرتے گئے اور وہ اہل نظر اُن کے احوال دیکھتا گیا۔ جب وہ اپنے مرشد کے مرشد یعنی اپنے دادا پیر کے نام پر گیا تو اس اہل نظر نے اس پیر سے کرامت کے ظہور کو دیکھ کر اُسے خبر دی کہ پیر صاحب آپ اور آپ کے مرشد تو صاحب نسبت نہیں ہیں مگر آپ کا دادا پیر بہت بڑا صاحب فیض اور نسبت ہے۔ اس کے وسیلہ سے آپ کی دعا منظور ہوئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سلسلہ عالیہ، قادریہ، بدریہ

Marfat.com

ہیں بے شمار، امام، غوث، قطب اور دیوان پائے جاتے ہیں جو کسی دوسرے سلسلہ کو نصیب نہیں ہیں۔ اس لئے سلسلہ عالیہ، قادریہ، بدریہ بہت ہی فیض رساں اور بابرکت ہے۔

فیض رسانی۔ سالکین کو دو طرح سے فیض حاصل ہوتا ہے۔

۱۔ فیض بذریعہ نسب۔ ۲۔ فیض بذریعہ طلب

فیض بذریعہ نسب

بعض اولیاء اللہ اپنی طہارت نوعی کی وجہ سے پیدائشی وَلی ہوتے ہیں۔ اِن کو تصوف کی اصطلاح میں ولایت وہبی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ وَہبی وَلی اللہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور اعانت مل جاتی ہے۔ اس لئے وہ لغزش کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔ اصل میں وَہبی وَلی ہی اصلی ولی ہوتا ہے۔

فیض بذریعہ کسب

بعض اولیاء بذریعہ کسب یعنی عبادت اور تحصیل علم کر کے درجہ ولایت حاصل کر جاتے ہیں۔ یعنی ان میں اولیاء اللہ جیسے اوصاف اور خصائل پیدا ہو جاتے ہیں مگر اپنی لغزش کرنے کی وجہ سے ولایت سے معزول ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس حفاظت کا انتظام نہیں ہوا ہوتا ہے۔

بیعت ارادت

تحصیل علم و عرفان کے لئے سالک کسی اللہ والے کو اپنا ہادی یا پیشوا تسلیم کرنے کے لئے اُس کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ اس کے بغیر حصول علم و

Marfat.com

عرفان یا ولایت ناممکن ہے۔ اس لیئے اولیاء اللہ اس فعل کو اسلام کا ایک بنیادی رکن مانتے ہیں۔ اس لازمی اور بنیادی اسلامی رکن کی وضاحت کرنا ضروری ہے تاکہ سالک اس سے استفادہ حاصل کر سکے۔

بیعت کا حکم بذریعہ کلام اللہ شریف

۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ سے لے کر اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ تک

۲۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

بیعت کا حکم بذریعہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَیْتِیْ فِیْكُمْ كَسَفِیْنَةِ نُوْحٍ ۚ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا ۝ وَمَنْ تَخَلَّفَ هَلَكَ ۝

۲۔ مَنْ لَا شَیْخَ لَهٗ شَیْخُهُ الشَّیْطَانُ ۝

مرشد

مرشد خالص کے بارے میں سابقہ صفحات میں کافی ذکر ہو چکا ہے۔ اب صرف سالک کے بارے میں تھوڑا سا بیان ضروری ہے کہ سالک کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی طبیعت کا میلان دیکھ کر مرشد پکڑے جو اس کو علم خدا دانی سے آگاہی بخش سکے۔

طریقہ بیعت

مرشد کے لئے لازمی ہے کہ وہ خود کسی اہل اللہ کا مرید ہو اور علم شریعت

Marfat.com

اور طریقت سے آگاہ ہو۔ بیعت کرنے سے پہلے سالک کو غسل کروائے۔ اس غسل کو تصوف کی اصطلاح میں **غسل طریقت** کہتے ہیں۔ عام طور پر جو مسلمان غسل کرتا ہے وہ غسل طہارت ہوتا ہے۔ مگر جب سالک بیعت سے قبل غسل کرتا ہے تو وہ غسل طریقت کرتا ہے۔

نیت غسل الطریقت

نَوَیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ مِنْ غُسْلِ الطَّرِیْقَۃِ وَمُوْفِقٍ مِنْ طَرْفِہَا الْغَنَاءِ مِنْ خُرُوْجُ الدُّنْیَا وَتَرْکَ الدُّنْیَا وَتَرَکَ اَعْمَالَ الدُّنْیَا وَاَفْعَالَ الدُّنْیَا وَاَقْوَالَ الدُّنْیَا وَلِبَاسَ الدُّنْیَا وَاَنِیْسُ الدُّنْیَا وَقَرَارُ الدُّنْیَا وَتَرَکَ کُلَّ الذَّاتِ الدُّنْیَا فَاَغْفِرَ اللّٰہِ تَعَالٰی عِنْدَنَا لَوْفِیْقُ الْفَقْرَاءِ وَطَاعَتَہٗ اللّٰہُ ثُمَّ اَرْزُقْنَا بِجَہْلِ النَّفْسِ وَتَزَوِّرْنَا بِنُوْرِ الْعَقْلِ وَالْفَقْرِ وَتَقَرُّبْ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَطَہَارَۃً لِّلْبَدْنِ وَرَفْعَ لِلْحَدْثِ وَنِیْتَ الصَّلٰوۃِ الْعَاشِقِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہَ عَظْمَتِہٖ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بِرَسَالَتِہٖ ط

جب سالک غسل طریقت کر کے مرشد کے سامنے آوے تو مرشد پر لازم ہے کہ خود مشرق کی طرف منہ کر کے دوزانو بیٹھے اور اپنے بالکل سامنے سالک کو بٹھائے۔ جیسے عموماً پیش امام کے سامنے اُس کا مقتدی بیٹھتا ہے۔ اس کے بعد مرشد اپنے سالک کا دایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر اس پر اپنا بایاں ہاتھ رکھے اور سالک اپنا بایاں ہاتھ مرشد کے دائیں ہاتھ کے نیچے رکھے۔ بعد مرشد ایک مختصر سا خطبہ پڑھے۔ یعنی پہلے تعوذ پھر

Marfat.com

تسمیہ پڑھے اور یہ

خطبہ:۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ وَنَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَ
نَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا
وَمَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ لَہٗ، لَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ
لَہٗ ط وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ۔ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ
لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ ۔ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ اَجْمَعِیْنَ ط خُصُوْصًا مَظْھَرِ الْعَجَائِبِ
وَالْغَرَائِبِ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ وَاَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَسَدَ الْغَالِبِ ج غَالِبٍ عَلٰی
کُلِّ غَالِبٍ حضرت عَلِی بن ابی طَالِبٍ علیہِ السَّلَامُ ط زَوْجِ الْبَتُوْلِ وَوَصِیِّ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِبْنُھَا طَیِّبُ الطَّاھِرَیْنِ اَلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
علیہ السَّلَام ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی غَوْثِ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ مُحْیِ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ
سَیِّدِ اَبُوْمُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ جِیْلَانِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَسَیِّدُ السَّادَاتِ مَنْبَعُ
الْبَرَکَاتِ وَالْحَسَنَاتِ مَجْمَعُ الْفُیُوْضَاتِ وَالْکَرَامَاتِ زُبْدَۃُ الْعَارِفِیْنَ
قُدْوَۃُ السَّالِکِیْنَ سَلَالَہٗ خَانْدَانِ مُصْطَفَوِیِ نَقَادَہٗ دُوْدَمَانِ مُرْتَضَوِیِ
سَیِّدُ الْحَسَنِ الْمَشْھُوْرِ سَیِّدُ بَدْرُ الدِّیْنِ الْبَغْدَادِیُّ ثُمَّ الْاَقْطَابِ وَاِلٰی مُلْکِ
یَنْجَابَ وَاصِلِ اِلَی اللّٰہِ تَرَکَ الدُّنْیَا رَاٰہُ الْعُقْبٰی رَحْمَتُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَجْمَعِیْنَ ؛

دُعا بعد از خطبہ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا وَلَکُمْ وَاَجْمَعِیْنَ ط وَنَفَعَنَا اَنَا وَاِیَّکُمْ وَالْمَاْمُوْرِیْنَ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

Marfat.com

بعدہٗ ۔ مرشد اپنے سالک کو اراکین اسلام پر عمل کی تلقین کرے۔ بُرے افعال چھوڑنے اور نیک اعمال سرانجام دینے کی ترغیب دے اور سالک کے ماتھے کے تین بال مقراض سے کاٹ ڈالے اور سالک کو ان بالوں کے قطع کرنے کی یہ تاویل بتائے کہ اب تیرے وجود میں سے حرص، طمع اور خلالت کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ اس کے عوض تیرے وجود میں توکل، قناعت اور صبر جیسی صفات حسنہ پیدا ہوں گی۔

شجرہ طالبی کی وضاحت

• شجرہ نسبی کی طرح شجرہ طالبی بھی فیض رساں اور بابرکت ہوتا ہے۔ اگر کسی ولی اللہ کا شجرہ نسبی اور شجرہ طالبی بھی اعلیٰ ہو تو بلحاظ فیض رسانی دیگر اولیاء سے افضل ہوتا ہے

شجرہ عالیہ

یہ شجرہ حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام سے منسوب ہے۔ اس شجرہ کی سعودی شکل حضور رحمتہ اللعالمین کے ذریعے بارگاہِ رب العالمین سے جا ملتی ہے اور اس کی نزولی شکل حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ سے مل جاتی ہے۔

شجرہ قادریہ

اس شجرہ کی عمودی یا عروجی شکل حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام سے جا ملتی ہے اور اس کی نزولی شکل حضرت شاہ بدر دیوان رح سرکار مشانیاں

Marfat.com

سے مل جاتی ہے۔

شجرہ بدریہ

شجرہ بدریہ کی عمومی شکل حضرت غوثِ الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
جا ملتی ہے اور اس کی نزولی شکل ہم اولاد شاہ بدر دیوان تک پہنچ جاتی ہے
ظاہر ہے کہ شجرہ عالیہ، قادریہ، بدریہ میں بے شمار امام اوصیاء غوث
قطب، دیوان، اولیاء اللہ اور عالم دین شامل ہیں جو اپنی فیض رسانی
دستگیری اور راہنمائی میں لاثانی ہیں۔ اس شجرہ پاک سے منسلک ارادتمند اگ
اپنے پیشواؤں سے مشکل کشائی یا امداد کرنے کی دوہائی دیں تو اُن کے
بزرگ ان کی فی الفور دستگیری فرماتے ہیں۔ مثلاً اگر سالک یوں فریا
کرے کہ اللہ ھُمَّ یَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ بِرَحْمَتِکَ وَبِفَضْلِکَ ؕ یا اس طرح
دعا مانگے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلَّمَ اِشْمَعْ قَالَنَا وَانْظُرْ
حَالَنَا وَمَدَدْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ سالک اس طرح بھی دعا مانگتے ہیں۔
یا مَلِی اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ وَبِکَرْمِکَ بِحَقِّ رَسُوْلِکَ وَنَبِیِّکَ ؕ سالک
اس طرح بھی دعا مانگے۔ یا غوثِ الاعظم شیاءً اللہ۔ بِحَقِّ الْمُصْطَفٰے والمرتضٰے
وَاَبْنَیْھِمَا وَالْفَاطِمَہ علیہ السلام ؕ سالک اس طرح بھی دعا مانگ سکتا ہے
یا شاہِ بدر اَلْمَدَدْ بحق المصطفٰے وَالْمُرتضٰے وَاَبْنَیْھِمَا والفاطمہ علیہ
السلام ؕ تو سالک کی دعا ضرور قبول ہوگی۔ صدق دل اور نیت خیر ہونا ضروری

تفصیل سلسلہ عالیہ

سلسلہ عالیہ میں منسلک اولیاء اللہ و آئمہ پاک کے بارے میں بڑی مفص

Marfat.com

ث رسالہ "خزینۃ العلم وَ العرفان" یعنی تذکرہ حضرت شاہِ گیلان میں شامل کیا
ہے۔ یعنی حضرت غوث پاک کے پیرو پیشوا اور ان کے مریدین کے بارے
پوری وضاحت کردی گئی ہے تاکہ قارئین حضرات اس سے آگاہی حاصل کریں۔

سلسلہ قادریہ

سلسلہ قادریہ یعنی شجرہ طالبی حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین والی ملک
جناب حضرت سید حسن بدرالدین المعروف والمشہور شاہ بدر گیلانی سرکار مشانیاں
شریف کا اپنا شجرہ ہے۔ اس شجرہ پاک کی وضاحت کو بڑی تفصیل کے ساتھ
رسالہ "خزینۃ العلم وَ العرفان" یعنی تذکرہ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ
میں شامل کیا گیا ہے تاکہ قارئین حضرات اس سے بھی آگاہ ہو جائیں۔

سلسلہ بدریہ

یہ سلسلہ اولیائے مشانیاں شریف یعنی اولاد شاہ بدر دیوان کا شجرہ ہے
اس شجرہ کی ابتدا حضرت شاہ بدر دیوان علیہ الرحمت سے شروع ہو کر احقر تک
پہنچ جاتی ہے۔ ہمارے بہت سے بزرگوں کے پاس طالبی شجرے ہیں مگر
ان میں سے کوئی بھی شجرہ ایسا نہیں ہے جو اہل مشانیاں کا اپنا شجرہ ہو۔ مشانیاں
شریف کے کچھ اولیاء اللہ دوسرے خاندانوں میں بذریعہ بیعت منسلک ہوئے
مگر وہ بلحاظ خلافت حضرت شاہ بدر سے ہی منسلک رہے تھے مگر شجرہ لکھتے
وقت اپنے پیر یا پیشوا کا شجرہ لکھ لیا۔ اس قسم کی لغزش ہمارے بزرگ اولیاء بھی
کرتے رہے ہیں کہ اصل منبع فیض کو چھوڑ کر چھوٹی سی آب جو کو پکڑ لیا جو تھوڑی
دور چل کر صحرا میں گم ہو گئی اور سالکین تشنہ کام دوسری سبیل کی تلاش میں چل نکلے

Marfat.com

سلسلہ ہائے عالیہ اور سلسلہ ہائے قادریہ کے بارے میں متذکرہ رسالوں میں تفصیلاً عرض کر دیا گیا۔ یہاں صرف سلسلہ بدریہ کی وضاحت کرنا مطلوب ہے۔

خلیفہ اوّل

اہل مشائیاں کے پیران عظام اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے [illegible] حضرت شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر دستار باندھ کر اسے اپنا جانشین نامزد کر دیا تھا۔ اسی لئے حضرت شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب بصیرت برادران نے اُن کی بیعت کر کے اُن سے کسب فیض کیا تھا اور دیگر سالکین کے ساتھ اُن کا مرتبہ خیال کر کے احترام کرتے رہے۔ حضرت شاہ علی صابرؒ بڑے صاحب کرامت اولیاء اللہ تھے اُن سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا تھا۔ ان میں سے صرف ایک کرامت کا ذکر برائے تبرک پیش ہے۔

سوکھے درخت کا دوبارہ سرسبز ہو جانا

روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت سید میرؒ ساکن چک میراں متصل قصبہ چونڈہ ایک سوکھے ہوئے ٹنڈ منڈ درخت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اِدھر سے حضرت شاہ علی صابرؒ کا گذر ہوا تو آپ نے فرمایا یا سید کیا وجہ ہے کہ یہ درخت آپ کی صحبت میں رہتے ہوئے بھی سوکھا ہوا ہے۔ حضرت سید میرؒ نے عرض کیا کہ حضرت اس کا آپ ہی کچھ کریں۔ مجھ میں تو یہ طاقت نہیں ہے۔ آپ نے جب اُس درخت پر ہاتھ پھیرا تو وہ فی الفور سرسبز اور شاداب ہو گیا۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے یہ درخت موجود تھا اور کسی نے اس

Marfat.com

رخت کا مرجھایا ہوا پتہ بھی نہیں دیکھا تھا۔ سبحان اللہ

خلیفہ دوئم

حضرت شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ جب پیدا ہوئے تو آپ کو حضرت شاہ بدر دیوان علیہ الرحمت کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔ آپ نے حضرت شاہ عبدالشکور کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ سبحان اللہ یہ ہمارا بیٹا ہمارے کام کو کامیابی سے ہمکنار کرے گا اور بارگاہ خداوندی میں بہت سی دعائیں فرمائیں۔

حضرت شاہ علی صابرؒ نے حسب فرمان پدر بزرگوار حضرت شاہ عبدالشکور کو اپنا جانشین بنا کر اُس کے سر مبارک پر دستار خلافت رکھ دی۔ مگر جب حضرت شاہ علی صابرؒ وصال کر گئے تو حضرت شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف اُن کے اپنے بھائی اور اُن کے چچا زاد بھائیوں نے سجادہ نشینی کا مطالبہ کر دیا اور اسے منصف کی عدالت میں برائے فیصلہ لے گئے۔

روایت ہے کہ حضرت میاں میر علیہ الرحمت سرکاری منصف مقرر ہوئے اور مثانیاں شریف تشریف لے گئے۔ حضرت سید عبدالشکورؒ نے فرمایا کہ یہ خلافت ولایت کی ہے۔ جو اپنی کرامت دکھائے وہی خلافت کا حق دار مان لیا جائے۔ منصف نے اس شرط کی بہت تعریف کی اور کہا کہ اس مقدمہ کا اس سے بہتر اور کوئی حل ان کے نزدیک بالکل نہیں ہے۔ سب برادران بھی اس تجویز پر متفق ہو گئے اور ایک معاہدہ ہو گیا۔

کرامت

حضرت میاں میر علیہ الرحمت نے تجویز کیا کہ روضہ مبارک کے صدر

Marfat.com

دروازہ کو مقفل کر دیا جائے گا۔ اس کے سامنے ہر مدعی جا کر اُسے کھل جانے کا حکم کرے گا جس مدعی کے حکم پر قفل اور دروازہ خود بخود کھل جائے گا وہی اس دربار عالیہ کا سجادہ نشین ہو گا۔ سب مدعیان اس پر متفق ہو گئے۔ اب سب برادران یعنی حضرت سید فتح اللہ شاہؒ بن حضرت سید محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قطب شاہؒ بن حضرت سید عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید عبدالنبیؒ بن حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید حمیدؒ بن حضرت سید شاہ علی صابر رحمۃ اللہ علیہ باری باری صدر دروازہ پر جاتے اور اُسے کھل جانے کا حکم فرماتے۔ مگر دروازہ نہ کھل سکا۔ آخر حضرت سید عبدالشکور محب رب غفور صدر دروازہ پر گئے اور اُسے کھل جانے کا حکم کیا۔ دروازہ اور اس پر قفل فی الفور کھل گئے اور حضرت شاہ عبدالشکورؒ روضہ مبارک میں نہایت ادب و احترام سے داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکرانہ ادا کیا۔ منصف اور دیگر حاضرین نے آپ کے سر پر دستار باندھی اور سب برادران نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور آپ کو حضرت شاہ بدر دیوان علیہ الرحمت کا صحیح جانشین تسلیم کر لیا تھا

حضرت سید عبدالشکور نے اپنی زندگی میں خلافتِ ظاہری اور خلافت باطنی اپنے ورثا میں تقسیم کر دی تھی۔ جس کی تفصیل سابقہ صفحات میں گذر چکی ہے۔ اب ذرا منتانیاں شریف کا خود ساختہ شجرہ طالبی ملاحظہ فرمائیں۔

علی درویش اس رہن حضور — میراں شاہ عبدالشکور
مانے شاہ پُر نور ظہور — خاکی شاہ تے سادن شاہ

کہو لا الٰہ الا اللہ

یعنی حضرت میراں شاہ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی درویش

Marfat.com

علیہ الرحمت کے حضور رہتے تھے اور حضرت مانے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والاصفات کا ظہور نورانی تھا جو آپ کے خلیفہ تھے۔ اور حضرت مانے شاہؒ کے خلیفہ حضرت خاکی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھے اور حضرت خاکی شاہؒ کے خلیفہ حضرت ساون شاہؒ تھے۔ حضرت سید صابر عرف سید ساون شاہ جن کی قبر شریف حضرت جیون شاہؒ کے دیوان خانہ کے نزدیک تھی اولیاء اللہ اور مجذوب تھے۔ حضرت نعا کی شاہؒ بھی ایک مست الست فقیر مجذوب تھا اور حضرت مانے شاہؒ ایک فقیر اولیاء اللہ اور مجذوب تھا جو قصبہ رہیلہ کا رہنے والا تھا اور حضرت شاہ عبدالشکور کا مرید تھا۔ حضرت سید علی درویش علیہ الرحمت کے بارے میں سابقہ صفحات میں تفصیلاً ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

وضاحت

مندرجہ بالا تشریح سے صرف یہ نقطہ ظاہر کرنا مطلوب ہے کہ حضرت شاہ بدرؒ کے خلیفہ حضرت شاہ علی صابرؒ تھے اور اُن کے خلیفہ حضرت شاہ عبدالشکورؒ تھے۔ اِن کے خلفاء حضرت سید فریدؒ، حضرت سید رشیدؒ، حضرت سید احمدؒ حضرت سید عبدالنبیؒ، حضرت سید عبدالحمیدؒ، حضرت سید قطب شاہؒ، حضرت سید فتح اللہ شاہؒ تھے نہ کہ مانے شاہؒ تھے۔ حضرت مانے شاہؒ صرف آپ کے مرید اور آپ سے فیض یاب ہوئے تھے۔ اگر ساون شاہؒ نے اُن سے یہ چیز واپس لے لی تو وہ اُن کے مرید نہ تھے بلکہ مرید اور خلیفہ تو وہ اپنے والد کے تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم۔

نعت شریف

کسی کے حق میں ہو کر سیر بیاں آئے
کسی کے سامنے وہ صورت میں عیاں آئے

محمدؐ اسود و احمر پہ بن کر حکمراں آئے
محمدؐ پردہ بر اندازِ حسن بے نشاں آئے

جبین سجدہ جو بیتاب ہے حد سے سوا مولا
اجازت دو کہ سوئے سجدہ گاہ قدسیاں آئے

نکیریں آ کے ان کا نام مجھ سے پوچھتے ہی تھے
کہ اتنے میں کسی جانب سے وہ خود ناگہاں آئے

بیابانِ عدم کی ظلمتوں میں نورؐ مانگوں گا
اُنہیں سے جو بن کر مشعل فروزاں دو جہاں آئے

گھبرا کر محشر کی خوفناکیوں سے پکاروں گا
لو وہ آیا میرا حامی وہ میرے مہرباں آئے

یا شاہ رسل چھپا لیں آپ مجھے اپنے دامن اقدس میں
آپ فرمائیں بیٹا: اب تو ہم خود یہاں آئے

اس زخم پہ صدقے اس سایۂ دامن پہ نثار
اپنے بندے کو مصیبت سے چھڑانے شاہ دو جہاں آئے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اَلحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین ؕ الصَّلوٰۃ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللہ وَآلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدی
یَا حَبِیْبَ اللہ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ علیہ ؕ

یا غوث الاعظم میں بے سروساماں مدد دے
قبلہ دین مدد دے، کعبہ ایمان مدد دے

اپیل

میرے محترم اور معزز بزرگو، بھائیوں اور عزیزو

اسلام علیکم!۔

آپ سب اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ ہم اہل مشانیاں شریف یعنی اولاد حضرت سید حسن بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ المعروف والمشہور حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ اپنی عزت اور توقیر کو بیان کرنے کے محتاج نہیں ہیں۔ ایک زمانہ ہماری شرافت، نجابت اور سیادت کو جانتا ہے اور مانتا ہے۔ اس کے باوجود ہمارا ذکر کتب تاریخ اور سیر میں موجود نہیں ہے۔ اگر کسی کتاب میں چند الفاظ ہیں بھی تو وہ بالکل غلط اور مہمل ہے۔ مصنفین اور مؤلفین حضرات اپنی کتب میں صرف اُن ہی حوالہ جات اور بیانات پر اکتفاء کر لیتے ہیں جو کچھ کہ سابقہ کتب میں مذکور ہوتا ہے۔ کوئی مصنف یا مؤلف مزید تحقیق یا جستجو کی زحمت یا کوفت کر کے اپنی کتب میں مکمل حوالہ جات یا عنوانات درج کرنے کے لئے محنت نہیں کرتا ہے۔

Marfat.com

مزید برآں ہمارے اجداد کی شان اتنی اعلیٰ اور ارفع ہے کہ ان کی معرفت اور حقیقت تک رسائی ممکن ہی نہیں ہے۔ اس لئے اگر کوئی ادیب اوّل تو اُن کی ظاہری زندگی اور علم یا باطنی طور پر اُن کی ارفع اور رفعت شان نیز علوم تک پہنچ نہیں پاتا ہے۔ اگر اُس نے ان کے حالات کو دیگر علماء، اولیاء کے احوال اور اقوال کی طرح ان کو بھی بیان کر دیا تو وہ بالکل غلط اور اُن کی شایان شان ہرگز نہیں ہوں گے۔ ایک مشہور حدیث سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ضمن میں موجود ہے کہ مجھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ، کو حضرت علی المرتضٰے علیہ السلام کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکا ہے۔ اور مجھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور علی المرتضٰے علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی ذات والا کے صفات کے بغیر کوئی نہیں جان سکا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ اور علی المرتضٰے علیہ السلام کی شان کو میرے بغیر کوئی نہیں جانتا ہے۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے بارے میں جو کچھ حضرت علیؑ کا بیان ہے وہی درست ہے اور حضرت علی المرتضٰے علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے وہ درست ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اور شان جو کچھ رسول اللہؐ اور علیؑ ولی اللہ نے بیان فرمائی ہے وہی درست ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ بھی بیان ہوگا وہ درست نہیں ہے۔

اس طرح اولیاء اللہ یا دیگر صالحین کے بارے میں جو کچھ کہ اولیاء اللہ بیان کریں وہ درست ہے باقی غلط ہے۔ ان حالات کے پیش نظر احقر نے تقریباً بیس سال تک تصوف، تاریخ، فقہ، حدیث، قرآن الحکیم اور تفاسیر، اولیاء اللہ کے اقوال اور احوال پر مشتمل بے شمار کتب کا مطالعہ کیا اور نور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق سے شروع ہو کر پشت در پشت اولاد آدم کے حالات اور

Marfat.com

کوائف پر مشتمل ۱۸۰۰ صفحات تحریر کئے۔ اس قدر ضخیم کتاب کا ایک ساتھ شائع کرنا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں بہت بڑے سرمائے اور ممنت کی ضرورت ہے۔ اس لئے اِس تمام سرمائے کو چھ جلدوں میں تقسیم کرکے ان کو مرحلہ وار شائع کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ مثلاً سب سے پہلے رسالہ خزینۃ العلم والعرفان یعنی تذکرہ حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ کو شائع کرنے کا منصوبہ ہے۔ یہ کتاب دو حصّوں پر مشتمل ہے۔ حصّہ اوّل حضرت شاہ بدر دیوان رح کے حالات اور کوائف پر مشتمل ہے اور حصّہ دوئم اولاد حضرت شاہ بدر دیوان رح کے حالات اور کوائف پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو شائع کرنے کے لئے پندرہ ہزار روپے درکار ہیں۔ اس مقصد کے لئے احقر نے اپنے بزرگوں، بھائیوں اور عزیزوں سے عطیات کی صورت میں مدد کرنے کی اپیل کی تھی جس کا میرے سب ہی محسنوں نے مثبت جواب دیا تھا۔ تقریباً پانچ ہزار روپے جمع ہو گئے تھے جس سے کام کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ کچھ عزیزوں نے وعدے فرمائے تھے اُن سے عطیات وصول ہونے کی توقع ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں کچھ مہربانوں سے مستعار رقم لے کر کتاب کو شائع کر دیا گیا ہے۔

آپ حضرات سے میری یہی گذارش ہے کہ آپ خود کتاب حاصل کریں عطیات دیں اور اپنے اقربا کو اس نیک کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی ترغیب دلائیں۔ تاکہ جمع شدہ ادبی سرمایہ شائع ہو جائے جس سے ہمارے بچے، نوجوان اپنے اسلاف کے کارناموں سے واقفیت حاصل کرکے اپنے قول و فعل میں اُن جیسی شان اور قابل تقلید زندگی بنانے کے قابل ہو جائیں۔

احقر آپ حضرات سے وعدہ کرتا ہے کہ آپ کے سرمایہ کی ہر صورت

Marfat.com

میں حفاظت اور جائز مصارف پر خرچ ہوگی۔ انشاء اللہ۔ آپ کی مدد اور اعانت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ سے مزید مدد اور اعانت کی اُمید اور توقع ہے۔

جن حضرات نے عطیات دیئے ہیں اُن کے اسمائے گرامی بمعہ رقوم عطیات ایک فہرست کی صورت میں شائع کر رہا ہوں۔ تاکہ ان حضرات کے اسمائے گرامی اس کارِ خیر میں دنیا اور آخرت میں حصہ پائیں۔

جَزَاكَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

وما علینا الا البلاغ

احقر العارض

سید محمد اکبر شاہ عفی عنہ

احاطہ بی بی۔ لاہور

اسمائے گرامی عطیات دہندگان برائے اشاعت کتب

خزینۃ العلم والعرفان یعنی تذکرہ حضرت شاہ بدر دیوان حصہ اول و دوم

۱۔	سید سرفراز حسین گیلانی ایڈووکیٹ	شیخوپورہ	۲۰۰ روپے
۲۔	سید افتخار حسین گیلانی	〃	۲۰۰ روپے
۳۔	سید علمدار حسین گیلانی	〃	۲۰۰ روپے
۴۔	سید صغیر حسین گیلانی	وحدت کالونی۔ لاہور	۲۰۰ روپے
۵	سید محمد شاہ گیلانی	احاطہ بی بی۔ لاہور	۲۰۰ روپے
۶۔	سید لال حسین گیلانی	〃	۱۰۰ روپے

Marfat.com

۷	سیّد زاہد حسین	فیصل آباد	۱۰۰ روپے
۸	سیّد ساجد حسین	〃	〃 ۱۰۰
۹	سیّد حامد حسین	〃	〃 ۱۰۰
۱۰	سیّد نعیم اشرف	شیخوپورہ	〃 ۱۰۰
۱۱	سیّد مبارک شاہ احاطہ بی بی	لاہور	〃 ۱۰۰
۱۲	سیّد محمد سرور	〃 〃	〃 ۱۰۰
۱۳	سیّد مشتاق حسین	〃 〃	〃 ۱۰۰
۱۴	سیّد سلطان اکبر	〃 〃	〃 ۲۰۰
۱۵	سیّد اللہ دتہ	〃 〃	〃 ۱۰۰
۱۶	سیّد سید اکبر شاہ	〃 〃	〃 ۱۰۰
۱۷	سیّد مظہر قیوم	〃 〃	〃 ۱۰۰
۱۸	سیّد اجمل حسین	〃 〃	〃 ۲۰۰
۱۹	سیّد احمد حسین	کمھن پورہ لاہور	〃 ۱۰۰
۲۰	سیّد گلزار حسین گیلانی	احاطہ بی بی لاہور	〃 ۱۰۰
۲۱	سیّد کرار حسین گیلانی	〃	〃 ۱۰۰
۲۲	سیّد دلدار حسین گیلانی	〃	〃 ۱۰۰
۲۳	سیّد سید محمد شاہ	〃	〃 ۱۰۰
۲۴	سیّد اشفاق حسین گیلانی	راج گڑھ۔ لاہور	〃 ۱۰۰
۲۵	سیّد غلام حیدر گیلانی	کرم آباد۔ لاہور	۱۰۰
۲۶	سیّد محمد رفیق شاہ صاحب گیلانی	رکھ ماچھیکے ضلع شیخوپور	〃 ۱۰۰
۲۷	سیّد نائب حسین گیلانی	〃	〃 ۱۰۰

Marfat.com

۲۸ -	سیّد محمد علی شاہ نمبردار	رکھ ماچھیکے ضلع شیخوپورہ	۱۰۰ روپے
۲۹ -	سیّد برکت علی شاہ صاحب	"	۱۰۰ "
۳۰ -	سیّد محمد یٰسین صاحب	"	۱۰۰ "
۳۱ -	سیّد عمر درازشاہ صاحب	"	۱۰۰ "
۳۲ -	سیّد مظہر حسین گیلانی	"	۱۰۰ "
۳۳ -	سیّد چراغ حسین گیلانی	"	۱۰۰ "
۳۴ -	سیّد اشفاق حسین گیلانی	"	۱۰۰ "
۳۵ -	سیّد بوٹے شاہ صاحب گیلانی	"	۱۰۰ "
۳۶ -	سیّد علمدار حسین گیلانی	احاطہ بی بی لاہور	۱۰۰ "
۳۷ -	سیّد ضیاء حیدر گیلانی	"	۱۰۰ "
۳۸ -	سیّد مشتاق حسین گیلانی	"	۱۰۰ "
۳۹ -	سیّد علی حسین شاہ صاحب	میاں چنوں	۴۰۰ "
۴۰ -	سیّد مہدی حسن گیلانی چک نمبر ۱۰۱ تھوتھیاں خورد ضلع شیخوپورہ		۱۰۰ "
۴۱ -	سیّد شمشاد حسین گیلانی	"	۱۰۰ "
۴۲ -	سیّد عباد حسین گیلانی	"	۱۰۰ "
۴۳ -	سیّد دولت علی شاہ گیلانی	"	۱۰۰ "
۴۴ -	سیّد علی حسن شاہ صاحب	"	۵۰ "
۴۵ -	سیّد ریاست علی شاہ صاحب	شیخوپورہ	۱۰۰ "
۴۶ -	سیّد آصف حسین	احاطہ بی بی - لاہور	۱۰۰ "
۴۷ -	سیّد محمد امین شاہ صاحب چک نمبر ۱۰۱ تھوتھیاں خورد ضلع شیخوپورہ		۱۰۰ "
۴۸ -	سیّد محمد معین شاہ	عارف والا ضلع ساہیوال	۱۰۰ "
۴۹ -	سیّد علمدار حسین ولد سیّد محمد حسین -	احاطہ بی بی لاہور	۱۰۰ "
۵۰ -	سیّد ارشد حسین گیلانی	"	۱۰۰ "
۵۱ -	سیّد مدد حسین گیلانی	"	۱۰۰ "

Marfat.com